



۳۲۹۴

۵۹
۲۹-۵

انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت
علی حضرت بندگان عالی متعالی ہر ہائے آصفیہ
منظر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر سر عثمان علی خان ہبساؤ
فتح جنگ جی سی ایس آئی جی سی بی خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ و ادا ام اقبالہ کے نام نامی ہم
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

صفحہ

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴

1
2
3
4
5
6
7
8
9

cm 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24

فہرست مضامین

صفحہ

مقدمہ

۱	تمہید
۸	مثنوی کا نام
۹	سبب نظم کتاب
۱۳	زمانہ تصنیف
۱۹	واقعات قصہ
۲۹	نخضر خاں کا رشتہ دلرانی کے ساتھ
۳۰	نخضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ
۳۷	جشن شادی
۴۱	برات کا جلو س اور نکاح
۴۳	خصت اور اس کے متعلق رسمیں
۴۴	نخضر خاں کا نکاح دلرانی کے ساتھ
۴۸	نخضر خاں کا زوال
۶۲	قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور نخضر خاں کا قتل

مثنوی کی خصوصیات

صفحہ

۷۳

۷۸

۷۹

۸۱

۸۵

۸۸

۸۹

۹۳

۹۶

۹۹

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

ایک بار یہ تمہید

شاندار تمہیدیں

خضر خاں کا قتل

فلسفہ شعر

واقعہ نگاری

واقعہ نگاری حقائق تاریخی میں

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں

تشبیہات و استعارات

ہندوستان

اسلام کا غلبہ اور اس کی یکساں و نئی تمام ہندوستان زمین

ہندوستان کی زبان اور اس کی تہج دیگر زبانوں پر

ہندی صرف و نحو

معانی

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت

پان

صفحہ

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۹

۱

۵

۸

۱۱

۱۵

۱۶

۱۹

۲۱

۲۶

۳۴

۳۷

۴۶

۵۷

آم اور انجیر
ہندوستان کے پھول
حسینان ہندی کی تہج حسینان عالم پر
مین

حمد

مناجات

نعت

صفت معراج

مدح شیخ

تسائش خلیفہ شائستہ

خطاب میں بوس بادشاہ

عرض صحیفہ نصیحت

حکایت موش

سرگزشت

سبب نظم کتاب

شرح تیغ زنی جمہور سلاطین ماضیہ دہلی

طلوع اکیلیں علوانی

صفحه

- ۶۳ داستان حک شدن نقش کفر از سواد هندستان حرفه چند از دیباچه عشق خضر
- ۴۸ آغاز اشعار عشقه عشق
- ۸۸ غزل از زبان عاشق
- ۸۹ پاسخ از لب معشوق
- ۹۱ گرم شدن چشم دو لرانی در رفته شمس الحق
- ۱۰۲ حکایت
- ۱۱۰ غزل از زبان عاشق
- ۱۱۲ پاسخ از لب معشوق
- ۱۱۳ صفت مہتاب که پیش او مہر پرده ابرجیابر و کشید
- ۱۲۲ غزل از زبان عاشق
- ۱۲۶ پاسخ از لب معشوق
- ۱۲۸ صفت بہار و گلگشت باغ
- ۱۳۸ غزل از زبان عاشق
- ۱۳۹ پاسخ از لب معشوق
- ۱۴۱ جدائی میان عاشق و معشوق
- ۱۴۹ غزل از زبان عاشق
- ۱۵۰ پاسخ از لب معشوق

صفحه

- ۱۱۲ صفت آرایش شهر و کشور بکے تزویج خضر خال
- ۱۴۳ غزل از زبان عاشق
- ۱۴۵ پاسخ از لب معشوق
- ۱۴۶ صفت جلوہ عروس
- ۱۴۲ غزل از زبان عاشق
- ۱۶۲ پاسخ از لب معشوق
- ۱۶۵ صفت اغماے جدائی
- ۱۸۳ عتاب نامہ و لرائی
- ۱۸۶ حکایت تمثیل
- ۱۹۰ جواب خضر خال
- ۱۹۵ حکایت
- ۱۹۸ غزل از زبان عاشق
- ۲۰۰ پاسخ از لب معشوق
- ۲۰۱ صفت شب سیاه ہجران خضر خال
- ۲۰۶ حکایت بر طریق تمثیل
- ۲۱۳ غزل از زبان عاشق
- ۲۱۵ پاسخ از لب معشوق

۲۱۶	ازدولج خضر خاں دولرانی
۲۳۰	غزل از زبان عاشق
۲۳۱	پاسخ از لب معشوق
۲۳۳	خفتن بخت بیدار خضر خاں
۲۳۷	نامہ عقاب امیر طہل اللہ سے خضر خاں
۲۵۴	غزل از زبان عاشق
۲۵۵	پاسخ از لب معشوق
۲۵۷	عزم سلطان عالم سے عالم دیگر و سلب کردن کافور و شنائی چشم خضر خاں
۲۶۷	غزل از زبان عاشق
۲۶۹	پاسخ از لب معشوق
۲۷۰	شہادت خضر خاں
۲۷۲	حکایت
۲۸۹	غزل از زبان عاشق
۲۹۰	پاسخ از لب معشوق
۲۹۲	پند لب نر بند خود
۳۰۵	خاتمہ کتاب
۳۱۱	حکایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رَبِّ کَیْسَرٍ وَکَلِیْمٍ وَتَمْرٍ بِالْحِیْنِ

مقدمہ

مثنوی دولرانی خضر خاں جو حضرت امیر خسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ مشہور ہو گئی ہے اُس کی تصحیح و تفسیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سرو سامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت و صدمہ کن اور صبر آزما مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حاصل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل و کرم اور اسی کی تائید و توفیق سے یہ کام ختم کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ و تمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب و تصحیح کلیات خسروی کا کام اس قدر مہتمم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

و مسلم البتہ علماء و ادبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمر بستہ ہوتی اور ملک کے علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شورو فتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں میں مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم و فنون کی تباہی کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل و نقل ہو کر بالکل منح ہو گیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصححوں کے تصرفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہے۔

ہرگز از چنگیز خاں بر عالم صورت نرفت

آن ستم گز کا تباہی بر اہل مہنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طریقہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو علیٰ جناب نواب صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دور مغلیہ سے اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدان بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی، خواجہ عزیز الدین عزیز گلشنوی، مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم و فضل کے آفتاب

و ماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہ گئی عالم جاودانی ہو گئے اور اس قحط الرجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہے تنزل کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار پچھیر کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیسا کہ حضرت امیر خسرو نے فرمایا ہے

چو رواند ز غروب آورد خورشید

زند تیارہ لاف ملک جاوید

چو شب نیارہ شد در برابر تاب

چراغ دشت گرد در کرم شب تاب

چو شمع ماہ را کم شد ز بانہ

بخورشیدی نشیند شمع خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتب ہوا ہے۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ جو غالباً سترہ صدی مرحوم و مغفور کا نقل کر لیا ہوا ہے اور اچھا مکمل نسخہ ہے (موجودہ ایڈیشن کی بنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے جو غالباً دو سو سالہ صدی کا لکھا ہوا تھا) دفتر نقل میں کر لیا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچ کر وہاں کے تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمد صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی میں نہایت قابل شخص ہیں اور شاہیر شعرا و عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب مدوح کا حصہ اس مقابلہ میں سوائے شاد و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرأت رہا ہے۔ جناب حافظ احمد علی خاں صاحب شوق سپہ زندگت کار خانجات و اعلیٰ افکار کتب خانہ کی عنایت خاصہ و اجازت سے منشی صاحب

مدوح کی معیت کی عزت مجھ کو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی سر و سنا سچت کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی سنا اچھا تھا یہ نسخہ نہایت سچا اور شفیقا میں لکھا ہوا ہے۔ نقطے سولے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اُس پر طرہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پونہ کا رہتی جس کا پڑھنا دشوار تھا خانمہ پرکاش نے اپنا نام ڈرگاپر شاہ مخلص بن عاتق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہے اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاب بندہ تصورات بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہو گا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں جوشی بھی لکھے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خانمہ کے آخر میں لکھا ہے: "در مقابلہ اس بسیار محتنا کیشم تا بروقی و ذواہ صحیح کردم" انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ بھیج گنج کے نسخے بھی جس کا اصطلاحی نام حج ہے اور نیز درستہ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخے بھی جو حال میں خرید گیا تھا اور جس کا نام ع ہے مقابلہ میں وقتاً فوقتاً دلی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھ کو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے بیہ صفحہ

لہ مثلاً اس شعر میں

بہ بیماری کہ بیکس مردو بد حال بدان موری کہ در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ موری کے لفظ کو برتا کر اپنی دانست میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے مجھ کو بیمار کے مقابلہ میں کوہکا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزائے بی تناہی قائم کرتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہے جس کے مقابلہ میں لفظ موری لایا گیا ہے اور مار موری کا مقابلہ لفظ موری

موردے کے درست کر کے اور ان کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کر دئے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۹۱ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جاسکے ہیں جو مندرجہ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پای گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۹۱ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پُر و فوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہو گا۔

بانکی پور پہنچ کر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخے سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لائق فاین اور ہر دلعزیز معلم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھ کو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمد خاں گورنر صوبہ گجرات کی فرمائش سے ۱۹۰۵ء میں بمقام احمد آباد تیار ہوا اور میر محمد شریف وقعی نیشاپوری نے نواب مدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیسا کہ خانمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:-

حُسن فرمودہ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف احسان شہاب الدین

خان الحسی ارقاہ اللہ علی مدراج العز والعلی واصل عوانہ فوانہ الی اہل الصداقہ والوالا

در بلدہ طیبہ احمد آباد بتاریخ ۲ شہر ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ با تمام رسیدہ مقابلہ میں نسخہ شریفیہ حسب الامر

نواب مستطاب نامہ ارا عالم مدار عدالت شعرا شہاب ثاقب آسمان جہاہ و جلال خستہ

فرخندہ بخت لوج دولت و اقبال ادا م اللہ تعالیٰ اطلال شفا قہ واحسانہ علی منافق ایزد

الیوم آلامال ورضمت سیادت و شرافت و شرافت انبیاہ فضیلت و متکاہ فصاحت
و بلاغت شعاریہ محمد شریف و قوعی با تمام رسید سابق عشر شہ سنہ مذکورہ۔ وانا لائن لانا

الایس عاصواہ حسین بن علی العینی

لیکن افسوس ہے کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش
لابریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھ کر جو خوش آئندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں
سخت یاوسی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلوم ہوتے ہیں لیکن آخر
میں تو غلطی کی نوبت پہنچ گئی ہے۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام لکھ
امیریل لابریری میں ہے یہ نہایت ناقص اور غلط ہے۔ دو نسخے ایشیا ٹک سوسائٹی بنگال
میں ہیں ایک کا نام کاہری یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوش خط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی
ہے دوسرے نسخہ جس کا نام کاہری کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہے البتہ اس کی صحت جیسا
حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کسی قابل شخص نے کی ہے۔ جو اشی بھی کہیں کہیں لکھے
ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن شہبہ اشعار کو نہایت
تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت
اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ
مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی ریس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام مجھے

لے یہ لفظ اس میں مشکوک ہے لفظ ہر سب معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ تاسع ہو

اور دوسرا ہارڈنگ لابریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام > ڈان میں سے بھی
حتی الوسع مدد ملی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اول الذکر
میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جا بجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے
علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور
تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد ملی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استناد
کے نقل کئے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی
ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہوگی مگر مجھے افسوس
کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں
کیا جاسکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے
ایک خاصی تعدا مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ
یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں سیرت میں خطا میں زمانہ کتابت میں مختلف ہیں لیکن
جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق
ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور
صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خانہ
کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جو بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں
جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصححوں کے تصرفات سے زمانہ مابعد میں واقع ہوئی ہیں

مجھ کو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہو گیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلا بعد نسل اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

مثنوی کا نام | اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ جو یورپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہے اکثر مؤرخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشیقہ عاشقہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہے محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو اس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ دین کتاب کا نام سر ورق پر صحیفہ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوان کتاب ہے۔ ماخوذ ہے۔ راجہ درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستان ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغاز عشق اور مشہور شاہی بھی دیکھا گیا ہے۔ آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہے۔

بحمد اللہ کہ از عنون آئی

بپایاں آمد ایں مشور شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلہ عرف عام کے سمجھنا چاہیے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سبکی اور نخت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنف علام نے تجویز فرمایا ہے

دولرانی خضر خاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔

چونام خاں بنام دوست ضم شد	فلک در ظلِ اس ہر دو علم شد
خطاب اس کتاب عاشقی بہر	دولرانی خضر خاں ماند در دہر
مبارک نقش اس حرفِ رقیال	بد و معنی مبارک میکند فال
یکے بہت آنکہ اندر کا مرانی	خضر خانا تو دولتسا برانی
دگر چوں لیلی و مجنون تہرتیب	دولرانی خضر خاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاج بیانی	بیاں کردن تمیدار در زیانی

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیے۔

سبب نظم کتاب | اس مثنوی میں شاہزادہ خضر خاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خود خضر خاں کی فرمائش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسرو نے تعریب و تفریس کا عمل کر کے اس کو دولرانی بنا لیا ہے اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی مہتر روز تھا جبکہ شاہزادہ خضر خاں نے مجھ کو بلایا اور باوجود باشاہی شان و شکوہ کے میری خیر اندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھ کو اپنی ہیکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمائش کی ہے

مبارک بادا دے کا خیر روز
 شد از نور مبارک گیتی افروز
 رسید اقبالِ پیشانی کشادہ
 کلہ بالائے پیشانی ہنسادہ
 دلم را گفت کا حسنت لے جو آن بخت
 کہ برگردوں زدی اندیشہ رخت
 چر گنج ست ایس کہ دادت خازنِ غیب
 کہ در پیشت نگوں کرد آسمانِ حیب
 بفر دوس از زلالِ جاودانست
 زبانِ کلکتاں انا و دانست
 نامد از بس کہ دادنت بسینہ
 کو اکب را متاع در خزینہ
 بشارت میدہم کہ پردہ راز
 دے کردہ است دولت بہر تو باز
 خضر دی فرودہ دادہ است جانی
 خضر خاں را بابِ زندگانی
 نہ آں آئے کزاں اسکندر روم
 نہ بدچوں آبِ خروش بند محروم
 از اں شربت کہ آمد ز اہل گفتار
 بچہ دوم اسکندر پدیدار
 چنین دایم کہ آں گویندہ چہ است
 تویی و ایں آبِ حیوانِ گفہت
 رواں کن چشمہ خود را بدالتو
 کہ بہت ایں چشمہ رازاں تشنہ جو
 زہد بخت ارجاں فرخ نبالے
 ز جئے خاطر ت نوشد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ و جلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

مراکبا قبال خواند این مژدہ در گوش
 ز شادی پائے خود کردم فراموش
 ز بہت ساختم زخس فلک گام
 بیک گنبد رسیدم بر بنسب بام

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج
 بہر اہی شدہ با من نراں اوج
 رسیدم تا بباں گلشن کہ جستم
 چو گل بر چشمہ امید رستم
 معلّا حضرتی دیدم فلک سائے
 ملک صفا بستہ و انجم صفا آسائے
 فلک بر کرسی بختش نشاندہ
 سعادت آیت الکرسیش خواندہ
 فرخِ حجبہ نور فلکسندہ تا دور
 چنانکہ از لوح محفوظ آیت نور
 چو چشم من در اں خورشید شد گرم
 چو موسم روزگار بخت شد نرم
 بجائے سودہ شد روبرو بر زمینم
 کہ انجم رشک بردند از جبینم
 در اں خدمت چو بسیم اللہ شنیدم
 دُعائے سوسے مند در دیدم
 بر مے سرو راں چیدہ ملک
 با برود در حدیث اں دیدہ ملک
 در اں ابرو دو چشم بندہ خسرو
 چو چشم عید جو یاں در مہ نو
 بہر کاں ماہِ نو خمشت ناگاہ
 مبارک باد گفتش خواہد و شاہ
 مرا بااں شکوہ پادشاہی
 بی پریش داد فرزندیک خواہی
 عزیزم داشت بچوں جم نگیس را
 تو اضع کرد چوں گردوں زمین را
 ہم گفتاریم داد احترامے
 کہ دولت گفت بختم راسلامے
 خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصہ کے نظم کرنے کی فرمائش کرتا ہے۔

چو گفت ایس بس نوازش کرد فرمود
 کہ لے صد گنج معنی در تو موجود
 ز لطف یک سخن صد لولہ تر
 ز کلکت یک شبہ صد کان گوہر

مراد سر ز سودائے جوانی خیالے ہست زان گو نہ کہ دلی
 نے دارم اسیر فتنہ جائے مسلسل گشتہ در بند بلائے
 ہمد روزم چو چمنوں ماندہ در سوز شہم در قصہ لیلی شود روز
 شدم گم در سیا بانے بنا گاہ کہ آنجا خضر اول گم کند راہ
 من آن خضرم کہ آب خضر دارم ولیکن آب خوش خوردن نیام
 اگرچہ عالم است این دل دریں گل دو عالم غم کجا گنج دریں دل
 چو غم راجا نامند اندر دل تنگ بچہ نقش بستم ز اشک گلے نگ
 ز تو خواہم کہ این افسانہ راز کہ کرد از رختنای سینہ در باز
 چنان سخی ز بہر این دل تنگ کہ در میزان دلہا کم شود تنگ
 دل مردہ حیات از سر نہ پرد و گر کس زندہ دل باشد بمیرد
 بود گاہ غم و اندیشہ یائے مراد عالمے را غمگسائے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کینر نے قصہ کا مسودہ
 لا کر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو
 جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا
 اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا

بفرمودائے گئے کاں نامہ درد نمانی محرمے سئے من آورد
 چو در چشم آمد آں دو در جگر تاب کشاد از دیدہ من در زماں آب

شدم بس سر بلند از خدمت پست نمودم رجعت این دیباچہ بردست
 من مژیں پس طرازیں معانی سواد حرف سودے نمانی
 حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر اہل نے مُہلت
 دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہوگی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے
 اپنا پورا زور و طباعی اس مثنوی میں صرف کروں گا۔

کتوں گرد رہتا باشد درنگے ق بریں شیشہ بنا رہد چرخ سنگے
 ز بخششہا کہ من در سینہ دارم بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
 بہنجائے نگارم نقش این درج کہ چوں آب و اں گو ہر شود خج
 نہ لافم بیش ازین ناکردہ ترتیب کہ گل تار تہ نتواں گفتن اطلب
 چو آید نقش این دیباچہ پایاں بیابد خود برے کش بہت شایاں
 خدا عمرم بخشش تا بد انگاہ کہ از گلگونہ بیرون آید ایں ماہ
 چو ہنیت گرم کردم جلوہ سازش کم از شہرے بنا شد نہ رخ نازش
 ز شاہی کست ایں بت را و فاجحے تو اتم خواہست لا بد ہدیہ رے
 خدا یادہ فراغ و زندگانی کہ بنیم این صنم اور جوانی
 چو شد پروردہ ز آب خضر جانش سپارم در کنار خضر خانش
 کتاب لطف آں خضر زمانہ بسر سبزی بمساز جاودانہ

زمانہ تصنیف | راجہ درگاہ پر شاد صاحب تعلقہ دار سندیل اپنی تاریخ گلستان ہند

دفتر دوم صفحہ ۳۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں
دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق
توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جدائی دونوں بہت
شاق گذری اور اسی جوش و خروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بلا کر اس مثنوی کے
لکھے کی فرمائش کی۔ اس فصل میں چند اشعار لیے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ
ہو سکتا ہے مثلاً خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ۵

مراد سر سودائے جوانی	خیالے بہت زانگونہ کہ دانی
ہمہ روزم جو مجنوں ماندہ در سوز	بشم در قصہ لیلی شود روز
شدم گم در بیابانے بنا گاہ	کہ آنجا خضر اول گم کند راہ
من آن خضرم کہ آب خضر دارم	ولیکن آب نوش خوردن نیام

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہے مگر میرے نزدیک یہ
صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طر پر
لکھا ہے کہ چھ ذوالقعدہ ۷۱۵ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار ہفتے
اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۵

بحمد اللہ کہ از خون آبی	بپایاں آمد ایں مثنوی شاہی
بقدر چار ماہ و چند روزے	فروزاں شد چنین گیتی فروزے
جمال آراست ایں ماہِ دل افروز	ز ذوالقعدہ دوم حرفِ مومِ رُو

مؤرخ چون شمار سال سے کرد
عطار دبر سر ذوالقعدہ ہے کرد
دگر تاریخ بکشایند ز ابجد
ز ہجرت پانزدہ گہرند ہفتاد

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالباً او آخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ ہجری
میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمائش ہوئی اور حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی کو نظم کرنا
شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب مدوح نے
بنا تصنیف مثنوی قرار دیا ۷۱۵ سے پہلے کا ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال جو
اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے، حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل
کے ساتھ لکھا ہے ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۵ چار شنبہ ۱۵ شہرہ ہجری کو ساعت سعید میں جو
مہنجوں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غزہ ڈیچر روز کھینچنے کو
معمولی رسموں کے ساتھ دُسن رخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی
اُس میں کوئی دھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے
سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں
اس کی تصریح کی گئی ہے۔ غالباً ۱۵ شہرہ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے
پہلے یہ واقعہ اس قابل تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے
نظم کرنے کی فرمائش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک
صحیح یہ ہے کہ او آخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع
ہو کر ذوالقعدہ ۷۱۵ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسرو نے خاتمہ کتاب میں

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو سلسلہ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعہ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۵

وگردانندہ پر سد بیت چندت ق دریں نامہ کہ از عشق ارجم دست
بصد خوبی نشانند بر دل و جاں غم خوب د و لرانی خضر خاں
چو بر بالا کشد اس پردہ رگس چہار الف است د ویت ایت قلبس
پس از خون شہیدان پرانند وہ نوشتہ صد و زان پس دہ و نہ
وگر بر رستی خواہی گواخت شہد انیک گو اہی مید ہر دست
وگر زیر و زبر گردند ہمسرہ چہار الف است پانصد بانہ و دہ

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعہ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۴ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ یہ

الحاقی ہو اگرچہ اس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۳۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجہ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلاشبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جائیں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۳۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجہ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانہ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعہ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تو تاریخ کی کتابیں بھی اس ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ سلسلہ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھان میں پہنچا تو شادی کتہہ سمر سلاحداران کو حکم دیا کہ گویا رہنچکر خضر خاں شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کرے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے۔ ذرئہ کے الفاظ بھی قریباً ہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر سلسلہ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعیین میں حضرت امیر خسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آ رہا ہے۔ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشق میں سلسلہ اور ضیاء برنی

نے شائہ لکھی ہے اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ پہر میں شائہ اور ضیاء برنی نے شائہ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ شائہ ہونی چاہیے۔ ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفر نامہ میں اس واقعہ قتل کو بلا تعین تاریخ لکھا ہے۔ بہر حال یہ در دانیگر واقعہ شائہ یا شائہ میں ظور پذیر ہو اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اسی وقت اس داستان کو نظم کر کے مثنوی کی تکمیل کر دی تھی اس عبرت خیز داستان کے ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ ہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اس کا رنگ دوسرا ہوتا مثلاً فرماتے ہیں

مع القصہ نہانی دان ایس راز	ز گنج راز زیناں در کست ببا
کہ چون سلطان مبارک شاہ بے مہر	ز تلخی گشت برویشاں ترش چہر
صلیح ملک ز خو زیناں دید	منز اواری بہ تیغ تیز شاں دید
بل شد تا کند از کیں سگالی	ز انبا زان ملک اقلیم خالی
نہاں سے خضر خاں کس فرستاد	نہو داری بعد راز دل بروں داد

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش رویی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعہ قتل میں اس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہے یعنی اس کے نزدیک مصلحت ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہے کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہد سلطنت میں لکھی گئی ہے اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہے اس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیے۔

واقعات قصہ | اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جائے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں ان کو بھی قصہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ الخنطاب بدائع خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں جالیہ جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انلوٹڑہ کے نام سے مشہور ہے بدو اسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولادیوی اور دیگر عورتیں بھی ایسے ہو کر دہلی میں آئیں کنولادیوی
 حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان
 علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اس نے سلطان کو
 خوش پاکر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے
 ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہے خون کے تعلق سے
 دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہے اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل
 ہو سکتا ہے یہی تو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا
 اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح
 پراد کرتے ہیں :-

شبے خوش دید دار لے زمین را
 نخت اندر دُعالب از باں داد
 کہ شایاتا ابد مندیش باش
 بیادت ہر کہ بنود بر زمین شاد
 پس آنکہ بادل پریم و امید
 کہ از شاخ جوانی برد ختم
 چو زنجیباد اقبال آن طرف خیمت
 شدم مرغش ز بخت روشن خویش
 بعرض آورد در از خویشتن را
 زباں را در دعا گوئی عنان داد
 بشاہی خسرو رے زمیں باش
 اگر خود آسماں باشد زمین باد
 بشرح حال شد لزندہ چون بید
 دو غنچہ نائلگفتہ داشت بختتم
 مرا ز انجا بود این جانب اندخت
 ولے ماند آن دو گل دلکش خویش

یکے زان دو سپرد اندر جوانی
 دو مژندہ است چوں پیوند خونست
 دے گر مہر شہ بر بندہ تا بد
 ازیں پیوند فرزند سے بمادر
 پرستاران شہ رازندگانی
 دل من بہاں خوں بے سکونت
 بگرمی خوں بخوں پیوند یا بد
 نیاید پائے شہ فردا بر آدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے
 رانی کنولادیوی کی یہ درخواست اس کو پسند آئی۔ اس لئے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا
 گیا اور اس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ
 جہیز فراہم کر کے دیولدی کو دہلی روانہ کر دے :-

سر بر آئے ملک ہندواں کرن
 ازیں شادی کہ آمد ناگمانش
 کجا در ذرہ گنجیاس کہ خورشید
 چو با چشمہ کند بحر آشنائی
 بر آن شد کاں طرب را کار ساز
 مستع قیمتی صد پیل بالا
 دگر کالائے گوناگون نہ چنداں
 پس آنکہ باہر از امید واری
 فرستد سوئے دو تلخانہ تخت
 کہ بدصاحبقران لے در آن قسن
 نگنجید اندرون پوست جانش
 دہند نزد خودش پیوند جاوید
 شود آں چشمہ ہم بحر از روانی
 علم بر پشت پیلان بر فرزند
 زد بساؤ خزو لو لو کو لالا
 کہ گنجد در خیال ہوشمنداں
 نشاند نازنین را در عساری
 کہ آں دولت سد در خانہ بخت

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہو گئی اور گجرات کو مالک محوسہ میں شامل کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچیں اور دیگر سرداران لشکر اس مہم پر مامور ہوئے جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی تو راجہ کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب لشکر دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اس نے اپنے بھائی بھیم پٹ کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شہر اٹلے پا کر دیولدی رخصت کر دی گئی۔

چو کرن آزرہ بخت پریشاں
حمایت جوئے بود از سوائے ایناں
نیارست اندراں پیغام نہ کرد
ضرورت بازل پویندہ کرد
نشانیما کہ باشد شرط این کار
بمقدارے کہ رایاں رہت مقدار
ہمہ یک یک بیکدیگر سپردند
بصد دریا یکے گوہر سپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر
رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے ہمائے
مہ روشن بکام اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جا رہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کر رہا تھا اس کی بڑبھیر ہو گئی۔ طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تہ دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اس نے

دیولدی کو الف خاں کی خدمت میں لاکھ حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق ایک جہاز فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور مجلس میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بصمت ہم بدانساں بہاں پوش
الف خاں رارسائید از سر ہوش
الف خاں در حرم میداشت ستور
چو فرزند خود دشمن پروردہ تور
چو فرماں شد کہ آں ریحان فرس
بشہر آزند چوں بر صیں در قوس
رسانیدند در ایوان ہمیشہ
بجلباب حیا پوشیدہ تور شید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبد القادر دہلوی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے ملا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں ان واقعات ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولف جہاں آرا کے حوالے سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانات کو پڑھ کر جن میں پہلا شاعر آئے اور دوسرا مورخانہ ہے اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

”اول سنہ ۸۱۵ھ میں ملک نائب یعنی ملک کافور نہرار دیناری اور خواجہ حاجی

لے حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزاء کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک
مثنیٰ حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے
آپ کو ملک نائب کے لیکچوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اس کے احکام کی
خلاف درزی جائز نہ رکھیں اور اس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پڑ
کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے۔“

اس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ
کرن کے محل میں تھی تو دوپری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے
نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دوپری
لڑکیاں رسلے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائی
فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چھ سالہ چھوڑ کر آئی تھی
اس وقت تک زندہ ہے اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اس کو میرے
پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہوگی۔ سلطان علاء الدین

لے قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی
دوم راعمر شش مہ بود رفتہ کہ بود آن شش مہ ماہ دو ہفتہ
اس کو صحیح تہیم کرنے سے قطعاً تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پہلے میر خضر خاں اور دولانی کے
رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولانی کی عمر آٹھ سال تھی۔
دراں دم بود جاں دہ سال رفتہ کہ اس ہنگامہ شادینش برخت
دولانی بقتہ ہشت سالہ دو ہفتہ ماہ را بستہ کلامہ
اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت دولانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آٹھ مہینے کا ہے۔

اس درخواست کو سن کر ملک نائب اور الغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ رسلے کرن
جو سرحد دکن میں مقیم ہے اس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے
حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا
اور شاہی فرامیں ہوشیار اور سبچہ کار سفر کے ساتھ رام دیو اور رسلے کرن اور تمام
رایان دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے
ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور
الغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا
راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثبات قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ
شروع کی۔ الغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ
نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگھ دیو نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی
تھا مگر رسلے کرن جو راجپوت تھا ایک مہربانہ کو بیٹی دینا اپنی کسر شان سمجھتا تھا اس
رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے
بھائی بھیم دیو کو مع تحف و ہدایا رسلے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور
ہندوں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو ماہہ النزاع ہے
میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیجیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا چھپا چھوڑ کر اپنے
ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جوان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

۱۵ حضرت امیر نے یہ نام لکھن دیو لکھا ہے ۱۶ حضرت امیر نے یہ نام بھیل دیو لکھا ہے

اس رشتہ کو منظور کر لیا اور دیو لدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیو گڈھ بھیج دینے کا فیصلہ کر لیا۔
 ”الغ خاں یہ قسم سن کر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے
 کانپ اٹھا اور فوراً سرداران شکر کو جمع کر کے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے
 کہ اس وقت جبکہ دیو لدی ہمارے ساتھ ہے اس کو حملہ کر کے اس کو حاصل کر لیں ورنہ اگر گوہر
 مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ بے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہے گا۔ تمام سرداران
 نے اسے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کو ہستان میں گھس گئے
 اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رے کے کون کونجخت
 شکست ہوئی اس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہو گئے اور وہ دیو گڈھ کی طرف بھاگ
 نکلا۔ لغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا
 تھا یہاں تک کہ دیو گڈھ ایک کن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصول مقصود کی کوئی صورت
 نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب
 کیفیت کے ساتھ دیو لدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آگئی۔“

”تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ جب لغ خاں رے کے کون اور دیو لدی سے مایوس ہوا
 تو اس نے آرام لینے کی غرض سے ایک ریہ کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں
 کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلو را کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیو
 کے قریب ہیں لغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اٹنا سیر میں چانک دکھینوں کی
 ایک فوج ان کو نظر آئی۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو ان پر حملہ آور ہوئی ہے۔

فوراً مجتمع ہو گئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کر لیں۔ یہ فوج حقیقت میں
 بھیم دیو کی فوج تھی جو رے کے کون سے رخصت ہو کر دیو لدی کو اپنے جانی کے واسطے
 لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہو گئے۔ ہند و مغلوں اور جیوں کے
 آہن و زینوں کی تاب نہ لاسکے اور راہ گریز نہت سیار کی۔ ایک تیر دیو لدی
 کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی
 تلاش میں اس کے گرد جمع ہو گئے فوراً ایک لوندی چلائی کہ اوبے رحم دیو لدی
 یہی ہے۔ اس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی
 یہ فرودہ فرخت فرا سنکر ہوا ہو گئے اور لغ خاں کی خدمت میں اس کو لا حاضر کر دیا۔
 لغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولانہ سما یا اور خدا کا شکر بجالایا اور بلا توجہ
 گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کر کے دہلی کو روانہ کر دیا
 اور دیو لدی اور آخرت میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولادی کی آنکھوں
 کو اپنے دیدار سے روشن کیا۔“

بیامطب۔ بسا زار بشیم چنگ
 بدیں شادی کہ آمد دست در چنگ
 چہ رویت ایس کہ چشم کردہ روشن
 چہ بویت ایس کہ مجلس کردہ گلشن
 نہاہ آسمان اباشد ایس رے
 نہ فردوس بس در دھن لبے

گجرات کے ان دنوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلیجان درپیش ہے۔
 ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہو جائے اس لیے اس کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہے اور یہ ظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہوا وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہے جیسا کہ فرشتہ سے صراحتاً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہے۔ اس اُلغ خاں نے باختلاف اقوال موضعین قلعہ زھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۱۱۷۷ء یا ۱۱۷۸ء میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہے کہ دوسرے حملہ میں جو شخصہ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہو سکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہے۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں ابلی گجرات لکھتا ہے۔ اور نیزنگے چکر لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خاں کو گجرات سے بلایا اور قتل کر دیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں اور خسر ہے۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہے الپ خاں لکھا ہے علاء الدین القیاس ضیاء برنی بھی اس کو اسی نام سے یاد کرتا ہے۔ پس کافی غور و فکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہے کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہے اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اس کی صورت کو تبدیل کر کے اُلغ خاں بنا دیا ہے جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں بجائے اُلغ خاں کے الپ خاں پایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات) فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخری عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور اُلغ خاں کا ذکر کیا ہے جس کا نام نظام الدین اُلغ خاں ہے جو جالو کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی اُلغ خاں

والی گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علانی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی غلطی نشان مہم میں اس کا سپہ سالار ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ دولرانی خرمسریں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک وزیر سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا جو تجویز ہوئی ہے اس کو ظاہر کر دینا چاہیے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشا مبارک ہے کہ تمہاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماکی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شہادت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کھپ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں اقف تھا کہ وہ کسی دزاس کی دلدہن بننے والی ہے دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ۵

بیازی بود شاں عشقے کہ میگ	نبو دندے جدادر بازی از ہم
تبد چوں عشق در بازی مجازی	شد آن بازی در آخر عشق بازی
چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند	بہم کہ طاق و گاہے جفت بازند
نمانی باختندے آن دو مشتاق	ز طاق برداں ہم جفت ہم طاق
بہر بازیگے۔ چون خسر سال	دویدے خرد شیرے باغ الاں

شدے ہر سو کہ آغ رشی پدایہ
صنم قتی بد نبالش چوسایہ
نودے ز وجد اور گاہ و بیکاہ
چو نورا ز آفتاب پر تو از ماہ
دویدی شمس الایم پس پیش
ز تاب مہر سے سایہ خویش
بیک جا خوردش لبے جد خوب
نہ خوردش دے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ اب دلرانی نے نویں

برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سن بلوغ کو پہنچا۔ ایک وزیر سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جو ان ہو گیا ہے اس کی شادی تمہی فکر ہونی چاہیے۔ آخر کا باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جائے جو ملکہ جہاں کی بیٹی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کا الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے۔

پس آنکہ عزم شد سلطان میں
ہم آں معصومہ پردہ نشین را
کہ چون خاں خضر خاں الپ خاں است
کہ زیب چہرہ دولت بدانت
بدرج عصمتش ز لیت مستور
کہ چون خورشید نواز میں از نور
کنندش با جہناراں اجبندی
بعقد آں زمرہ دعت بندہ بندہ

چو ایں اندیش حکم گشت شہ را
نوید خوستگاری داد میہ را
الپ خاں کاں بلندی یافت از
پذیرفت آن مبارک فرودہ از تخت

قصر شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہ کہ خدا نخواستہ اس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپرواہی کی جائے۔ خضر خاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دلرانی کے ساتھ کر دیا ہے اسی حکم پر وہ الہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کے طعن اس کو مطلق تو جہ نہیں ہے۔ اس لیے جب مشورہ سے یہ مت لڑ پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیے اور دونوں کے لیے جدا جدا مکان مقرر کر دیے گئے۔

صواب آں شد کہ دو لولو کی ہویج
شود ہر یک چراغے درد گر ہویج
خوش آید این سخن بانے شہ را
دو منزل شد معین ہر دو مہ را
بجائے شہ شد بجائے دگر دست
دو جاں یکجا و فاسخ پوست از پوست
ہمیں شد رسم دوران ستم ساز
کہ تو اند دو کس اودید مساز
غرض ہر یک بجلوت گاہ خود رفت
بیائے دیگران از پائے خود رفت
ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اس کا نقشہ دکھلاتے ہیں۔
پس از یک ہفتہ آں ماہ دو ہفتہ
بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خضر خاں کرے از دوش نگاہے
 بر آوے ز دل ز دیدہ آہے
 دَولرانی ہم از دنا لہ چشم
 بدیدے و فلکندے شعلہ در چشم
 خضر خاں است کمرے موزہ پازا
 چنین کرے سلام دلبر خویش
 سمنبر خدمت دیگر گرفتے
 گل افگندے بنجاک و بر گرفتے
 جسد با دور جانما یک گر یار
 ز بانما گنگ و ابرو با بگفتار
 پریش ہر نظر زیں سویا نے
 بیسخ ہر فرہ زراں سوز با نے
 جگر بے صبر و تنہا در قناعت
 قرہ در چشم لہبا در شفاعت
 بہر این در درون او جگر و ش
 بنا زاد از درون این جگر کش
 درون یک گرد رفتہ پنہاں
 نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں
 دو آئینہ گرا از رسم خیالے
 رود در یکد گر بنو محالے
 دو شمع ارچہ بوزا ز یکد گردور
 لے پیوند یا بد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ و مفصل ملاقات کا نقشہ دکھایا
 ہے جس کی قرارداد طوفین سے بذریعہ ازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان
 میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اول اس چاندنی رات کی روشنی اور
 نورانیت اور اس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہے۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد
 میں خارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آپ حیات تک پہنچانا ممکن تھا۔ اس لیے حضرت
 امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہے اور خضر خاں

اپنی مسہری پر ایک تیکہ کوٹ کر اور اس کو اپنی چادر اڑھا کر دَولرانی کی ملاقات کو
 لیے روانہ ہوتا ہے۔ چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں
 شبے دادہ جہاں از یور روز
 مے چوں آفتاب عالم افروز
 فلک نوے کے گرد آوڑہ انہر
 از اں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
 نمودہ آفتاب آسماں متدر
 جمال خویش در آئینہ بدر
 مے خورشید ام از نور جاوید
 دو چنڈاں باز دادہ دام خورشید
 ستارہ زیر نور آسماں پوش
 بساں نوع و ساں پناں پوش
 رخ ہفت اختر اندر ہفت پردہ
 سخن آرایش ہر ہفت کردہ
 فلک دل بستہ در بیدل نوزی
 کو اکب یکد کردہ عشق بازی
 بخواہش جہاںے آرمیدہ
 ازین خوشتر جہاں خوبے ندیدہ

زمستان ہوا آں کہ مشتاق
 نہ باشد یک نفس از حفتِ خنوق
 قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ
 بہر چوں شکر اندر نے خزیدہ
 بر آتش دستہ دار کوے منزل
 چو مشتاقے کہ دار دست ہل
 بزرگان قائم و سنجاب بدوش
 فردستاں چورو بہ پتیں پوش
 چو گل زردار در خسر کردہ خنر
 بر مہنہ مفلساں چوں ز نراں ز
 خضر خاں کی دعا کار ساز حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہے اور غیب ایک

ایر اٹھتا ہی جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہے

نیاز دردمنداں اثر ہاست	از انجا گاہ عاشق فتح در ہاست
ہمہ گلمائے انجم کردہ دریب	برآمد تیرہ ابر سے ناگہ از غیب
نہاں شد ماہ در شبگون عاری	گرفت از پیش گردوں پردہ داری
کہ بود سخن ہم افتادن سونے کا	چنای می جست برق ز باہم فلک
کہ چون حس می پرید از باد دم	چنای گیتی در ابر و باد شد گم
قران آفتاب و ماہ نزدیک	قیامت بود گیتی جسبت تاریک

خضر خاں دلرانی کے مکان میں پہنچا ہوا اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ

کھڑے رہ جاتے ہیں

بیکہ گیر نظر ہا داشته تیز	تسادہ ہر دو چون دوسرے تو خیز
بیدین زیر منت تازہ ہر چار	دو دیدہ چار گشتہ گاہ دیدار
چو دو دیدہ بیکجا ڈر جسم دور	دو مردم در دو چشم یکدگر نور
ز ہم بے برہ چون ڈوبیک بیج	دو تیارہ قراں کردہ بیک بیج
ڈلے طاؤس ہر دو پر بریدہ	دو طاؤس جو اں ماہ جسم سیدہ
بہوے یکدگر از دور خرسند	دو گلبن دیکے گلشن شکر خند
ز سوز یکدگر آفتادہ دیروز	دو شمع شکر آفتاب شب افروز
نظر با جفت و لما جفت بن طا	دو بیدل رو برو آوردہ مشتاق

تباران طبیعت حیرت شرم	کجا بازار رعنائی شود گرم
قوی گشتہ ز غیرت عشق تر حال	قوی دستمان شہوت گشتہ پال
کمانداران رغبت تیرہ شہت	نہ امکان دن بر آہوے مسرت
ہوائے دل ہمیکہ دراز در جنش	تخیر ہانگہ کمی زد کہ خاموش
جو اں شیرے کار خویش خنداں	کہ صیدش پیش و او برستہ زنداں
تشنہ ابا چنان و رد لیسری	گستہ عشق باز دہاے شیریں
بلے ناز غزالان قصب پوش	دہہ شیر انگناں خواب خوش
چو مرغے بست دل رہبزی شاخ	پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سرخ شد در لالہ رنگے	عجب نہ بود گر آید پاسبانگے

خضر خاں در دلرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا

ملکہ جہاں کو اس کی خبریں نہیں اور یہ واقعہ اس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اسے حکم دیا کہ دو دلرانی تو قصر لعل بھیج دی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دلرانی کو سنگھاسن میں بٹھا کر جو غالباً اس زمانہ کی کوئی سواری ہر مع سہیلیوں اور کینزوں کے قصر لعل کی طرف روانہ کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ہے

صواب آں شد کز اں فردوں نو	بقصر لعل ساز دہانے آں حور
نشاہ اندر سکھاسن آں پی را	چو گردوں رتر از دوشتری را

۱۵ بطور تحت و اں ایک سواری تھی ۱۲ حسرت

اشارت کردگان کابل کارند ز فرد را بدین لعل دارند
بفرمان مہ پوشیدہ تمثال ز اشک زہرہ دُپر دیں بدینال
رواں سیارہ پزلان از طیر بسوی شمس الاشد بسیر
نگذاز گلستان اخار خاکے کہ سرت اندھے لاله زار

یعنی ملکہ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سیلیا اس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہکارہ جو پرندے سے زیادہ تیز رو تھا شمس الحق خضر خاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں۔ زہرہ، دولرانی پردیں، سیلیاں۔ سیارہ، قاصد۔ شمس الاشمس الحق خضر خاں۔ باقی اتھارے ظاہر ہیں۔ خضر خاں اس وقت استاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اس کی جو حالت ہوئی اس کو ان لفاظ میں بیان کرتے ہیں ۵

شہ آں دم بود حاضر میں استا کتاب عاشقی را شرح میداد
سخن در قصیدہ یوسف کہ ناگاہ خبر گوئے ز لیلخاش آمد از راہ
فرہ چون یدہ یعقوب تر کرد ز حال بیت آخرا نشخوب کرد
چو بشنیدل خبر جان عزیزش نامد از جاں خبر از ہر چہ خیرش
جمال یوسفی را سود بر خاک زد از ہمز لیلخا پیر میں چاک
چو گرگ بے گنہ افتاد پردوں ہمیش پیرا میں وہم چہرہ بخوں
کتاب سبق و خطا بر حایے بگوشت قلم از دست و کفش از پائے بگوشت

برہنہ پاؤسہ از جا بردوں حسبت ز مکتبے سر بے پا بردوں حسبت
ہمی شد چون الفت اس حرف معلوم بجاناں قایم و از خویش معذوم
غرض کہ یہ دستناک خبر سنکر شہزادہ مکتبے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھیاں کو
جا پکڑا دونوں ملکر خوب دئے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہو کر ایک
دوسرے سے نصحت ہوئے ۵

چو ہر دیادگار مہر بانی رسا نیندیکہ گیر نہانی
دواع یک گر کردند گریاں بطوفان ہر دو غرق ہر دو بریاں
شباباں گشت انوماہ را ہمد وزیں سو باز گشت این مہدی عمد
پری چوں بر پرید رفت خون باد سلیمان ادہ را دیوانگی زاد
توانے دہشت آن فرزند جمشید کہ باز آرد سلیمان از خوشید
ولیکن چوں سلیمان بود بر جاے بہ تعظیم سلیمان گشت از ان اے

حسین شادی او پر بیان ہو چکا ہے کہ اول خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے
دولرانی کے ساتھ کر دیا تھا اور اس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ
ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہو جانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے ثابت
نہیں ہوتا لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون جیسے التوا میں ضرور پڑ گیا اور الپ خاں
کی لڑکی کے ساتھ شادی ہوتی قرار پائی۔ اس استان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت
تفصیل اور دہوم و حام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں اسی وقت جاری ہوئیں
تھیں۔ اس جشن شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرائش کی گئی۔ جا بجا ڈیڑھے
خیٹے اتادہ کیے گئے اور زریں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام درو دیوار پر
عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پرپوں کی حیرت انگیز
اور دلربا صورتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں شیشین
فروتن پھانٹے گئے۔

اشارت کرتا درگوش ہر
کمر بستہ کارکش زمانہ
پہناں دینے شادی شاد فاق
بگرداگر دقتیر بادشاہی
جہاں از قبہائے کارداراں
موضع پردہا چون سپنج زانجم
ہر زردوزی ہمسزرا نگیز
ہر آں کلا کہ بر کردند آں را
کشیدہ تا بگردوں سائبانما
مہ و خورشید چوں تپی و حور
ہر دیوار نقشے کردہ پر کار

بیاریندیکہ کثور شہر
پنج آمد حترانہ در خزانہ
کہ در رقص آدایں وقت شاد فاق
برآمدتہ از مہ تابا ہی
شدہ چوں دئے دریا روزباراں
شدہ انجم دران درو گمر گم
نظر با صد تعجب و دخت تیز
شد استرا بر ہائے آسمان ا
فرو پوشیدہ عیب آسمانما
بشاد روان عصمت ماندہ مستور
فلک حیران در چوں نقش دیوار

رسیدہ صورت قبہ باخشم
فرس گئی کہ در خواہد دین
بہر جانب کہ مردم بر زمین رفت
ز بس شایع کہ خفت اندر نرناب
در دن چشم انجم گشتہ مردم
پری گوئی کہ بر خواہد پید
ہمہ بر فرش دیبا با چسب رفت
زمین اکس میدالا کہ در خواب
غرض کہ نوبت اور شادیا نے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کو اکھٹے
نوں اور شبعہ بازوں کے تماشے گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نکلنا
ناک کے راستے چاقو پڑھالینا، بہر وہیوں کے سانگ، دلائی اور ہندوستانی راگ
اور بلجے ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جا بجا منجھتیوں کا
نصیب کیا جانا اور ان سے رپے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں
جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی۔

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں
دہل ربانگ رتشان پیش اوتیغ
بخنجر ہائے چوں پر گس صاف
براوازدہل مرد مسلح کار
ہر آں بازی کہ بودہ آسمان ا
سپہر بولعجب از ہفت پردہ
بگردش در بازاراں بر سردار

دو کردہ مودو موٹے چوں جوباناں
چو بانگ عدو خوش رقی دینغ
گس پران دینم کہ دہ دلان
معلق زن نوبت نوبتی دار
بروں انگندہ دہراز پردہ آں
جہاں ادا بازی راست کردہ
شدہ گشتہ تیشاں سپنج دوا

رسن بازاں بہ بالائے سنا
 نہ بااں حبل چپاں کہ وہ باری
 ز دست بواجب گئے آسمان گیر
 فرد بردہ مشعبد تیخ چون آب
 بہ بینی نیز کر لک افرو خورد
 جہاں از خرد چہ بر حس گہراں تن
 نمودہ چہرہ بازاں گو نہ گوں یو
 زد ہر آموختہ کوئی دورنگی
 پری رویان ہندی جادوئے سنا
 لباس یو گیری شاں تنک ام
 گرفتہ چون پیالہ مال در دست
 سرود نکش از لبہا سے خوباں
 برقص و حبت خوبان ہوا باز
 پرندہ ہچو طاؤ سان والا
 بجستن فریق شاں گشتہ فلک سا
 عرق کرنے ہر طنازی ریخت
 اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کو ساتھ ساتھ اہل علم اور پرہیزگار

چو د لہا گیسواں رادر شکنہا
 کہ خود بار شتہ جان کہ وہ باری
 بساں گرد مہرہ تو سن پیر
 چو مستقی کہ نوشتہ شتر بناب
 چو آئے کر زہ بینی خورد مرد
 چو پیل از روزن اشتر زبون
 گئے خود را پری کردہ گودیو
 کہ کہ رومی نماید گاہ رنگی
 ز لب کردہ در دیوانگی باز
 پری راسا یہ بگرفتہ در اندام
 نہ از می کر سرد و خوشین مہمت
 شتاباں سے گردوں پائے کول
 نہادہ پائے بہ بالائے آواز
 معلق زن کبوتر ساں بیال
 بگاہ رقص بیزار از زمیں پاک
 کر شتمی چکید و نازی ریخت

کال

کے لیے مخصوص خمیہ نصیب کیے گئے تھے جہاں قرآن حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قہا از اہل پرہیزگر
 شدہ آواز قرآن آسمان سینہ
 بجانا سخن داؤدی شانہ
 کتاب مصطفیٰ بے سخن اندہ
 نیا شہا سے شیریں سکرین بار
 فرشتہ چون گل گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح | تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجھوں نے ساعت سید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر علیہ السلام کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اہل اہل اور صد در پیادہ پاسا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زریں عاریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ لواریں اور خیر و دل نظر بدکار راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مندر پر جلوس فرمایا اور تمام اعیان سلطنت اور ارکان دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق دلہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۱۰۰ھ کو صبح جہاں نے منجھوں کی اختیار کی ہوئی عرس سعید میں ایک پر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چمپیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا۔

شہ دشمن زادہ شمس الحق کہ جاوید
 برآمد بر کیت تند پر جوش
 چنان شد با بگ بسم اللہ سوچو
 زحل چوں ہند از رے خال میرفت
 دو ایل پیش بر تاش خسرواں باد
 بخندہ تیغ چوں برق در میغ
 غار میاے زریں گوہر آمود
 بگردش تیغ و خنجر دستہ تو
 زمیں ز زیر لو لوسے خطرناک
 بدیں سال کایزدش یار گیر آمد
 برات سدرہ و طوبے نالش
 فلک حیران ز بیامیش ماندہ
 بدو حلقمے آسمانی
 بترتیب آن خپل کاقبال میجوہست
 جہاں صد آں شریح آسمان قدر
 بمقدارے کہ ملکہ را بود نقد
 شمار فلک رسید اہل درگا
 جہاں اباد چون تانبہ خورشید
 چنان کرد و داد و شد چرخ بہیوش
 کہ گفتند اختران الحسد اللہ
 فلک برے ہلاک اللہ سے
 چو گلہائے پیادہ در رہ باد
 بوطہ آفتاب از خندہ تیغ
 ملع چرخ را کردہ زانند
 رہ چشم بد از پولاد بستہ
 تو گوئی ژالہ باریدہ ہست بر خاک
 بہ ایوان الپ خانی در آمد
 نشست اندر میان چار باش
 گے سیارہ کہ ثابت فشانده
 فلک رخواندن سبع المثنی
 نشست اہل اقبال از چپ دست
 جہاں در معنی ریخت از صدر
 ہم بہت آفتاب ماہ را عقد
 ز فرزندکے گوہر تنگ شد راہ

بہر کس یہ دادند از حسن لیل
 چو رسم کار خیر پادشاہاں ق
 بہ آئینے کہ رفت آنسو ہر افراز
 نشستہ بود بیرون سے خندا
 بروں رعبت شاہاں بستہ سازا
 چو صدر بزرگاں مجب عود
 رخصت اور اس کے متعلق رہیں

مجنین ایک پہرات گزرنے کے بعد شاہ زادہ محل میں داخل ہوا۔ زرخار فرس پر ایک
 پر تکلف کرسی بچائی گئی اور اس پر شاہ زادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی
 موتیوں کے نورانی سیماے برس ہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر
 دور ہو گیا

سریر سر با بیج ماہ بردہ
 ننادہ کرے بر گوہرین فرس
 بر آں کرسی نشست از رسم شاہاں
 چنان بارش آمد گوہر و در
 ز گوہر نازنیناں راتہ پائے
 گہراے کہ ہر یک را ز امید
 مہش خورشید را از راہ بردہ
 کہ بود آں ہمسر و ہم پایہ عرش
 چو بر چرخ آفتاب صہ بگاہاں
 کہ گردوں خواہست تا دامن کند پر
 شد اندر آبلہ پائے گہر ساسے
 بصد خون جگر پروردہ خورشید

فتادہ ہر طرف بر قیمت و خوار
 چو آب چشم عاشق بر در یار
 ہی بارید سیار ات پر نور
 کہ ابر از پیش مشہ نامگماں دور
 مشاطہ پردہ را از پیش بردت
 ستارہ ز آفتاب خویش بر پشت
 پدید آمد مے کا ندر لظنارہ
 دل مہ پارہ شد ز اں ماہ پارہ
 جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ۵

شد اندر جلوہ چوں خورشید افلاک
 ۶۰ س پاک تن در حجب ناپاک
 بلند آئینہ مہر سمایش
 بجلوہ بود در خورد نمایش
 دلیک آں آئینہ چوں رحل بود
 بحال خضر خاں نعم لب بدل بود
 ہمہ شاد از خضر خاں غم آیش
 خضر خاں ہم دلیکن باغم خویش
 نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت
 کہ تن آج و دل جاے و گزشت
 بڑوں گل بر عروس خویش میزد
 در دوش خاں بھراں نیش میزد
 دو چشم ماہ را لظنارہ میگرد
 مہ دیگر دوش اپارہ میگرد
 بلب نام عروس خانہ می گفت
 بجاں پیش خیال افسانہ می گفت
 پس از جلوہ چو بر شد بر تخت
 قراں کردند با ہم دولت و بخت
 گہ ہائے دگر بیرون شد از دُج
 مہ و خورشید با ہم ماند در سُبج
 خضر خاں کا نکاح دو لڑائی کے ساتھ
 ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ تلے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رلے لی جاتی ہے۔ بلکہ اکثر حکم شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رلے کا اظہار کرنا ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم و کسب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کر سکا اور یہ ایسی بات ہے جو ملکہ جہاں اور قصر شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہوگی کہ شادی ہو جانے بعد دلرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہے گا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شغفگی میں جو اُس کو دلرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب المہا سے فراق ناقابل برداشت ہو گئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپرواہی بدستور جاری ہے تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرم راز کو رد براہ کر کے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالت اور نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور غفلت رہی تو سوا کہت افسوس ملنے کے کوئی چارہ کار نہ ہو سکیگا ۵

کجا شاید کہ با این تخت شاہی بود فرزندت اندر سینہ کاہی

تہمتی بودنی تا جداری
کبر کا مے نباشد کامکاری
مکش بہر برادر زادہ فرزند
کہ آں رسمے دین جانست پیوند
اگرچہ پنج خویشاں پنج خویش است
ولیکن نے ز پنج خویش بیست
در گشت برادر گرسلہ خار
نہ چون گشت خویش باشد آزار
ز درد ارچشم اہریش باشد
نہ بچوں ز چشم خویش باشد
مکن چنداں برادر زادہ را مہر
کہ کیسوتابی از فرزند خود چہر
ہنوزش ہست پایاب از ہی دست
بمالی دست چون ز قہر نبشت

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکہ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے
بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے
اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں اور نازک استعاروں
کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہے شعر اے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا
جواب مل سکے۔

چو آنخ نابہ قطرہ قطرہ در جوش
چو درد و لعل بانو کرد در گوش
دل از یاقوت گوش سفتہ تر گشت
دو چشمش ہمو گوش پر گہر گشت
آخر کار ملکہ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند
خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دو لرائی کا پیچ چاپ نچا ہو گیا۔
ہفتہ بادرونی خاصہ چپند
نشست عقد کا میں کرد پیوند

ز دبح دیدہ گوہر باہر در بخت
نثار از گریہ شادی فرد و بخت
براں شد باہر آں مہمان شیریں
شکر ریزی کند از جان شیریں
ولی چون شکرش بجلوہ رہد
نہ بہر شربت آں شکر نگہ داشت
خضر خاں جب اپنی اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اُس کی حالت میں ایک
عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیق خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام مہینا
سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاء سے بیعت کر کے اُن کے معتقدوں اور مریدوں
کے حلقہ میں داخل ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا۔

ارادت و آں گاہ شد خاص
گرفت الحمد للہ ملک اخص
یکے خود بود شمع پا دشا ہی
دگر روشن شد از نور آکھی
بہ بہت زد در پر ہی نگاری
خدا کردش در آں پر ہمیزاری
رہو د از جسم ملک انگشتی را
نگین شد خاتم نیک اختر می را
تضایع سعادت کردہ بازش
سعادت شد بہ تقوی کار سازا
زعین عصمت آپ زندگی حبت
رواں دست از ہمہ آلودگی گشت
مصلدے نماز افگند در پیش
سخن گفت از نیا رسینہ خویش
بر آورد از پئے تحریمہ راز
طلبکار عنایت راد و کف باز
بزد بر ہر دو عالم چاکر کبیر
بجہ آمد ز افلاس نہانی
ز ہفت اندام اذبع المثنانی

قیامے کرد در طاعت الف دا
 رکوعے کرد چوں لام محقق
 سجودے کرد چوں دالِ سجود
 ز داند رعدہ زانوسے امید
 چو در رعدہ تھیات رضا خواند
 نمازے کرد بر سجادہ مشوق
 چو ذاتش عشق بود از فرق تاپائے
 جو عشق اندر مجازش جلوہ گد
 گشت از راستی سر حرفِ اسرار
 کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
 کہ ستر رہ نمایش گشت موجود
 کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
 ز ملکش بس فرائض کمال ماند
 کہ کرد بی دعوتی گم شد از ذوق
 گرفت اندر دل زندہ دلاں جابے
 مجازش پل تحقیق رہ داد

حضرت خاں کا زوال | جب حضرت خاں کے جاہ و جلال اور دولت اقبال کا آفتاب
 انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب دال کا وقت آیا جس کی درد انگیز داستان یہ ہے کہ
 سلطان علاء الدین چلہ ہو حضرت خاں نے نہ مانا کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو سپاہ پامتنا پور کی
 زیارت کو جاد نکلا اور جب قدمے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ
 ہوا۔ ملک کا فوراً جو حصول سلطنت کی گئیں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی
 شکایتیں کر کے سلطان کو حضرت خاں اور اس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔
 الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن حضرت خاں کو نسبتہ کم سزا دی گئی۔ پتھر دو دربار
 (جو ولیعهدی کی علامتیں تھیں) اس سے واپس لوٹی گئیں اور اس کو امر وہم میں بہنے کا
 حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب ہلی میں نہ آئے۔ حضرت خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے لگے بڑھا

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی
 اور پتھر دو دربارش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امر وہم چلا گیا۔
 حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ حضرت خاں سے باوجود یکہ وہ بزرگان دین اور اولیاء
 اللہ کا معتقد تھا اور دل سے ان کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفر زیارت سے پہلے
 اور نیز سفر کے بعد اپنے پیغمبر یعنی حضرت سلطان نظام الدین کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔
 اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے
 بھی ہٹ گیا تھا۔

غلط شد با چنان تعظیم پاپاں ق یکے رسم ز رسم ہونہا کال
 کہ چوں غم زیارت کرد چوں تیر نشد بہر زیارت جانب پیر
 نہ رفت آں سو گہ باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشم تمیز
 چو بر رویش قضای مجتہد کرد نہ بردش در پناہ نیک مرے
 حمایت اکمن امان رویش ز صد سہ کند رتوش بشیش
 گوشت اقبال میکہ دشمنادی کہ حج بردن شد یقطع وادی
 وے گوشش پر از بانگے جنگ درو کے راہ یابد دیگر آہنگ
 چنان ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش ز استواری
 بدتش طرہ سیمیں غداراں چو سجود رکعت پرہیزگاراں
 ترنما کہ رفت تا بخورشید شدہ بیت السعادت بروج ناہید

چو بر عزم زیار تگاہ می رفت
ہزاراں رہنرش ہمراہ می رفت
ز نغمہا کہ ہوش از مغزی رفت
دخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضر خاں کی سیرت اور خصالت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخین عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اس سے خضر خاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سولہ عیش و عشرت آگ و رنگ اور لہو لہب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں ہا۔ ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا جوڑ توڑ کے خلاف کسی سائرش کا اتمام جو اس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاء الدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کو بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان کیسے مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاء الدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ "سلطان علاء الدین ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا۔ چونکہ خضر خاں در ملک جہاں ہمیشہ نے جشنائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معاہدہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپرواہی کی طرف منسوب کر کے ان سے سخت ناراض ہو گیا۔ ہر دوزان سے ایسی نئی ادائیں نہ

۱۰ حضرت امیر خسرو نے بخارا اور فیض آباد برنی نے ہنسنا لکھا ہے

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سولہ مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ و ختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نہ کرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اس کی بیماری کا خیال تھا۔

یہ حالت دیکھ کر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الخ خاں کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہو گئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپرواہی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے جس کے دماغ میں حصول سلطنت کا خبط جاگزیں ہو رہا تھا، فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہا کہ یہ لوگ الخ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہو گئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ بد قسمتی سے اسی اثناء میں ملکہ جہاں نے الخ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پا کر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گزار کیں جن کو سن کر سلطان ان لوگوں سے بدگمان ہو گیا اور ازراہ احتیاط و دوراندیشی خضر خاں کو امر وہہ کی طرف رخصت کر دیا اور کہا کہ جب صحت ہوگی تم کو طلب کر لیا جاوے گا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناجبر بہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سزا تک سے یہ الخ خاں لیا گیا اس لیے خضر خاں نے سلطان علاء الدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ اپنا معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خضر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کر چکے ہیں)

واقف نہ تھا اس لیے امر وہ پہنچ کر سخت رنج و الم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افادہ
ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اس نے سمجھا کہ میں بالکل بے تصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا یہی
حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ باتیں سوچ کر فوراً بلا طلب دہلی میں اور سلطان
کی حضور میں حاضر ہو گیا۔ سلطان اس کے آنے سے خوش ہوا اور پورا نہ شفقت سے گلے
لگایا۔ اور معذرت کی ۵

بامردہ دروں غمناک شبست
در اندیشید اں پس بادل خویش
گر قدم نہ چو دریا سمناک ست
گناہ خود بخنی بنیم دریں هیچ
ور آرد گو شمال او بچوشم
وگر زوشنود عذر گناہم
بدین اندیشہ یکدم شاد شبست
بسرعت سوئے حضرت شد تابا
شباروزی بہ تیزی کردہ قطع

فرشتہ نے اتنی بات دراضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پورا نہ شفقت و مہربانی کے ظہا
کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ مجلس میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔
لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہو گیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

پابندی ترک کر دی تو ملک نائب کو موقع مل گیا اس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں
اور شادی خاں بعض امراء کے ساتھ سازش کر کے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں
اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں لو ادیں اور طرح طرح کے
مکر و فریب کام میں لاکر سلطان سے حکم حاصل کر لیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کر دیے
جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی مجلس سے نکال کر پرانی دہلی میں مجبوس کیا گیا۔

سلطان علاء الدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کر کے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور
خضر خاں کی بیقراری دیکھ کر کہتا ہے ۵

خضر خاں چوں برون او این دم در
بے بگریست شہ چوں بر نور
کہ ایں شعلہ کت از من یادگار ست
چہ پنداری مرا جانے دست در تن
چگونہ ماند اندر چشم من نور
ولے چوں از نیش دم این رنگ
اگر در جنبش آید کہ وہ راپائے
وگر چوں تیغ گداز جان نگیں
ز خلقت چوں ازین گونہ حالت
چو آگاہی زخمے بدستیزم

بلرزیند خاصاں ان دم سرد
پس ز دل برزد ایں برق جگر سوز
ترا از دوزخم گوی شہارست
بجان تو کہ مردہ بہت از من
کہ چوں تو مردم از چشم شود دور
کہ باشد حکم من چوں نقش بر سنگ
نہ جنبد حکم سنگین من از جائے
خط سنگ ست اگر نقش تیغ بر این
بدر خلقت مردم محال ست
برابر سلامت اب حینرم

ہم کنوں بزت آرد بختِ الہی برافس سازد تو لوے لالا
 خضر خاں کی و انگلی کے وقت سلطان کی اندر ذنی حالت و شفقت پدیری اور
 نخت شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشمکش ہو رہی ہو اس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت
 خوبی کے ساتھ کھینچے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعر
 میں نہایت ہی مشکل کام ہے

چو آئینِ ثقیف محکم یافت
 اشارت کرد شاہِ محکم آئیں
 چراغِ ملک ابرن شبانگاہ
 تعالیٰ اللہ ندامت کاپن دل بود
 چکیدہ قطرہ دریا دش از و
 سکونتِ اعجب بر پاؤ میدشت
 جگر می کند جہانش بصدور
 جگر گوشہ دیدہ می شدش دود
 ہی رفت ہی شد طاقش گم
 درونش پارہ پارہ می شد زور
 جدائی ہر دوراچوں کرد تقسیم
 روان شد نیم جان با جانِ نیم
 دو دل با عالم غم ہم می یافت
 بد اں دشمن کہ محکم دشت تمکین
 بچسن گو ایر از منظر شاہ
 کہ نزدش گہرے انگو نہ گل بود
 گنداز رے خود چون قطرہ شو
 کہ جاں میرفت دل بر جے میدشت
 کہ در کندن بودش ز رے شور
 بدیدہ خون دل میداشت مستور
 چشمش دیدہ و از دیدہ مردم
 بڑاں آں در دپان پان می خورد
 تو پنداری کہ یک جان شد بد نیم
 شہنشہ ماند نیم جان در جسم

سرسوزن نہ سررشتہ پدیدار کہ تو ان دخت آں و نیمہ کبار
 چو آن دیدہ ز چشمش بر کراں شد زگر یہ مردم چشمش رواں شد
 مورخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے
 سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کر کے فتنہ عظیم برپا
 کر دیا سلطان نے ملک نائیب کے مشورہ سے سید کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے
 کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت ہی طرح قتل کیا گیا۔
 حاکم جلیپور نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں بازہ کر فضیل
 قلعہ سے نیچے چھکوا دیا۔ ہر پانچویں جو رام دیو سابق والی دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور
 اکثر شاہی تمانوں کو اٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاوتوں کی خبروں کو سن کر اپنے بستر مرگ
 پر بیچ و تاب کھاتا اور دانت پستیا تھا اس کی حالت و زبردی ہوتی جاتی تھی۔ اور
 کسی طبیب کی دوا کارگر نہ ہوتی تھی۔ آخر اسی حالت میں تباریخ، شوال ۱۵۰۰ھ ہجری
 وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعہ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں
 کہ چون شدہ اجس کم لایزلی شد از رے خضر خاں دید خالی
 درونش را در آں غمناک جانی تو ان رفت مفرود شد تا توانی
 دلش خوئی شد و بیرون نمی آ جگر را غوطہ جز در خون نمی دانی

۱۵۰۰ء یہ غالباً کوئی دو ستر چھوڑی ہوئی تھی۔ راجپوتانہ والا حلیہ معلوم نہیں ہوتا

فردمی رخت خون تاب خورده
چو دیوار گل حنم آب خورده
یکے رختش گرفته در جگر گاه
دگر قطع جگر گوشه جگر گاه
وزیں ہر دو تبر خوے جفا ساز
کہ گر میرم نیارم رفته را باز
تیزے سخت کایں رسم جمال
کہ ہر چه آں من کم گشتن محال
جفا بردشمن بیڑوں تو اں کرد
چو در سینہ است دشمن چون توں کرد
سہ دشمن زردوں گشته بلا سنج
عم فرزند خوے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ شمش در جگر جاے
بریں ہر سہ اصل شد کار فرماے
ز شوال آمدہ ہنستم سیا پیے
سنہ ہفصد سینچے بر سرے
کزین دیر سپنج آں شاہ آفاق
بروں از ہفت گنبد بردوش طاق
برو کرد آں چناں شیر فلک و
کہ شد ز انگوٹہ شیرے طعمہ گور
نگر تا چند زیناں شیر پر بیم
شکار گور شد زیں آہوے سیم
عجب ناوک زنے کو گاہ پنخیر
چو بوی کھی بر آرد لطمہ خویش
شگافد مور و اژدر ہا یک تیر
چہ سلطان زیر آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اؤ
اُس کی دیکھیوں کو بہ نظر اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں
اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت نیر اور عبرت انگیز لکھا ہوا ہے
دیں ایواں کہ بنی لعتے چند
بزلت بجد شان لاکن بند

کہ لعت باز این ہر ہفت پردہ
کہ لعت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعت کت امروز اور پیش
چہ خواہد کرد نش فردا بیندیش
میں لعت کہ بر روی زمین
کہ زیر خاک لعت بیش ازین ست
گر از ویساے صخیں ہی نمونہ
زمیں اگر وہ باید باژ گو نہ
چرا بر تخت علاج آں کس نہ تاج
کہ زیر تختہ گل خواست شد علاج
خرد بیند چو گردہ استخوان سنج
کہ شاہ راستین شد شاہ شطرنج
میں کامروز ماندش استخوان چرخ
کہ فردا خاک گردد استخوان نیز
چو اول خاک دختن زیر خاکیم
چہ چندیں ہر خاک کے سینہ چاکیم
چو ہر کز خاک زاید باز خاک ست
خوش آں کس کز غم بہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شھر
کز آں نہ ہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ سجاد التایخ صد جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے
دوسرے دن ملک نائب نے تمام امرا و ارکان دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ
اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے
شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال
کی تھی۔ ملک نائب اُس کو بڑے نام تخت پر بٹھلا کر کاروبار سلطنت بختیت نیابت کو خود انجام
لے اس مضمون کو حضرت امیر شہر نے غزوة الکمال کے دوسرے قصبہ میں اور بی ٹوڑا و مہیت ناک پیرا میں لکھا ہے
زرے نھنگان خود زیں گر پڑہ بڑ ارد
در آں بیاجہ عبرت بمانی تا اب حیدر
نہفتہ خاک لے بینی اندر کلا کسرے
شکستہ استخوانے بینی اندر کاسہ خفاں

دینے لگا اور تمام امراء علانی کو اپنا ہوا خواہ تصور کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دن ملک
سنبل کو بارہ کی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں در شادی
کی آنکھوں کو بے نور کرے۔ اس کا فریعت اور کوردل نے وہاں پہنچ کر دونوں بھائیوں
کی آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب
ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اس کے آنے کی خبر ہوئی تو اس
نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے قراری کا اظہار نہیں کیا اور احکام قضا و قدر کو رضاً و تسلیم
کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا۔

ہنوز آٹھ ماہ رانا بردہ درہند
سبک نامہ بنے رادواں کرد
شاہد میل آنسو بہ تعبیل
شاہان وقت سنبل تند چوں باد
خضر خاں خبر شد کاماں خار
بہ تسلیم قضا نشست خنداں
چنین تا آن غبار آلودہ از راہ
بر آن جان گرامی باتے چند
چو آن دیدہ بر آن خصمان نظر کرد
کہ گشت آن دشمن مہدی کش از عہد
کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
کہ نور دیدہ شہرا کشد میل
غبار آلودہ سو سے سرو آزاد
کز ان باد چشمش یا بد آزار
ز رفت از جاے چون ناہوشمنداں
بر آمد بر ناز قلعہ ناگاہ
رسید آہنختہ بر گل سوسے چند
ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد
سے کل سے خضر خاں در سو سے چند سے مراد تلواریں

بگریہ گفت باناش فر وخت
چہ حال ست این ایو جوش از چہ پست
در امید خلاص آن خود نباشد
وگر بردیدہ در بن ست فرماں
کز نیماں فتنہ خضہ بر شفت
بر این ندانی این سنجائیش کہ سبت
کہ دشمن لایق مسند نباشد
منم فرماں پذیر از دیدہ و جواں

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہے۔

جو ایش از سنبل کاے گل بخت
بچکے کاں بسختی تند باد سبت
منم سنبل ترا یک بندہ داعی
بشارت می ہم باکے سختت
ولیکن دچین مستخ جمالی
مربخ از من کہ از من نیست این زور
چو بود اندر حیات شاہ دستور
ہمی خواہد ز راے سستینیر
چہ باشد سنبلے با صد مہ سخت
گیا ہے رانہ جائے ایسا سبت
نہ آن سنبل کہ شد آبی و باغی
کہ چکے نیست بر جان و سختت
ہمی خواہد فلک عین الکنالی
کہ چوں خود خواہد اختر حلقہ را کور
بچشمش چون چشم مردہ کا فور
کہ کا فوری کند چشم ترانیر

اس محالہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہے اور میر حم سپاہی
اُس کو پچھا کر آنکھیں نکالتے ہیں۔
چو خاں نہنت کا مد تیر تیر
شد از دیدہ با استقبال آں تیر

آبی و باغی کے دو معنی ہیں۔ اول تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش
پانے والا اور باغ میں اگنے والا

بر غبت دشت زرگس پیش سنبل
 چو دید آن حال سنبل چارناچار
 کہ بگفتند سرور استیں را
 کہ ز بہر زخم چشم ز نیل
 چنان چشمے کہ از سر شد ویش
 چو پرخوں شد خاری زرگس سے
 خاکے دشت چشمیں اے صد دے

کہ خواہی خاوم فلکں خواہیم گل
 عنیقان از ہر سو کرد بر کار
 بیازردند چشم نازنین را
 رسیدش چشم زخمے ناگہ امیل
 چگونہ تاب میل آرد بیستیش
 خاری گویاتے مے کندے
 کہ شد چشم و خارش ماند بر جا
 مے از دیدہ می افتاں شد بے در
 فلک کو رست یارب کو تر باد
 کہ آنجسم اکشد میلے تعجیل
 شد آن باد ام عتابی و آبی
 چشم خویش تن خواند آن رقم را
 إِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَجَى الْبَصَرُ بُوَد

بیدہ ہر کس اندر دردی کرد
 اگر بود از فلک نیگونہ بیداد
 ستارہ بر شہابی یافت چوں میل
 جہانے خستہ شد کز بس خرابی
 رقم کاں بود بر پیش قلم را
 و گر پرسی سوادش کز قدر بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں
 کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کر اگر سلطنت کا باطل
 مالک مختار ہو جائے لیکن تضاد و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔
 ملک نائب نے جو ترکیب اس کے قتل کے لیے کی تھی وہ الٹ گئی اور جو لوگ اس کے قتل پر متعین

ہوئے تھے انھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس
 چلے گئے اور قصر ہزار ستون کے دروازے بند کر دیئے گئے ملک نائب کو خیمے میں گھسکر لے گئے
 اور اس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کر ڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اس کی بھگتا
 پوری پوری اس کو مل گئی ۵

فلک آنجا کہ در پادشہر ہاست
 زمانہ ساخت تیغے زاہ مظلوم
 سر شومش فلکد از گردن شوم
 چو گفتم سر بس بکشایم این نطع
 چو دانست آن طلبکار بلبندی
 اگر چه خاطرین احسب بود
 وے چون وقت کاں تیغ سقاع
 نہانی دادش انیونے زمانہ
 بے ہست این عمل درد ہر قلاب
 دو قرصے کا نذیریں بالاد شیب اند
 فریب آسماں خوردن نشاید
 چو ابر دیدہ منعسم جفا کرد
 دعائے درمنداں اثر ہاست
 سر شومش فلکد از گردن شوم
 کہ خونیز سرشس چوں بد بالقطع
 کہ ہر سو چیرہ گشت از زور مندی
 کش از ہر خار خاکے خواب کم بڑ
 رسید و ادبیروں نور ساطع
 کزد ہوش ز خوردش بر کرانہ
 کہ بیداران عالم را دہد خواب
 چونان کیس بر مردم فریب اند
 بجز رگت از سر و گردن بناید
 سپہ از دیدہ جانشس سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیر خواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعے سے
 خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

کیا مگر کچھ خوش نواس

سلیم اقلب فرزند جہاں شاہ
نہ چنداں شاہ دماں گشت اندراں کار
کے کہ خرچ نوبت رنج دارد
برخند گر چہ نوبت پنج دارد

نضر خاں چوں ز غیب افضان جود یافت
بسکینے جسیں بجاک مالید
برائے خواہ بے تمیز بگریست
قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی
اور نضر خاں کا قتل
کرم راجا کے شکر بے عد یافت
ز آہ خصم دسوز خود بنالید
برو بگریست بر خود نیز بگریست
ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد
شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی

شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اس نے امر
دولت کو ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد وز کشینہ ۲۴ محرم ۱۶۰۰ء کو تخت سلطنت پر
جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو
انڈھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے اپنے جلوس کو دوسرے
سال دکن پر فوج کشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھان پینچا تو شادی کتمہ سرسلاحدار
۱۵ جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۱۶۰۰ء اور مورخین کے بیان کے موافق ۱۶۰۰ء

ہوتا ہے

کو گوالیار روانہ کیا تاکہ نضر خاں شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کرے اور ان کے
اہل عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے نضر خاں
کی منگولہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلقاً بحث
نہیں کی۔ اور نہ اس کی نسبت حضرت امیر خسرو نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت
پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو ناپائیدار ہو چکے تھے بظاہر کوئی
اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔
ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوج کشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے
جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس
آ رہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بیٹے ملک اسد الدین نے اس کے قتل
کی ایک بددست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اس کے ساتھ اس میں شریک
تھی۔ لیکن انھیں میں سے ایک شخص نے وقت معین سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے
بیان کر دیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوت جرم قتل کیا گیا اور اس کے تمام
شریکت جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔

نہایت قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے نعت اوت
کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر نضر خاں وغیرہ کو قتل کر دیا ہو۔ اس کے لگا کر یہ لوگ
بحالت موجودہ سلطنت کو قابل نہیں رہے نہ اس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں
شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلہ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان غریبوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں

کہ چون سلطان مبارک شاہ بے مہر زلمی گشت بر خویشاں ترش چہر

صلح ملک رخوں نیر شاہ نید سزا داری بہ تیغ تیز شاہ نید

برآں شد تا کنڈاز کیں سگالی ز انبازان ملک اقلیم حسالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گویا راجے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے

بہ تندی سر سلاجی را طلب کرد کہ باید صد کردہ امر و ز شہ کرد

ر و اند کو امیر این دم نہ بس دیر سر شیران ملک افکن بشیر

کہ من امین شوم ز انبازی ملک کہ ہست این فتنہ کمتر بازی ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورہ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے خضر خاں کو

ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید کر رہائی اور کسی صورت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے لیے اس امر

کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کینزوی اور سلطنت کی ملک ہے اسے پانچ سو روپے میں خضر خاں کو فروخت کر دیا جائے اور اسے بغیر از دل بڑوں اور

اسے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں یا جا رہا ہے مگر مومنین نے بمقام جہان لکھا ہے۔ جہان اور گویا رکھا ہے مجھے معلوم نہیں

کہ اے شمع ز مجلس دور ماندہ تو میدانی کہ از من نیست این کار

گرت بندی ہست از گیتی خدا تو نمئی شاید زین اندیشہ تعجیل

کنون ما ہم در ان ہنچار کاریم چو در خوردی کہ باشی مسند کار

دلے مہر کے کا نذر دولت رست و دلرانی کہ در پیشیت کینزوی

شیدم کان خاں گشت از جہنت نہ بس نیابا بود کز چشم کو ماہ

گد و در صحن بستان کمیت بارے گز ان انوشین ببا دیت خات

تمنائے دل نامی کند خواست چو زینچا رفت بازینچا فرستش

چو سودے دلے گم گشت چہرے دہمیت باز تا باشد کینزوی

اس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے اور کہتا ہے

نخت از دیدہ لب اجوش خود او پس آلودہ بخوں یا سخ بروں او

کہ شہ رانک رانی چون فاکرہ
 دو لرائی بن بایدر حاکرہ
 ورین دولت ہم ازمن ورنوی
 مرابے دولت دبے نورنوی
 چوبامن ہمہست این یار جانی
 سہرمن دورکن زان پس تو دانی
 اس سخت جواب کو نکر سلطان آگ بگولا ہو جاتا ہے اور ملک شادی کو طلب کر کے فوراً
 گوالیار جانے اور ان مظالم انہوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔
 ملک شادی نے ایک ات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچ کر محافظان
 قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل
 ہوئے۔ متورات میں ایک شور قیامت برپا ہو گیا۔ ناز پروردہ شہزادے مشکس
 بندھے ہوئے قالموں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ
 کرتا ہے لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرأت نہیں
 ہوتی ۵

چوبستند آن دو دولت مند سخت
 زمانہ نسبت بہت دولت بہت
 فتادند آن شکر فانی زبونے
 درآمد سوبوش شمشیر خونے
 چو بہت آواز بے رحمی زخجر
 درآمد خونے بے رحمت از د
 جہانے مایہ غم شادیش نام
 مخالف چوں خطا مہر غم دام
 جینے تہ چوں سکین جلا د
 نکاہے تیز چوں متین منہ د
 اشارت کرد ہر سوراندن تیغ
 نہ شد برق کے در جنبش از میغ

عفا اللہ برنچاں دہاے چوں ماہ
 کسے چوں برکشہ شمشیر کسین خواہ
 کرادر دل نیاید سوز جانی
 ز افسوس چناں عمر جوانی
 فلک آباد یارب سینہ صد چاک
 کرنیاں از جہندان کند خاک
 بخون قصاب رحمت چو چوبی
 کہ خواہد تیغ خود را سر خروئی
 چو گل بستد بسر حلا و خونریز
 ز اندے چو گل نہ بود بہر ہینر
 آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندوجرات کر کے آگے بڑھتا ہے اور اپنے افسر سے جوہر
 تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہے ۵

غرض کس اپریشاں نشدرا
 کہ گرد تیغ خون اکار فرماے
 بجنید از میاں چوں تند باے
 فرد تر نسبتے ہند و نثرانے
 ز فرمانیدہ تیغ گوہر سیجست
 کشید و کرد امان قباحت
 برآمد گرداں سر گرامی
 کہ از سر سبزی خود بود نامی
 شہادت خاست از خضر اندر کلخ
 چو بیج درخت از سبزی شاخ
 سیاست افلک ناری ہی کرد
 شہادت ملک یاری ہی کرد
 در فردوس رضوان باز کردہ
 ہمہ حوران ر و دعت از کردہ
 از ان بانگ شہادت کاہ از شاہ
 شہادت گوئی شہم مہر ہم ماہ
 چو بر تند خجہر شہ جہد بہر شہت ق
 در آن منظر فعاں چوں عد بہر شہت
 سپری کرد خورشید از تن خویش
 لے تقدیر کیو کردش ان پیش

کنذیع قضا چوں قطع مہتد نہ مدد اند سپر کردن نہ خورشید
 بیک ضربت کہ آن نامہاں کرد سر شد در کنارش میھاں کرد
 خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگر چہ لگاتی ہوا دراپنی
 الوداعی اسپرچ کرتی ہو

چو خون خضر خاں رخاک در شد زخونش بر گیا خضرے دگر شد
 بگر دیار خود می گشت جانش ہی گفت این بکایت از زبانش
 کہ لے جان من و آشوب جانم کہ در کار تو شد جان و بہانم
 چو من بہرتن جان کردم جدائی مبری ز شنایاں آشنائی
 بہر جانے کہ خون اند این تن پاک گیاہ مہر خاں رہتین از خاک
 زخون و خاکم این نگین گیا جو از اں گوگرد سخن این کھیا جو

در آگہ نیست آں ماہ قصب پوش ق کہ خونم بر زمین چوں می کند جوش
 بخو ایندیش کہ آید از سر سوز شہید خویش ایندیدیں و ز
 بیار ایند بزم بہمن و کے نوا کہ من زخون خود خوش می خورم
 منم فرق سراں اگوہریں تاج کہ براوج سریرم بود معراج
 کنوں آں تاج خواہ با گل آمیخت کہ در شش گم شد و لعلش فریخت

گر نشیم از جہان و خاست ہونے نامد از ما بجا جسے آرزوئے
 نور و ہستیم شد چہج در حسیج ہنوزم قصہ دل پیچ در پیچ
 غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھئی
 تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جوت
 ہوئی اُس کو حضرت امیر اس طرح پر بیان فرماتے ہیں

شہابی کہ سر بریش بود گری چشید او نیز ازاں جے آب خردی
 چو شد خون شہیداں مشمد افروز برآمد شور مستوراں در آں سوز
 کے کاوازشاں دیوار شنید ز بانگ نعرہ شاں دیوار برید
 ز پردہ موشاں بیروں فتادند چو خورشید از شفق در فوں فتادند
 بچشم آب و بروں ہمگناں را عجب توانا بہ رو دادشاں را
 ز پھرہ ہر بتے پر کالہ می کند زرے لالہ برگ لالہ می کند
 کناں ہر مے کہ برد لہائے نوید شب غم را دہ پیوند جاوید
 ز مومے کندہ و خون روانہ زخون و مشک پُر شد صحن خانہ
 جہاں در دیدہ مادر شدہ تار کہ از پیش دو مردم رفتہ یک تار

ہوس بہر ہلاکِ خویش سے برد
 ہی مرد از پئے مرگِ دنی مرد
 فتادہ لُعبتاں چوں خاکِ بد
 بجائے گلِ فگندہ خاکِ بر سر
 فرشتہ گر یہ ہیچوں ابر میگرد
 ببالا بردنِ جانِ صبر میگرد
 ہی کرداں نذاہتف زبالا
 سَلَامٌ جَاءَ مِنْ رَبِّي تَعَالَى

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو

دولرانی دراں خونابہ سرگم ق چوماہ چار دہ در جمعِ خنجم
 زتاب مہر در صفرای و تاپاک چوتاب مہری افتاد بر خاک
 ز زخمِ ماہِ نو در سر کنارہ بصد پارہ نئے چوں ماہ پارہ
 نہ زان رخسارہ می شد پارہ دو کہ از درد و رمی شد پارہ نو
 صباحت ہم برآں رخسارِ گلگون ہی کرد از جراحت گر یہ خون
 ز چشمِ دُخ کہ خون بیرون ہمیرفت بہر سویلماے خون ہمیرفت
 ز کوبشِ بربخِ پُرخون و رنگیں خامی بست بر دستِ نگاریں
 بساعد موہیائے پیچ کردہ چوما راں گردِ صندل پیچ خورد
 بیادِ پیچہ موئے کہ خاں داد بہ پیچا پیچ موہی خواست جان داد

دراں موہا کہ پیچ بے کراں بو
 دلِ خاں حُبتِ جانِش بہدراں بو
 جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جتنا زہ اٹھایا گیا
 اور قلعہ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجمیند رہے اُن کی لاشیں بصد حضرت
 یاسِ دُفن کی گئیں

چو شد ہنگامِ آن کاں کشتہ چند ق بزندان ابدمانند در بند
 شہیداں راز مشہد گاہِ خونریز رواں کردند سوے خواہگہ تیز
 بجمیند رکبے زان حصار مت شماں را کاندراں جابے قرابت
 در آن دوشاں ریزاں ز چشم آب کہ خپندندراں شاہانِ خوش خواب
 بنگیں حُجُبہ در فرجہ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعلِ درنگ
 بچشمِ ہریکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
 نگر کاں خون کہ خویش رفت ز امید کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

یہاں پنچکر حضرت امیر خسرو قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم
 کر دیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے
 ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیق کا باعث ہوئی ہوگی اس

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔
اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر خرم ورحمۃ اللہ علیہا ایک اہل دل پاک باطن روشن ضمیر
صوفی صافی تھے۔ انھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیش گوئی کی تھی
تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم و بیش
دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو
خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھرتا ہے۔ قاتلوں نے
سلطان کا کام تمام کر کے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور
بعض بیگمات قبیح کر دی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو
بخندی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس
خاندان کا نام صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح محو کر دیا اور اہل عالم کے لئے
ایک نمونہ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ مُعَذِّبِ الْبَاقِلِ وَمُبَيِّئِ الْأُمَمِ وَالْمَلِكِ الَّذِي
هُوَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ الْحَكِيمِ "وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْنٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتُهُمْ أَفَتَكُنَّ مَسَاكِنُهُمْ
لَمْ تَسْكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْآرِنِينَ"

ثنوی کی خصوصیات | فارسی شعر نے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ
مخصوص رکھا ہے اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری
نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے ثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خرم نے
اس ثنوی میں گریز لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جرنیوں نے
بگرات، رمتھور، چتورا، ماندو، سامانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل
کیں اُن کو یوں بیان کر کے لکھتے ہیں ۷

تعالی اللہ کہ ابا شد چنیں بخت	کہ گیر دعائے بے جنیش از بخت
بہلی او کند ز ابر و اشارت	فتہ در معبر و بحرین غارت
عزیمت نے و در ملک سلیمان	ہند دیوان ہندش زیر فرمان
سکندر و سفر کردی در اطران	بحرف تیغ زان زد قاف تا قاف
نہ بستہ او جنیش ترکش خویش	شدہ تیرش درون عرصہ کیش
چناں بودند دیگر خرم و اہم	کہ جنیش نشد ملک مسلم
چناں خورشید کو ہست آسماں گیر	سفر و دیکنہ زان شد جہانگیر
بہ از خورشید اداں ایں کامراں	کہ بے جنید نی گیر دجاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کر سکتا ہے سولے اُس کے فرزند
ارجنہ شمس الحق خرم خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت اقبال رو بہ ترقی ہے

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہے۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے۔

بدریں گو نہ کہ یابد پایہ بالا
مگر ہم زادہ اوتھس والا
چو بخت خود جوان و پیر تدبیر
چو نام خویش خورشید جب انگیر
ہنوزش تیغ فتح اندر نہفتہ است
ہنوزش یک گل از صنایع مختلفہ است
ہنوزش تیغ نصرت در نیام
ہنوزش نافہ امیسد خام
ہنوز اندر طلوع ست آفتابش
ہنوز اندر بر افروزی ست آبش
ہنوز اقبالش اندر کار سازیت
ہنوزش نخل تردد سر فرازیت
ہنوزش میرسد بر گل صبا
ہنوزش چرخ میدوزد قبا
زمانے باش تا بکشاید این دُج
تق بالاکشد خورشید از برج
جمال کار آں بخت جہانگیر
بروں آید شاد روان تقدیر
شود روشن کہ ایں مہر بر زمینست
حد ایں آفتاب ملک و دینست
بدورمہ شود بدر سے ہلاش
کہ ایں باشد از نقصان کاش
غلط کردم کہ گرد آفتابے
کہ کم بنید زوال و انقلابے
وے بایں وجود قبل خویش
گرفارست در دست دل خویش
نہ روزش خشک گردد ز چشم آب
نہ شب پہلوزند بر بستر خواب
ہمیشہ با خیال غمزہ در گفت
مینیلاں زیر پہلو چوں توان خفت

اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھے ہیں۔ اول "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لب معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے انھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جاسکتا لیکن ان میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہے۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنی کے اعتبار سے غزل کہا جاسکتا ہے شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ طریقہ قدیم عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو مثنوی کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فخر الدین اسعد فخری جرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و ریہ میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیریں خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دیے ہیں۔ مولانا عصار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہے کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہے جو مثنوی کی بحر میں ہے اور لغوی اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہے۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ بحال ہے اس لئے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں۔

مجموع عصار مہر از طبع مردم
کہ گل ہرگز بشورستاں نخرید

وفا از صورت بے معنی خلق
چو از صورت ملائک میگزید
بغزبال فلک بر فرق اینها
قضا جز گرد خداری نہ بیزد
بہر آن را کہ نیکی بیش خواہی
بکینت ہر زمان بدتر سیتزد
چو اشک آن را کہ سازی جاوید چشم
اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجے کرمانی نے ہمائے دیہایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں
ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ
مثنوی ہی۔ خود امیر خسرو نے قرآن السعیدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں
ہیں ان کی بحر میں بھی جدا جدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہے کہ مثنوی کے ساتھ غزل
یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہے بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہے۔
حضرت امیر خسرو نے اس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہے کہ ان کو غزل کے لفظ سے
تعمیر کیا ہے اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہے۔

ایک داستان فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی
ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہے جہاں خضر خاں
اور دولرانی جدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیجا یا ہے۔

غزل از زبان عاشق

جال صحبت یاران دلجوے
غینت دہشت باید از ہم روے

کہ گردوں گر چہ چشم آمد سر پائے
دو مرد دم دید تو اند بیک جا
ز شمشیرے کہ بر بالاکشیدہ است
بسا پیوند ہا کہ ہم بریدہ است
کجا دو غنچہ باہم کر دئے
کہ ہر یک را خزاں نفلند سُوے
چہ بینی رستہ دو گل بر یک شاخ
کہ ہر یک جانے رئیس کند کاخ
بیک رشتہ شود صد ڈر ہسم
ولے در رشتہ کے مانند ہسم
نمیدانم کہ دوران دعا باز
چرا پیوند دو برد ز ہسم باز
دراں بر جی کہ آن مرشد حصا
سپر دم دو دل را پردہ داری
ز دم موعے ز چشم توں چکیدہ
کہ قصرش لعل گشت از خون دیدہ
گولے بادکت آتش نعل است
رہت کہ گہ بر آن گلہائے نعل
بقصر لعل آن دخواہ چون است
شفق چون است درے ماہ چوں
کجائی لے چراغ دیدہ من ق
رخ خوب تو باغ دیدہ من
بہار عیش من گر شد خزانہ
تراہر روز باد تو جوانی

پاسخ از لب معشوق

بیالے نوشداروے دل من
ز تو صد تلخی غنم حاصل من
ہر آنچہ از میر تو آمد برویم
نیار دتاب اگر بر کوہ گویم
من و شہاے ہچوں کوہ در پیش
فراتے باہر از اندوہ در پیش
پس دیوار غنم غنوار ماندہ
تنے چوں صورت دیوار ماندہ

زسوز دل چو خم برزند جوش
 ترا خوانم کس نم عمدا فراموش
 ولیکن چوں تونی پیوسته باتوں
 باساں چوں روی ازینہ بیرون
 چوتنگ آیم ز شہاے سید روز
 بر آرم از جگر آہے جہاں سوز
 ندانم از تو ایس پنج ابد را
 دعائے بدکنم شب او خود را
 زغم بر حال خود خدم نہ بر تو
 گنہ بر بخت خود بندم نہ بر تو
 دعا ہا کہ پیت جاں کردہ تھیں
 ہمہ شب گویم و دل گوید آہیں
 ز چشم خویش سحر آموزم آن گاہ
 فسون صبرہ خوانم گاہ و بیگاہ
 نیاز خویش بیم چوں ز حد پیش
 دعا سوت دم افول سوت خویش
 گر آمد آفتاب من بزردی
 چہ چارہ با سپہ لاجوردی
 مرا گردون سبز ادا دبر باد
 خضر خاں را بسر سبزی بقا باد
ایک بہاریہ تمہید مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسب ذیل بہاریہ
 تمہید سے شروع کی گئی ہے۔

چو گل دجلوہ ناز آمد از شاخ
 کشا د از گوشہ نرگس چشم گشاخ
 ہوئے شد چو آغ از جوانی
 سزاوار نشا ط و کامرانی
 نسیم صبح چوں مشاطہ پر کار
 بزور بستن خوبان گلزار
 بسرخ و سبز نور و ز طرب زلے
 عوسان چمن را پیکر آراے
 بروے باغ باران بہاری
 یزد پاشی و مروارید باری

بہارا زلالہ و سوری گلشن
 چنا بستہ بیابے سر و سوسن
 نرنگ سبز و تر شاخ نگوں سر
 چو ابروے بتاں در و سمنہ تر
 بصد گلگونہ باغ آراستہ روے
 بشک سوسنل بافتہ موے
 خراماں در چمن خوبان سقلاب
 کشادہ چشمہاے بستہ را آب
 ز عشق پلے خوباں نرگس مست
 نہادہ چشم خود را بر زمین لپت
 بتو کو سوسے بتاں رلے کردہ
 میان چشم نرگس جلے کردہ
 ز پنچہ بیکہ بکشا دہ دم مشک
 شدہ از مئے تر چوں ناز و خشک
 بنغمہ بلبل و قمری خسرو شاں
 سر فلکن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
 ز مرغانے کہ گشتہ ارغوں زرا
 نے آمد صبارا بر زمین پائے
شاندار تمہیدیں | اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک ہمتیہ
 شاندار اور بیسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اس داستان کے
 لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی
 داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔
 بے دیدم دریں گردنہ دو لآب
 ندیدم ہیچ دورش بریکے آب
 اگر خورشید این ساعت بلندست
 زمان دیگر از پستی نرگس مست
 دگر تیار گاہ ہم زیں شمارند
 کہ گہ زیر و گے بالابکارند

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرت
گر آید زیر بالائے نہ دیرت
مکن تکیہ بصد رومند و تخت
خست ایں جملہ چون باد و سخت
ز تاراج سپہ دوں بندیش
کہ صد شہ راکند یک لخط درویش
بچشم خویش دیدم بکلاہاں
برہنہ پا و کفش کسند خواہاں
گوش خود شنیدم تاجداراں
نبے نانی بخوشہ جو شماراں
عملماے جہاں برعکس ہم بہت
کہ بر ملک گئے رادہ دست
چنین ہم دیدہ ام کا فتر وہ پائے
بہ تخت زرد دیدہ پاشائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائنداری کا خیال ایک نہایت لطیف
تمثیل میں ادا کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آسماں جس کی گردش دو لابی ہے کبھی ایک حالت
قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کارہتے ہیں اور کبھی نیچے پس
جبکہ یہ دو لابی گردش بندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہے تو اگر بلند مرتبہ لوگ
پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس
نفس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دو لابی میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف
اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دو قوسل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔
اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہے اور فی الحقیقہ اچھا کہا ہے۔

کوزہ دو لابی را مانہی
ہر کہ زیر چرخ دو لابی بود
کز پس اوج و بندی حاصلش
سرنگو نزاری بے آبی بود

ذوق کے اُتادشاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔
بندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہر پستی میں
ہند و لابی سب تجھ کو نہیں لے آسماں تا بھا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُر شکوہ ہیں لیکن
سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو
نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں
کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُر سحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس پر ایک
منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنافرض ہو جاتا ہے۔ اول الذکر تمہید کے چند

اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں۔

گرت درینہ چشمے ہست روشن
بجرت میں دریں پیروزہ گلشن
ازیں گنما کہ بینی گلشن آباد
برنگ و بونے چوں طفلان مشواد
کہ باد تند ایں خاک خطرناک
چنین گنما بے کردہ بہت خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت
کہ از یک صدمہ نے برزخست
نگر تا چند سر و آزاں برخواست
کہ شاپست از خاں ربا دبر خاست
نگر کن تا کیاں راز آفرینش
دریں نرنگ آہ چشم بنیش
نگر تا چند خوش کیتبادی
خرا میدان میں صحرا بشادی
مگر مہرے کزین سبز آیشاں تافت
نگر کن تا ببالائے کیاں تافت

نیسے کان وزد ہر صبح گاہے
خیا لے را کہ نقشے بر زلال مست
دریں بیرانہ عقل آں را پسند
دریں ایواں کہ بینی لبتے چند
کہ لبت باز ایں ہر ہفت پردہ
ہر آن لبت کت امر وز آور پیش
مبیں لبت کہ بروئے زمین مست
گر از دیباے چس خواہی نمونہ
چرا بر تخت عالج آنکس نہ تاج
خرد بیند چو گردد استخوان سنج
مبیں کام وز ماندش استخوان چیز
چو اول خاک و آخر نیز خاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاکت
چرا باید گرفت آن کشور و شہر

نضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ نضر خاں کی نوعمری، نوجوانی
اُس کا حسن و جمال اور ناز و نعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں
تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی
آسان کام نہیں وہ سمجھے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اٹھیں گے۔ جگر چاک
چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے
سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے
ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور
فرماتے ہیں ۵

شراب عشقا زان آب تیغ مست
بہر عاشق چس آبے دریغ مست
کسے کز زخم بارانش قدمے
بزخم تیر باران کے نندرمے
بساعاش کیش آدازہ برفرق
کزاں باران خوں خندید چون برق
بفرق مردچوں راندازہ دندان
سرس خوں گرید و لبہ اش خند
چو مہر دوست دل را شد غماں گیر
نہ از شمشیر بسم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند
خبر کے باشد از خنجر گزارند
شنیدی قصہ یوسف کہ تا چوں
زناں را دست شو یانید از خوں
زناں کا حُسن را نظارہ کردہ
ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ
عوسانے کہ حُسن شہ پسندند
جناب دوست خود زنگو نہ بندند
چرخ غمست ایں کہ ہر جامی نشام
چرخن ست ایں کہ ہر سومی فنام
کے روشن کسند ایں آتش سوز
کہ رونے سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داندیں داغ نماں را نہ ہر کس پے فتدیں سوزجاں را
 کے کو سر نہ در پائے خوباں سرش بگریز دازتن پائے کو باں
 چو مرغے شد بہ ہمائی ہوناک ز خون خود دہر مہمانی خاک
 حضرت امیر خسرو صرف اس تمید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف
 شاہ پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیز نگاہ ہی
 کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ۛ

چو بر عاشق اشارت تیغ خورشید سیاست کردن از رحمت بہشت
 خضر خانے کہ چوں وحش شکاری ز غمزہ داشت برجاں زخم کاری
 چو حاجت بود چرخ بے وفارا بر در اندن زخوں تیغ جفارا
 ولیکن چوں چنانش بود وقت گستن کے تو اند بستہ زنجیر
 اور داستان کے خاتمہ پر اس پر عبرت واقعہ کو مقدرات اور مشیت ایزدی پر حوالہ کے
 ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ۛ

زہے فونابہ مردم کہ گردوں ز شیرش پروردانگہ خوردوں
 نگرتا چند گرد ددورا فلاک کہ یک نوبادہ بیروں آرد اخاک
 کے کو کر دکا سے بہر خوردن شکستن بہت آساں تر ز کردن
 کے تیمار دار دزیں کم و کاست کہ نتواند از انساں دیگر آراست
 چو ہتھ ساخت چوں شکستن آساں زمیش و کم کجا باشد بہر آساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز ازیں خضرے رنگیں گشت ناپیز
 پس اُن بہ کا دمی درجاں پیردن بقاے خضر باید بعد مردن
 فلسفہ شعر بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت
 کرتا ہے فلسفہ شعر سے میری یہی مراد ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ
 واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تشبیہوں کی طرف لگی اور حسن بیان سے اپنے سامعین کو
 اس قدر مسحور کر دیتا ہے کہ سولے تسلیم کے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے
 فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو عقائد
 کے سلسلے میں جا بجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک
 اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ قدما اور متوسطین میں سولے خواجہ نظامی
 اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہم سہری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی
 میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہے۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے
 خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیے ۛ

ز روزی خواہ در دہ خواہ دہر مقام ہر کے پیدا ہست در دہر
 پرندہ بال و پر بہر ہو ایافت خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
 بجیدہ موش با لا بر نیاید مگر آں کش عنیبہ ازے ربا یاید
 عقاب از اوج نتوان آستن پست مگر در بازوش لنگر تو اں بست

بجیلہ چند باشد پست را اوج بدریا بر شود باز اوقت موج
 بُن جو رازیک گزنگز و شاخ شود گر جو بجا تا ابر گستاخ
 اقبال مند اور ہوتا اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ۵

سعاد تہاست اندر پردہ غیب نگہ کن تا کرارین زد در جیب
 سرے کو خواست شد تاج جانی تولد یابد از صاحب قہ انی
 دے کز روشنی گرد و جہانگیر شو پسید از ابر آسمانگیر
 زبرد زادہ کوہ بلندست کز انساں در بندی ارجندست
 شعاع مہر گیر اتر زمہرست کہ ایں آفاق گیر آں در سپہرست

ابراور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہے لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی
 صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ
 سوج آسمان میں ہے مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ
 سوج سے فائق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔
 اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ۵

شرابی کش بود ز اقبال بوی رسد در گوہرین جام از سبوی
 گلی کو خواست والا دستگد فیت نیار دسے دیگر دست رہ فیت
 دے کو خواست شد بر افسر جفا رسد در گنج شہ از دست غواص

حقیقی محبت کا اظہار دوری کی حالت میں ہوتا ہے ۵

ہم کس پیش رو باشد خیر مدار بدوری دوستی گرد و پدیدار
 نہیاری خض کشتی باشد کہ گہ گاہ ز نزدیکی رباید کس رہا گاہ
 کم از ذرہ نشاید بود کز خاک دو دگر گشت سے مہر افلاک
 بے نیلو فرنگر کز مہر جاوید فر و میرد چو پنہاں گشت خورشید
 وفاداری زماہی باید آموخت کہ گرا از آب یکدم شد جدا خست
 نیلو فر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مڑ جھکا جاتا ہے۔
 بزرگوں کا توکل موجب حصول عزت ہوتا ہے ۵

چہ نیک اختر کے کز بخت فیروز شو پیش بزرگاں خدمت آموز
 چو خاک تیرہ گیر دامن باد نماز ابرار زود امن آزاد
 چو پیش باچار اُفتد کہ ورا چار از خویش برتر دارد اورا
 آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب
 جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ۵

چونے امید پابندہ است و نیم خوش آنکس کو نند گردن تسلیم
 چو نتواں رشتہ کردن گستن بباہد دل در و ناچار بستن
 بس آفت کاں نوید کا مرنیست بساغم کاں کلیب شادانیست
 چہ دانند طوطی کا قادہ در دم کہ از شکر دہندش طعمہ در کام
 چہ دانند باز چوں بندہ پایش کہ دست شاہ خواہد بود جایش

بساہندو کہ گریہ در اسیری کند شکر اسیری در اسیری
 آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافر، سلطان
 علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت
 اور نیابت سلطنت کے منصب پر پہنچا۔
 عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ہے

بکار عشق شاہی برنگیرد بغم صاحب کلاہی برنگیرد
 چو از بقیں حسد باد بیداد بے سخت سیلماں را برد باد
 بچوں قصاب راحمت چو جونی کہ خواہ تیغ خود را سرخروئی
 چو گل بند و بسر جلاؤ تو زیز زانڈے چو گل بنو دب سپہیز
 عمل گر بہرہ اندک در فرزوں داد بامیدے دن ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے
 واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اس کے
 تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کر کے واقعہ کی تصویر بنو ہو کھینچ دے
 اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو اصلی اور وقتی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغراء
 امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی
 شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔
 حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوبی کے

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ
 اکثر مؤرخین جب سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں
 تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا
 کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبد القادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جابجا
 ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محقق قاسم فرشتہ جو
 ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو
 زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا خوبی ہو سکتی ہے کہ اس کا بیان محتاط
 مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے
 نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس
 عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقائق تاریخی میں | شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی
 فتوحات پر لکھا ہے سلطان معز الدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی
 تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلہ واقعات کو
 سلطان علاء الدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھے ہیں

ازاں پس چوں سپر کم بویشلیاں بدختر گشت رائے نیک رایاں
 رضیہ دخترے مرضیہ سیرت سر بر آہست از جئے سر سیرت
 مہ چند آفا بش لبو در میخ چو برق از پردہ میزد پر تو تیغ

چوتیغ اندر نیام از کارمی ماند فراواں فتنہ بے آزاری ماند
 پرید از صد مہ شاہی نفت لبش زپردہ رونے بنوہ آفت لبش
 چناں میراند زور مادہ شیراں کہ حال می شدند از رے دلیراں
 سہ سالے کش قومی بدینچہ موت کسے بر حرف او نہناد انگشت
 چہارم چون زکار او ورق گشت بروہم خامہ نقیہ بر گزشت
 مؤرخین نے لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی
 میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیہ خاتون نہایت عاقلہ اور ذوراندیش تھی
 قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم و فنون میں کافی مہارت رکھتی
 تھی ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے
 سلطان نے وفات سے پہلے اس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معز الدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ۵

رواں شد ایں از حکم الہی گنجین سکے بہرام شاہی
 سہ سال او نیز اندر عشرت و جام نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
 بروہم کرد بہرام فلک زور شد ایں بسہم نیز اندر دل گور
 بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت
 امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہے۔

سلطان ناصر الدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ۵

بہ محمودی شہ رونے زمیں گشت بگیتی ناصر دنیب او دیں گشت
 بساے بیت زواج پایہ خویش جہاں میداشت اندر سایہ خویش
 عجب عمدے ہمہ در کامرانی بہر خانہ نشا اطو شادمانی
 شہ در ذاتش از یزدان شگوبے ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوبے
 خود او مستغرق کار الہی باہر شش بندگاں در کار شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت
 شعار بادشاہ گزرا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت کر کے اس کی اجرت سے اپنا خرچ چلاتا
 اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد
 کر کے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مربی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ
 کو دھوکے سے قتل کر کے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی
 غرض سے بے تحاشا زر پاشی شروع کی جس کے حالات ضیاء البرنی نے نہایت
 تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں تو بے شمار مخلوق اور امراء سلطنت اس کے گرد جمع ہو گئے
 اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ساتھ سے
 نہیں جانے دیا ۵

ازاں پس باشکوہ لشکر و پیل رواں شد فتح دہلی را تعجیل
 خزاں ریز شد منزل منزل ز زر کردہ کلید کار مشکل

ملوک از پیش مے آمد خریدہ
 ز زر میشہ عن سلام زر خریدہ
 زندگرون کش از مے کس بعصیا
 کہ بودش طوق زرد گردن جابل
 بہر منزل بہ پیش تخت تا دور
 نشانہ گنجامے مسع گنجر
 چو بادلی نفع اُفتاد کارش
 گرفت از منجیق ز رحصارش
 ز عشق زر بدسلی خاصہ عام
 بعرہ جون رادر بند آشام
 چوز از ہر طرف آوازی داد
 دواں لبیک گو یاں خلق چون باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعہ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رکن الدین ابراہیم تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زر ریزی کی افواہیں سن کر اُس کے تمام اراکین سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں

جسلی نیز در مند تعظیم
 شرف نو کردہ رکن الدین بریم
 ملوک و خاں ز اندازہ برون بود
 کہ ہر یک تخت دہلی راسکوں بود
 اگرچہ بود تختش راسکونے
 کز انہوہ ستوں بے ستونے
 ز بانگ زر کہ در رقص آورد پایے
 برقص آمد ستونہا جملہ انچاے
 ستونہا چون سوعے تخت دگر اند
 زار کاں تخت کئی بے ستوں ماند
 زجا جنبش درآمد رکن بے زور
 برفت آل رکن دگر گشت پور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اسی کے ساتھ

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کا فورے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔
 غرض چوں خضر خور دآں شہرت جو
 ہماں مے خورد شادی خاں ہم آرز
 شہابے کز سریرش بوگردے
 چشید او نیز از اں جو آہوڑے
 یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتار گیا۔

واقعہ نگاری فرضی | یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی واقعات میں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا ڈر کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک رازدار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولہ رانی کے پاس پہنچا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے۔

چو آمد آں سوا خضر خانی
 نہانی تر ز آب زندگانی
 بہ پیچ شوق آن نقش خامہ
 صنم منو اندو مے پیچید نامہ
 بروں بد حرف نامہ برز بانس
 دروں چون نامہ مے پیچید جانش
 گئے با عجز و گہ بانامی خواند
 گئے پست و گئے ز آوازی خواند

سرش می بست دیگر باز می کرد
 چو پایاں شد ز سر آغاز می کرد
 گے بدل گوی بر دیده مے سود
 گے بر جان محنت دیدہ مے سو
 نقاں خیزاں نہ صبرے و تلبے
 چو مصروعی کہ ناگہ میند آے
 بدست از ماجراے راستینش
 رقیب گریہ گشته استینش
 بدتش آتش و در آتیش آب
 بدیں آب ایمنی بودش از آں تا
 نناداں نامہ پس بردل خویش
 کہ آں کاغذ کشد آزار آں ریش
 گوالیار کے قلعے میں حضرت خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵
 بنگین قلعہ در پیغولہ تنگ
 نہاں شہت چوں یا قوت در
 دراں تنگی ز غم دل تنگ مے بود
 دراں کوہ گراں بے سنگ مے بود
 چکاں ہر دم ز چشم لعل رخشاں
 غمے بر سینہ چوں کوہ بدخشاں
 ز غم جانش اچہ در بیداد مے بود
 و بے بر مے جاناں شاد مے بود
 ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست
 ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوت
 شب روزاں مہ و زہرہ ہر قدر
 ہے بودند با ہم چوں دو فرقد
 دو یکدم ہچ جو زار مے در مے
 بدندی یک گرد لہ از دلچے
 گے اپوشن ایں صدناز کردے
 گے ایں برباب او کا ز کردے
 کہ او باز و کشاں ایں خریدے
 کہ ایں گیسو پیرے او کشیدے
 کہ او سردر کنار ایں ننادے
 کہ ایں در زیر پائے او قنادے

دراں زنداں بران لٹاے پرنو
 بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز
 حضرت خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں
 دکھلایا ہر دو نون شاہزادے مشکیں کے سامنے لٹاے جاتے ہیں ملک شادی اپنے
 آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہر مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھ کر وار
 کرے۔ آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہر اور اس لعنت ایچیز کام کو انجام دیتا ہے
 غرض کس ابرائشاں چوں نشراق
 کہ گرد دیتغ خون راکا زرقاے
 بجنید از میاں چوں تند بادے
 فرو تر نسبت ہند و نزا دے
 متنہ صورتے آہر من آثار
 ہزار آہر من از رویش بز نماز
 غم افزاے چو عیش تنگ حالاں
 کثر اندیشے چو عقل خرد سالاں
 چو بوم نو بدیدن شوم چہرے
 چو صبح فے بغزین سرد مہرے
 چو شام غم جیسے محنت آمیز
 چو خوں بد طریقے لعنت انگیز
 درازش سببے پیچیدہ در گوش
 ز سببت کردہ اور اعلقہ در گوش
 سبک زان صف بر رنگاں بزوں
 تو گوئی خواہ از مے موج خون
 زراہ مہر امن در کشیدہ
 بخو نیز آستینھا بر کشیدہ
 ز فرمایندہ تیغ گوہرین حبت
 کشید و کرد اماں قبا حبت
 برآمد گرداں سے و گرامی
 کہ از سر سبزی خود بود نامی
 شہادت خلعت از حضرت اندراں کاخ
 چو تسبیح و زخمت از سبزی شلخ

سیات رافلک ناری ہمیکرد
درفردوس رضواں باز کردہ
ازاں بانگ شہادت کا دازشا
چو بر شد خنجر و سہ جعد برداشت
سپر میکرد خورشید از تن خویش
کنید تیغ قضا چوں قطع امید
بیک ضربت کہ آن نامہ بیاں کرد

تثبیات اور استعارات | تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جہت اور طرفگی زیادہ ہوگی اسی قدر کلام کا رتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعرا عام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غداری اور مکاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو حسہ تاروں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسماں کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

دو قرصی کاندیس بلا و شیب اند
چونان کیمہ بر مردم فریب اند
قریب آسماں خوردن نیاید
بخور گرت از سر و گردن نیاید
چاند سورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو۔
سپر میکرد خورشید از تن خویش
کنید تیغ قضا چوں قطع امید
نہ منہ داند سپر گردن نہ خورشید
وئے تقدیر میکردش از پیش

تثبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ ہوائے مشاق بہرین فن کے تمام شعر کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔
دولرانی قصر لعل میں بھیج دی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں۔

بقصر لعل آں دلخواہ چون بست
شوق چون ست درے ماہ چولت
سردی کی شدت میں فرماتے ہیں۔

قصب پوشی کہ بریاری رسیدہ
بہ بر چوں شکر اندرنے خزیدہ
بر آتش دستا در کوے و منزل
چو مشتاقے کہ دارد دست بزل
خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بقدری

اس طرح بیان کرتے ہیں

گم ہائے کہ ہر ایک راز امید بصد خون جگر پرورد خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت فتوا چو آب چشم عاشق بردریا

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلآویزی اور طرکی پیدا ہوتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے۔

آب دیدہ غم پر دخت نتواں کزین لولو مفتح ساخت نتواں

مشور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلاشبہ موتی تو ہیں مگر ان سے مجھ کو مفتح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چہ ہند و از رہ خاک می رفت فلک برفے ہداک اللہ کفیت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہداک اللہ کہنے سے اس میں طرکی پیدا ہو گئی۔ ہداک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہردم ز چشم لعل رخشاں غمے بر سینہ چوں کوہ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

زگو ہر نازیناں راتہ پائے شد اندر آبلہ پائے گہ سائے

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابل ملاحظہ ہیں

تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ بگرد لالہ سوسن حساد میدہ

بفرمان مہ پوشیدہ تمثال رواں شد زہرہ و پرویں دنبال

رواں ستیاریہ پڑاں تراز طیر بسوئے شمس و الاشد سبک سیر

مشاطہ پردہ راز پیش بردشت ستارہ ز آفتاب خویش بردشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہے۔

ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے تمام تصانیف نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہے۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عمدہ غلجی بلکہ کسی قدر اس کے قبل اور با بعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تو تاریخ منفرد یا مجمعا صحت اور استناد کے لحاظ سے اس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بد مذاقی ہے جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

لفظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اسی نسبت ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن السعیدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ قرآن السعیدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اس کی متعدد کتب لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزار قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی حضرات اور نہ پہر کو یہ بات حاصل نہ ہو سکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ پہر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تعلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے۔

مگر مجھے امید ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طریقہ تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہو گیا ہے جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی حضرات کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہندوستان کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہے۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان مغزالدین سام سے شروع کر کے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہے سلطان علاء الدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاء الدین خلجی کی فتوحات جو اس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سردارانِ مغل کی گرفتاری

اور مغلوں کے حملوں کے حوالے سے باب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاء الدین کو چتوڑ، رنجنبور، گجرات، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عمولوں کے تحت میں جسے جسے اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاد دہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب تمدن اور رسم و رواج کے متعلق ہی کافی تفصیل خضر خانی شانیکی استان کے ضمن میں کی جا چکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں:-

اسلام کا غلبہ اور اس کی یکساں تاریخ اسلامی کی تہذیب میں حضرت امیر خسرو لکھتے رونق تمام ہندوستان میں ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دارالعلم بخاری کا مرتبہ حاصل ہے۔ زبردست کافر اور ان کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنین سے ساحلِ دریائے شورتک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خسار جیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنیفوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ہے

خوشا ہندوستان و رونق دیں شریعت را کمال عز و تکلیں
ز علم با عمل و حسی بخسار ز شاہاں گشتہ اسلام آشکارا

تمامی کشور از تیغ غنہ اکار
 زمینش سیر خورد آب شمشیر
 زبردستان ہندو گشتہ پامال
 بدیں عزت شدہ اسلام منضوب
 پدمہ گر بنودہ رخصت شرع
 زغزنین تالب دریا دریں باب
 نہ زان رہ دیدہ زراخان گرہ گیر
 نہ ترسائی کہ از ناتر سگاری
 نہ از جنس ہجو داں جنگ و جویت
 نہ منغ کر طاعت آتش شود شاد
 مسلمانان نعمانی روشن خاص
 نہ کیس با شافعی نہ مہربان زید
 نہ زہال اعترافے کز فن شوم
 نہ آن سگ خارجی کز کینہ سازی
 چو خارتاں ز آتش گشتہ بخار
 فروختہ غبار کفر در زیر
 فرودتاں ہمہ درد ادن مال
 بدال خواری سران کفر مقهور
 نماندی نام ہندو زاصل تافع
 ہمہ اسلام مہنی بریکے آب
 ہمہ در کیش چہ راست چون تیر
 ہند بر بندہ دلغ کرد گاری
 کہ از قرآن کند دعوی بتویت
 وزو با صد زباں آتش بفریاد
 ز دل ہر چار آئیں ابا خلدیں
 جماعت را و سنت را بجاں صید
 ز دید ارجند اگر دند محروم
 کند با شیعہ حق رو باہ بابی

ہندوستان کی زبان اور ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں پر

حکماں ہر باقی اکثر زبانوں پر اس کو ترجیح حاصل ہے۔ عربی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہے کہ اس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہے۔

غلط کر دم گرا ز دانش زنی دم	نہ لفظ ہندی مست از پارسی کم
بجز تازی کہ میر ہر زبان مست	کہ بر جملہ زباں کا مران مست
دگر غالب زباں اورے دروم	کم از ہندی مست شد زاندیشہ معلوم
عرب دگفت دارو کار دیگر	کہ نامیزد درو گفتار دیگر
بنقصان مست لفظ پارسی در خورد	کہ بے آچار تیزی کم توں خورد
چو آن صافی دوش و ایں دردناکست	تو گوی کیں جہاں جان پاکست
جس را مایہ گنج زہر سیاں	نہ گنج از لطافت پہنچ درجاں
نہ زید بخت کردن ہمہ سری را	عقیقے از مین در دوری را
بین دولت ز گنج خویش صرفت	متاع عاریت عاری شکرست
زبان ہند ہم تازی مثالست	کہ آمیزش دران جا کم مجالست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف نحو ہندی صرف و نحو کے اصول قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

لے دوز و مہنی سزاوار و شایاں۔ اچار یعنی آمیزش۔ تیزی مالہ تازی یعنی عربی اور کم توں خورد یعنی مہنی توں خورد۔

گر آئین عرب نحوست و کرم
ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکاں رست صرا
شناسد کیس نہ تخلیط است و نے لاف

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں
سے کسی طرح کم نہیں ہے

وگر پرسی نیایش از معانی
اگر از صدق انصاف ہم شرح
و آرایم بسو گندے زبانے
وے من کا ندریں نقد مہینا
ز قطرہ درچشمن گشت معلوم
کسے کہ گنگ ہندستان بود دور
چو درچیں دید بلبل بوستان را
چہ داند طوطی ہندوستان را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جویش بہارینی کپڑے ہندوستان
میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھے اس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیری میں بنتا
تھا اس لئے اس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیری دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو
اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اس کا

لے یہ را اضافی ہے اور بلبل بوستان مفعول ہے اور فاعل دید کا خودت سمجھنا چاہئے اور را کو علامت مفعول
مانا گیا تو بلبل بوستان میں فلک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک میعوب ہے

یہ نام مشہور ہوا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ہے
نکو داند خو بان پری کیش کہ لطف دیوگیری از کتاں بیش
زلطف آں جامہ گونی آفتابیت و یا خود سایہ یا ما ہتا بیت
پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھے ہیں
پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہے
خراسانے کہ ہندی گیر و شگل خسے باشد بہ نزدش برگ تبول
شناسد انکہ مرد زندگانی ست کہ ذوق برگ خانی ذوق جانی

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر مالک کے انجیر پر
ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں
بیجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جھپٹنے
دنیا کے مالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر
بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام
سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم
کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا
نہو تا تو آدم اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں آتا رہے جاتے۔ اس مضمون
کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں

دریں شرح و بیاں کا بہت دور
کسے باور کت گفتار خسرو

کہ دانا باشد و منصف بہر چیز
زمینہ ایک بیک دیدہ بہ تمیز
سخن کہ ہندو از روم افتدش پیش
سے انصاف گیرنے سے خوش
نہ انصاف تو اس یافت اس کام
کہ عمیا بصرہ را گوید بہ ایشام
وگر کس سے خود گرد و بہت گیر
ہند کم نغز ک مارا از انجیر
بہ از من خود نیار د بود و صاف
کہ من حجت سرایم او زندان
سیہ گویند ہند و پچنین ست
سواد اعظم عالم ہمین ست
بہتے فرض کن ہندوستان
وگر نہ آدم و طاؤس ز انجاس
کہ انجانبت ست اس بوستان
اگر دعویٰ کنی باے چنیں کن
کجا اینجاشندے منزل آرا
بجحت موم خود را نگین کن

ہندوستان کے پھول | قصر شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند شہ
پھولوں کا ذکر کہ ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس
ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقفیت کا پہلو
ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔
گل کوزہ اور صد برگ :-

ز گلہائے تر ہندوستان ہم
شدہ مرگشتہ باد و بوستان ہم
بتری آب را در کون کردہ
لطف آب از و دیون کردہ
گل صد برگ را خوبی ز حد بیش
بنودہ صد ورق دیباچہ خویش

بسان دفتر شیرازہ بستہ
زہر بر گش سر شک شیر جبتہ
پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور
اس دعویٰ کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں :-

اگرچہ پارسی نامست اینہا
ولے در ہند زادند از زمینہا
گر اس گل درو یار پارسی زاد
چرا زونست در گفتار شاں یاد
ہم اس لشکر دریں صحرا بر آمد
ہم ایشان را علم پنج بر آمد
بیل اور جوہی :-

ازیں سو بیل مستانی کشادہ
بیک گل ہفت گل بر ہم نہادہ
وزاں سود را بے عاشقان جا
ہم تن بہر دلہا را شدہ جا
کیوڑہ :-

بخوبی کیوڑہ چادر لافش
سان لقرہ وزینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم غلافش
سپر افگندہ از نوک سنانش
ز بولیش حسلہ خوباں معطر
دو سالہ خشک بولیش ہمچاں تر
ہراں جامہ کہ ازے بو گرفتہ
دریدہ جامہ و بولیش نرفتہ

رلے چمپا :-

وگر آں رلے چمپا شاہ گلہا
کہ بولیش مشکبار آمد چولہا
چو معشوق سمنبر تا ز پرورد
ولے ز گلش چورے عاشقان زرد

چوپیکان ز رو بدریدہ آسا
بروغن پروردش بہ سہا
بہ پیکان صفت گلہائے خراسا
کہ سرازمشک ترگیر داترا
مولسری سے

دگر مادل سرے کش طرف نامے
بہ بیت چست و برگش خرد مبارک
برنگ طرفہ مروارید قامے
پرنندش شہر شہراچہ بو خشک
چنین گل گلیہ از نافرہ مشک
بسویش بسکہ دہماگشتہ تامل
شدہ در گردن خواباں جمال

دو نہ

دگر دو نہ کہ آں ریحان بہت
سپر غم رنگ و برگش اسپر غم
ز تری بوش در خورد پندت
غلام او شدہ شاہ سپر غم
کرنہ سے

دگر کرنہ کہ چوں زوجت بوے
بسودہ مشک بویش نام کرؤ
معطر گرد و از یک خانہ کوے
زیواز بہر دلسا دام کرؤ
سیوتی سے

چوپیکان ہیلہ سیوتی خرد
ز عشق بوے او جان دادہ زبؤ
کہ جاننا بہر آں پیکان ہوس برؤ
نگشتہ بعد مردن نیز از و دور
ہمد خوبانش عاشق وار جو یاں
کہ معشوقیت نزد خوبرو یاں

ہندستانی پھولوں کی وجوہ ترجیح خراسانی پھولوں پر سے
چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں
گل راہندی نام زشت ست
کہ رنگے بہت بوے نیست چنداں
دگر نہ ہر گلے باغ بہشت ست
کہ بودی پاری یا نازیش نام
چہ ساں غفلت ز دندے زری ووم
کہ امی گل چنین باشد کہ سائے
دہر بود و ماندہ از ناملے

حسینان ہند کی پھولوں کی بخت کو ختم کر کے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان
ترجیح حسینان عالم پر کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح
ہندوستان کے حسین خوبان عالم پر تمام صفات حسن میں فائق ہیں۔ اس سلسلہ میں
مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا و ختن، عینما اور تلخ جو حسن خیر سمجھے جاتے ہیں
سب ہی کو لے ڈالا ہے۔

بیان ہند رانہ نسبت ہمین ست
چہ گیری نام از عینما و خلیج
چہ یاد آری سپید و سنخ رارے
دگر سپی خبر از روم و از روس
سپید و سرد ہر چو کندہ تیخ
لب تاتار خود خنداں بنائند
بہر یک بوے شال صد ملک چین
کہ غالب تیز چشم اند ترش تیخ
چو گلہائے خراسان نگ بوے
ازیشان نیستاید لایہ و لوس
کزیشان دم خور و خاتون دوزخ
ختن انور نامک چن لہ نائند

سمرقندی و پنج از قدح ہارند
بجز نیکے ز شیرینی نزارند

بمصر و روم ہم سین خوانند
وے چستی و چپالاکئی آند

حضرت امیر خسرو کے کلام میں جو گونا گوں خوبیاں ہیں ان کا استیعاب میرے
لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بالکل مبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ بیابان
سے ایک ذرہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدایع علمائے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے
ہیں ان میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہے
اگر اس مضمون کی تفصیل کی جائے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے
میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکستہ

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایں صحیفہ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلفِ لیلی زنجیرِ محبوں
می جنبانند و ہر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلمائے سنگین تیشہ فرہاد
راماند بنامِ دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بِمَنْ فِي الْعُشُقِ مَاتَ وَ حَيٌّ فِيهِ

سہر نامہ بنامِ آلِ خداوند	کہ دلِ را بخوبیاں داد پیوند
ز عشق آراست لوجِ آب و گلِ را	بداں جاں زندگی بخشید دلِ را
ز کاف و نون کہ رمزِ مشکلِ است آں	یکے نقطہ بروں داد و دلِ ست آں
ز زلف و رخِ بتاں را روز و شبِ داد	وزاں نظارہ جاننا را طربِ داد
۱۰ قلم را داد سودائے الہی	کہ بتوشت این سپیدی و سیاہی
طبایع را بسر کر کرد مائل	فلک را ساخت در گردِ دُشِ حائل
منقش نطع این پیسہ وز گلشن	بہ گل و یانِ انجسہم کرد روشن

۲۔ عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح ترا اور ح میں درج ہے۔

ایضاً وزنجیر ح = زنجیر ح ۴ = نوشتہ آمد اور اس کے بعد کوئی عبارت نسخہ ح میں نہیں ہے۔

۸۔ کاف و نون سرے ح = کاف کن ۶ = ایضاً بروں داد ۶ ۱۲۔ فیروزہ ح ترا ح

دگر آراست بهر آنس و جاں را
 زمین را نیز داد از صنّع جبا دید
 جمال نیکو ان بزد و دوزان ساں
 قصب پوشان شیرین کرد پرکار
 ۵ بتان چین و خوبان طسرازی
 کرشمه داد چشم نیکو ان را
 منسل کرد زلف ماہرویاں
 چنان بنگاشت گیوے گرہ گیر
 زہے نقاش صورت ہائے زیبا
 ۱۰ طبقہائے فلک را گوہر آمائے
 منک بخش دہن ہائے شکر خند
 بیاراید بسر و اید گل پوش
 نند در صبح مہری کا ندر افلاک
 رُخ دلبر کند نازک بدان آب
 ۱۵ دہر مشتاق را آن سخت جانی

۸- بتوان ح ۹- مد دیار سرخ
 ۱۰- تہمتائے فلک ترا ح ۱۱- طبقہائے فلک ع ع د
 ۱۳- زند چاک ع ۱۴- بران آب ح ۱۵- تراز آب ع ح ۱۶- بدان آب ع

زہستی ہر چہ دارد صورت بود
 بآدم داد شمع روشنائی
 چو بر نوح از قف غیرت زند برق
 بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ
 ۵ چو خواہد عین یعقوب از پسر نور
 کند بر موسی آن راز آشکارا
 یکے را بر گلو راند پلازک
 چو تاب مہر بر روح اللہ افشاند
 چو مہرش زد زلف مصطفی ہست
 ۱۰ جمالی داد احمد را بدر گاہ
 بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد
 بامت ہم رسید آن شعلہ شوق
 ہمو راند ز درنا مقبلاں را
 گے بخشد جنیدی را کلا ہے
 ۱۵ گہہ از ہم را برد جبل عقیلہ
 گے باشبلے آن ہمت کند ضمم

۶- سنگ فارا ح ع = کوہ فارا ترا ح ح ۶- دگر ارہ ع ۸- نور مسیح ح ح د ع ۲
 ۱۵- جبل اللہ ح ع = جبل اللہ ح ع = جبل اللہ ح ع = جبل اللہ ح ع = جبل اللہ ح ع

گے درپیش شاد روان اسرار
 نمود اندک این راز نمانا چسیت
 شناسائے ضمیمه راز دانا
 بروں از هر تنه کیش گل تو ان گفت
 ۵ زلیله او بد فتر ز درتسم را
 چنان بخشید به خسرو شربت کام
 کند فرهاد روزی چنان تنگ
 نه جرمی دارد آں کو کام کم یافت
 نوشته بر سر ما یفعل الله
 ۱۰ هر آنچه او کرد گر خوب است دگر زشت
 اگر در نیست روداری مخور غم
 از آں شد گنج رازش نیستی سنج
 از وداں هر چه هست از هست در نیست
 هر آں جوهر کیش از هستی نشان است
 نماید جلوه منصور بر دار
 چه داند مردم کم گشته کاں چسیت
 مراد سینه های پاک جاناں
 دروں در هر دله کیش دل تو ان گفت
 هو پر دخت از مجنون و سلم را
 که از شیرین و شکر خوش کند کام
 که میرد سنگ بر دل در دل سنگ
 نه کاری بیش کرد آں کس کرم یافت
 چرا او چون کجا گنجد دریں راه
 خرد منداں همه جز خوب نوشت
 که چون هستی است می بالیست آنم
 که نقد نیستی هم دارد آں گنج
 که هست و نیست کن جز وی دگر نیست
 همه حاصل ز کان کن فکان است

۴- درون هر دله ح ع ح ۵- برداشت ترا

۶- میزد سر ترا ۶- میرد ح ایضا در دل ترا = بر دل ۶ = از دل سنگ ۶ = در دل سنگ

ترا ح = بادل تنگ ۶ ۱۰- در زشت ۶

۱۴- که از ح = کیش از ترا ایضا بجان سر ترا ۶

به نغمه گنجینه قفل راز داده
 بهر کن نعمت شایاں سپرده
 پس آنکه عشق را کرده اشارت
 ز گنج عقل خسرو را خبر نیست
 ۵ چه غم گر بار صد عیلم بدوش است
 فراوان نقد امید است در جیب
 چه عیب بندگان زوشد پدیدار
 کلید آن بمسردم باز داده
 خرد را گنج بے پایاں سپرده
 که اندر گنج عقل افکند غارت
 در و جز عاشقی عیبی دگر نیست
 نه پوشیده است زان کو عیب پوش است
 که به پزیرد گدائے را بدین عیب
 هو با دایدین عیسم خریدار

نیاز مندی در حضرت بے نیازی که دماغ مختل بندگان ۱

از گلشن کیمیم و میخونه بوئے بخشیده

۱۰ خداوند اچو جساں دادی دلم بخش
 درونی ده که بیرون نبود از درد
 چنان دارم که تا پاینده باشم
 چنان شو جانب خود در بنمایم
 چنان کن حسنه طینت خرابم
 دله عاشق نه جانے عاقل بخش
 به بیرون و دروں نبود ز تو فرد
 نه از جاں بلکه از دل زنده باشم
 که از خود بگم سوئے تو آیم
 که از هر سو در آید آفتابم

۳- آورده ۶ ۵- پوشیده ۶ = نه پوشیده ترا ۶ ایضا این کوع ترا

= نال کوح = آن کوع ۲ ۸ = بندگان ترا = شده ۶

۱۰- بجان عاقل ۶ = نه جان عاقل ترا ۶ ح ۵ = نه جانے عاقل ک

چنان نہ یاد خود اندر ضمیرم
چنان بنیاد عشق افکن درین دل
چنانم خواں سوئے خویش از بهر سوئے
چنانم ده مئے پے در پے عشق
۵ شرابی ده که خواب از من رُباید
نه آن می کز ریاض شیوه ریو
گر قفارم بدست نفس خود رائے
بهت این سایه من یار با من
به نور دل چنان کن زنده جانم
۱۰ ز نفس تیره کیشتم کش بیک بار
کرم را پرده از ایوان بر افکن
گدائی را چنان ده بار درگاه
بداں نور نسانی شود لیلیش
مرا در شعله های شوق خود نه
که بایاد تو می رسم چون به میرم
که روید جاودانی سبزه زین گل
که رویم در تو باشد از بهر روئے
که فرد است خیزم از مئے عشق
خمسارستی و شوقم فزاید
زمین لا حول گو یاں رم خورد دیو
بر حمت بر گرفتارے به بخشائے
تویاری کن مرا مگزار با من
که بعد از مردگی هم زن مانم
پس آنکه سوئے خویشتم کش بیک بار
ز طاق قرب شاد رواں بر افکن
کز آن درگه نداند سوئے خود راه
که پروانه نه زیبد جبر نیلش
چو خاکستر شوم بر باد در ده

۱- گر به میرم ع ک ۲- جاوداں آل سبزه س ۶ تر = جاوداں سبزه ح ۶
 ۳- چنان مئے ده پایے در پئے عشق س ۴- خم خورد س ۶ تر = ۶- بر گرفتارے به بخشائے ح ۶
 س ۶ تر = ۶- بر گرفتاریم بخشائے ۶ ۸- به است س ۶ تر = ۶- شده است ۶
 ۱۱- کرم کن س ۱۲- چنان س ۶ تر = ۶- چینی ۶ ح ایضا نداند س ۶ تر = ۶- ندارد ع

نیسے نام زد فرماز سویت
بداں زنده دلاں کا ندرتف تاب
که چون آید زمان خفتنم تنگ
پس از خوابی که بیداری نیابم ق
۵ کشاده کن چنان چشم امیدم
حیاتی ده مرا در بسجوتیت
بداں مقصود خواهش بخش راهم
ز بهت نردبانی نه درین خاک
امیدی ده که ره سویت نماید
۱۰ چو دادی از پئے طاعت وجودم
بیکاری رهمنونی کن دلم را
مرا با زندگانی بخش یاری
بده با آشنائی آب خوردم
مهر نزدیک شانم در غم و شور
۱۵ نماز من کز رویم به پستی است
که بهیوش ابد گردم به بویت
تختند از غمت تا آفرین خواب
به بیداری در دم نوکن آهنگ
چو بیداری دهی فرد از خوابم
که بخت آرد ز دیدارت نویدم
که میرم تا زیم در آرزویت
که از تو جز تو مقصودی نخواهم
که بتوانم شدن بر بام افلاک
کلیدی ده که در سویت کشاید
بطاعت بخش تو فیت شیخو دم
که نپارد بشیطان حاصل را
که تا جاں دادم دل زن داری
که من زان آشنائی زنده گردم
که دور از من بوند از چوں توئے دو
بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱- ز بویت س ۶ ح ۳- نوکن س ۶ تر = ۶- توکن ۶ ۶- مقصود خواهش س ۶
 ۸- روئے افلاک س ۱۱- نپاری س ۱۲- بود س ۶
 ۱۵- صورت پرستی ۶ س ۶ تر = ۶- سوبت پرستی س ۶

نیازی ده ز ملک بے نیازی
 بهر چه آید دروغم دار خسر سند
 کز اں گرد و دمن از من نمازی
 بروں ہم زیور خسر سندیم بند
 چوراه دور نزدیک است پیشم ق
 چناں دار از کرم نزدیک خویشم
 که از خود دور صد فرنگ باشم
 بیادت بے دل بے سنگ باشم
 چوره پیش است زاد منزلم ده
 چو جاں خواهی شد بارے دلم ده
 چو خواهد خفت لایب نفس باطل
 پس از بیداریش خسپاں تہگل
 چو خاکم بر سر رفت دور تہ خاک
 تو کن بر خاکساری رحمت لے پاک
 گر رفتن رہم سوئے رضاده
 ز ما من بدست مصطفیٰ ده

نعت کامل جمالی که سر نمانخه از حسنش یک بدر را

دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد کایت نورست رویش
 گرامی نازنین حضرت پاک
 سواد روشن واللیل مویش
 کز و نازند ہم انجسم ہم افلاک
 دو عالم را چسراغ چشم بنیش
 کلید فتح باب آفرینش
 دو ابروئے مبارک بر کشاده
 دونوں کن فکاں راجلوہ داؤ

۵- بارے سر ہر ۶۶ ح = بارے ۹- کمال جمالی ۶- از سنش ۷ ح = ۱۶- از ناخاننش ۶-
 ۱۰- گردانید صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲- نازندہ ۶ ح = نازندہ ۶ ح
 ۱۳- کن خاننش سر ہر ۶۶ ح = کن فکاں را ۶

مژدہ ابروش ایزد یاد کرده
 رخس را گفت ظہ ز امر در گاہ
 زین دہانش جاں پتینم
 ز حسن خود ملاحظہ داشته عام
 شد از نور نخستش چرخ برپائے ۵
 چو نور پاکش اول مشعل افروخت
 شنیدہ عزت آن قسرة لعین
 ہم از معشوق عاشق نیست تمیز
 ملائک ماندہ حیراں بر کمالش
 چہ دریا ہائے معنی در کشیدہ ۱۰
 ازاں بو کو خرابی بردل افشاند
 عجب شاہی سر بر آرائے ہستی
 بقلب عیش گشتہ مند آرائے
 کز و داریم ملک حق پرستی
 بعرض قلب رایت کردہ برپائے
 بشر ڈری ز دریائے وجودش
 جہاں یک قطرہ از باران جودش
 فراخست دست بے وسعت بفرنگ ۱۵
 کہ نہ انگشتین در خضرش تنگ

۲- گفت سر ۶ ح = گفتہ ع ۳- بتقسیم سر ۶
 ۴- داشتہ عام سر ۶ = داو بر عام ۷ ح = داشتہ بر عام ۶ ح = ایضا - دادہ ع ۶ ح = داد سر ۶
 ۵- جینش سر ۹- در کمالش سر ۶ = بر کمالش ع ۱۰- چہ دریاع = چو دریاع ۶

نگیں ہفت است و نہ انگشتر نیش
 فلک سرد گر یباں کردہ ہر پے
 زہے اُمّی نظیر بر لوح بازش
 ز علم او یکے قطرہ بروں داد
 ۵ محیط دو جہاں علم قلبیش
 بروج افزود میکائیل را روح
 قیامت زان سبب آہستہ ماندہ
 ز غزرائیل بروی جانفشا ہنا
 حریم اللہ ز محمودی مقاشش
 ۱۰ قضا چون کُتبے پائش دیدہ
 نہ خامہ خود بکاف و نون رتم زد
 جہانے کم پدید آمد چون خامہ
 فلک نہ در ز بہر ش باز کرن
 گے ہنجوان مسکیناں بقوتے
 ۱۵ کجا باور شود در دہر کس را

۱- نقشہ ہر گینش ترا حاشیہ ۲- ہر پے س ع ۳- ہر پے ع ۴- بروں داد ترا ع ۵- ح
 = بروں زاد ع ۶- از لوح س ع ۷- نوح ع ۱۱- نہ خامہ ع ۱۲- جہانے ع ۱۳- ہنارے ترا
 ۱۲- جہانے ع ۱۳- ہنارے ترا
 ۱- گروہ ترا ع ۲- ح = درون ع ۳- میم حبت س ع ۴- ح ع حبت س ۵- نگاشتن ع ۶
 ۱۰- پردہ در خواب س ۱۱- نبشتہ س ۱۲- توبہ کردہ س = کرد ع
 ۱۳- بہرمت س ع ح = بخد مت ع

دل افزود ز گروہ تیسرہ کیشاں
 تصور کن تیسراں این کرم را
 بعون اُمتِ مکین و محتاج
 کنوں در وصفِ معراجش زخم کلک
 ۵ صفتِ معراجِ صاحبِ دلی کہ از دونون قابِ تو سین یک لڑہ

میم محبت بنگاشت

شبے ہچوں سواد چشم پاکاں
 ز نور او کیس نہ پر توی بدر
 فلک مہ را بے دندانہ کرن
 ۱۰ مہش در چشم نیکاں رنجتہ تاب
 عطارد بردہ ہم زان شب سیاہی
 ز جزم توبہ کردہ زہرہ مست
 بہ تقطیس بزرگی بستہ اُمید
 میسچا چون ہوا دارانِ جسانی
 نہفتہ رو- ز چشم خوابنا کاں
 ز قدر او نموداری شب قدر
 وزاں گیسوے شب را شانہ کرن
 فلگندہ چشم بدر پردہ خواب
 نوشتہ آیت ستر آہی
 بجائے زلف چنگش سبجہ در دست
 بہ حرمت جائے خالی کردہ خورشید
 براہش کردہ ہر دم جبا نقشانی

۱- گروہ ترا ع ۲- ح = درون ع ۳- میم حبت س ع ۴- ح ع حبت س ۵- نگاشتن ع ۶
 ۱۰- پردہ در خواب س ۱۱- نبشتہ س ۱۲- توبہ کردہ س = کرد ع
 ۱۳- بہرمت س ع ح = بخد مت ع

تاده منتظر ترکِ قبا پوشش
 ز سر بر جیس زیر آورده دستا
 زخل کو بندوی پیر است و نم پشت
 ده و دو برج را در تخت تیر
 ۵ در ایوان طلق رانده بر سیاهی
 ثوابت هفت مندر است کرده
 به جنت روفتن برضوان شده گم
 ز شادی بکه جورا گشته بیوش
 بخلد ادریس کیس مژده شنیده
 ۱۰ چو زینساں زیوری بتنه شب را
 نویدش داد کای سلطان عشاق
 بُراقی پیشکش کردش فلک گام
 دو گامی زین جہاں تا آن جہان
 بفرماں شد سوار آن خاص در گاہ
 ۱۵ سیه چتر از شب معراج بازش
 ز سبحان الذی انزلنا ہذا من السماء
 بسترنگی منادہ تیغ بردوش
 کہ فرشتے گترہ در پائے رہوار
 شہادت را ببالا کرده انگشت
 نگارش کردہ نقتا شان نقتدیر
 نہ از متاب کز نور آبی
 سریر از ہشت جنت خواست کردہ
 ز طساؤسان طوبی بستہ دم
 کشیدہ و سہمہ بر رخ سمرمہ در گوش
 بجا بگزاشتہ کفش و دویدہ
 بہ احمد جبہ میل آمد طلب را
 بعزم عرش والاقسم علی الساق
 کہ وہم از وہی بخت تک کندام
 دو جولاں از مکان تالامکانش
 ملائک طر قوا گو یاں ہمہ راہ
 ز سبحان الذی انزلنا ہذا من السماء

۱- آما اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصاص ج ح ع = اسانے اقصاص ع ایضا بیت احسم در
 تراغ اصح ع = بیت حرم تا سہم - گشتہ ع = بستہ ع = گشت ج ح - نے ہوانے ع = بے
 ہوانے سراع ۸ - بے جہت ۱۰ - ہستی مردم سراع اصح = ہستی ز مردم ع اگر گشتہ ع
 ۱۲ - کہ خود ع اصح ۱۴ - گراں بار سراع ج = کراں بار ع = کراں بار سراع ۱۵ -

نخست اپیش بیری فکرت آسا
 سبک گنبد بہ گنبد شد روانہ
 گزشت از ہفت تیارہ بیک دم
 رہ از صف ملائک گشتہ صف صف
 ۵ بید رہ ماندہ ہم پرواز والا
 رسید آنجا کہ تو اں گفت جائے
 درآمد خازنے از وحدت آباد
 جہت چوں پرن برد از پیش دیدار
 چو ہستی نیست گشت از ہستی بے نیت
 ۱۰ لقاے دید کا بخا دیدہ شد گم
 ز خود گم گشتہ بے خود بود با او
 خدا را دید و دید از دیدہ سر
 در اں حضرت چو خواہش محل دید
 گروہ خویش را فریاد رس گشت
 شد از بیت الحرم در بیت اقصاص
 ز بیعتی تا بہ بیعتی حسانہ حسانہ
 زدوشش برج بلکہ از شش جہت ہم
 ہم از رف بر گزشتہ ہم ز رفون
 وز انجا رفت بالا مرغ بالا
 ہوانے در گرفتش بے ہوانے
 جہت رانش خزینہ داد بر باد
 جمال بے جہات آمد پدیدار
 عیاں شد ہستی کو ہستی معینست
 ندیدہ بل ہمہ ہستی مردم
 دولی بگزار یا این بود یا او
 خود دیدن تو اں از چشم دیگر
 ہمہ مشکل بکار خویش حل دید
 گراں بار رعایت باز پس گشت

۱- آما اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصاص ج ح ع = اسانے اقصاص ع ایضا بیت احسم در
 تراغ اصح ع = بیت حرم تا سہم - گشتہ ع = بستہ ع = گشت ج ح - نے ہوانے ع = بے
 ہوانے سراع ۸ - بے جہت ۱۰ - ہستی مردم سراع اصح = ہستی ز مردم ع اگر گشتہ ع
 ۱۲ - کہ خود ع اصح ۱۴ - گراں بار سراع ج = کراں بار ع = کراں بار سراع ۱۵ -

از ان بخشش که دامنش گراں کرد
 بیک قطره ز دریاے آبی
 ہزاراں شکر یزدان را کہ مارا
 کہ چون خورشیدِ حشر آید بگر ما
 ۵ نھی طغی اکبرش حرفِ آبی
 خطابش سگہ بردینار خورزد
 سریر شمع تحت پاندارش
 از ان ہر چہ ایمان سخت بنیاد
 ابو بکر اول آل ہسم منزل غار
 ۱۰ عمر دومی کہ بستہ جان زلف زند
 سووم عثمان دو صبح صدق را مہر
 چہارم حمید راں در ہر ہنر فرد
 دگر یاراں کہ ستیارات نوراند
 ز ما باد او رو دے کرانہ
 ۱۵ تخت اندر جناب مصطفائی
 کہ زودارد دل ما زوشنائی

۱- گراں بود اور مصحف ثانی کا قافیہ رواں بود ۱۰- عمر دوم ساع ۱۱- دومی ع
 ایضاً- جان ز فرزند ساع ۱۱- جان فرزند ع
 ۱۳- ستیاران ساع ۱۴- درودی بیکر انہ ساع ۲-

پس اندر خدمت آں پاک جاناں
 کہ بودند آں ملک را ہم عناناں
 میا داجان مابی یادشاں شاد
 ہمیشہ یادشاں در جان ما باد

ملح شیخی کہ در آئینہ صفا مثالی است از ذات محمد مصطفیٰ
 بالبعین نہ بالعکس

۵ پس از دیباچہ نعت رسالت
 نظام الدین حق فرخندہ نامے
 خطابش راست دو نقطہ فرو خواں
 محمد اسم و آیات محمد
 ز غلش درد و عالم روشنائی
 ۱۰ حدیثش چون خبر در امر و در نبی
 از و تا انبیا یک کاف تعظیم
 شبیہ فرسلاں از جان صافی
 بہ معراج نمازش چہ سرخ محتاج
 بشا دروانِ نجم صدر جاہش
 بصدر خضر و عیسیٰ مند آراے

۴- بالبعین والعکس ۵- بذر کر سرتا
 ۱۲- تشبیہ است ساع ۲- تشبیہش ع ۱۳- بدر لیسر ش ع ۱۴

میخ هر دم از فیض تها نما
 سر بر آرائی فقر از صفت ابرار
 دمش مریم صفت آبتن روح
 بهر سو که دمش باد می رسیده
 ۵ بهر جانب که او آمد خوانده
 ضمیرش محرم دیرینه عشق
 دلش که شوق دارد در دو دماغ
 ملک از همتش پر و ام کرده
 بچرخ از ذکر آن ذات معللاً
 ۱۰ کس کو صوف او در بر گرفت
 کلاهش را نیارم نام گیسوم
 خدایا آن گزیده بنده خاص
 به قربت بنشین مصطفی باد
 تنایش خلیفه شایسته علاء الدین محمد بن عبد الله تعالی علی دین محمد مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم

به موج آمد دل دریا و ششم باز
 باوج آسمان شد گوهر انداز
 ۱- میخ عجم = میخاج - جانان عجم = جانناح ۲- آن خرمتر = از صفت عجم = از صفت سرام - رسیده سرام
 عجم = وزیده سرام ایضا گوهر سرام - دود و دانه سرام ۱۴ - علاء الدین محمد سرام عجم = علاء الدین محمد شافع
 ۱۴ - علی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرام عجم

فلک خواهد شدن در گوهرش غرق
 کند این موج در چون بر فلک راه
 شمشیر کاسکند در گیتی کثایست
 علاء دین و دنیا شاه والا
 ۵ محمد شه که صد چون کسری و بسم
 پیر کو زگر خود ایستد راست
 زبهر چتر بلند گوهرشش
 بلند اعلام او سر برده بر ماه
 صفش در طول دریا کس میاست
 ۱۰ چو دست و پانند خنگش بر خبسم
 چو جنبند لشکرش بر سطح هامون
 چو رانند تیغ در صف های ابنوه
 نبیش قلب سرداران شکسته
 درشتان از شکوهش در تیره کوب
 ۱۵ ز بیم او بخته فتنه از خواب
 کز و تا خود ندانند اختراں فرق
 رسد از من نشاری بر در شاه
 دلش آینه گیتی نمایدست
 بقدرت نائب ایزد تعالی
 ز بیم نام او پوشید خفا تم
 بنوسد پایه تختی که او راست
 که نسل اللہ بود سایه نشینش
 الفهای است از نصرت من اللہ
 بگاہ عرض خود چون ریگ در پست
 شود خبسم نشان را دست و پا گم
 رود در قعر دریا ربیع مکوں
 سر کوه افکنند در دامن کوه
 شکوهش پشت جباران شکسته
 چو کشت پیر کلون از مالش چوب
 ز خواب مرگ چون گرگین سهراب

۱- گوهرش سرام عجم = گوهران عجم ۲- کند چون موج این دوع - از من عجم = از وی عجم -
 ۴- علاء دین عجم = علاء الدین عجم ۵- صد چون عجم = چون صد عجم ایضا پوشند خفا تم سرام
 ۱۳- قلب صفداران سرام = قلب سرداران سرام عجم ۱۴- از شکوهش سرام عجم = با شکوهش عجم ایضا از مال چوب
 عجم = از مالش چوب عجم ۱۵- بخته فتنه = بخته فتنه عجم ایضا چون گرگین عجم = هم گرگین سرام عجم

از و نقش مغل ہسم چربہ دارد
زند سمش سراں رازخیم جانما
فلک را سمش اردر خانه افتد
خندگش راست همچوں دلربایاں
۵ بدوری تیرش از دریا گزشتہ
بہر جانب کہ جیش آن جہانگیر
بصد تعظیم سوئے کعبہ پاک
از ویاد سلیمانے و تیدہ
ز تیغش قطرہ بردہ برغل سیل
۱۰ سنانش سفتہ مروارید نجسم
ز خاک آستان او فرشتہ
رسیدہ شیردہلیزش بہ خورشید
ز بہر سجدہ سلطانان کشور
بزرگی یافتہ ملک از در او
۱۵ ز نقش روئے شاہاں آستانش
زصل خاک درش کردہ بر رخ صرف
کہ ناید گرچہ صورت گر نگارد
چو قصایاں تبر بر استخوانما
حوادث ز شکش افگانه افتد
بعیاری ربودہ دل زرایاں
درون کیش منزل گیر گشتہ
ق رسانیدہ بگردوں بانگ تکبیر
صنم خانہ سادہ روئے بر خاک
ہزاراں پیل معبر بر پریدہ
بے طوفان رخس آورده زان خیل
بساطش خفتہ بر ایوان نجسم
سراسر حکمیہ شاہاں نوشتہ
اسد را کرد از خورشید نو مید
سر آورده بر آں در جزیرہ بر سر
بندی یافتہ تلج از سراو
چو دیباے کہ اندازے ستانش
چو ہندو در بہار خویش شنگرف

۱- حرب داروغ = حربہ دارد و ۳- از شکم ع ۴- کوہ معبر سترتاشیہ ۵- اتج از فر او سرا
۱۵- اندازی ستانش سترتاشیہ = اندازی زمانش سرا = بود از منہ نش ع

فلک خواهد کہ ساکن تر زند گام
چناں نایاب شد ظلم از امانش
بداں تاہمیش نقت بکندی
چو دریائے کہ موج انداز گردد
۵ مکارم رازخیم افگندہ مفتح
چو خورشیدی کہ گریش بود زشت
رعیت پرور از بختایش عام
ضعیفاں راز بون حکم پیوست
چو انصاف عمر صیتش شنیدہ
۱۰ ازاں گاہے کہ گیتی دیدہ دادش
ز عمدش عامہ در شادی و دستاں
زمانہ تا بود دوران او باد
خطاب زمین بس بادشاہ آسمان قدنی الورا وانکہ روشنائی بخش است
در شام کفار کا لبدنی اللہی

۱۵ خے گردن زن گردن منہ ازاں نواز شہات بر عابتر نوازاں

۱- ترند گام سرا = بر زند گام ۳- ہمیش سرا = زکندی ح ۴- بیرون نشاندہ ع ۵- مفتح ع ۶- برقع ع ایضا
سہا را بر عطا سرا = تور بر عطا سرا ۷- ع = متواضع ع ۸- دار زشت سرا = بی بار سرا ۹- عمد نوشتہ و اس ع
۱۱- عامہ سترتاشیہ = نام ع ۱۲- اگر زنیوں میں یہ عنوان نہیں ہے ہم نے نسخہ سے نقل کیا ہے نسخہ سترتاشیہ میں اس عنوان کو لکھتے
عنوان یعنی مؤرخ محمد طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ اور بجائے روشنائی بخش کے ع میں روشنائی بخندہ اور میں روشنائی بخندہ جو لفظ
نی الورا اور فی اللہ بجان دونوں نسخوں میں نہیں ہے ۱۵- یعنی سترتاشیہ ع = شیخ ایضا نواز شہات ع = نواز شہات ع -

بہماری بساں جامہ در تخت
 چنان امن از تو گیتی دار گشته
 پلا رکھا کہ اندر جنگ و ناورد
 ز لطف کار ہائے سخت مومی
 ۵ فلک تہ ترا باز چپہ دست
 خودت سر خرو بود بہر سوئے
 شود ہم سرخ رو لیکن چشمہ
 بود بر روئے تیغ خصم سرکش
 ز تیغ گنج رایاں بے گم گشت
 ۱۰ ز شاہاں بتدی زر ہائے موجود
 چومی بوسد فلک نامت بہ تعظیم
 از اں بے تہ شد دنیا ر خورشید
 کہ مہایت بہر سو داشتہ شمع
 رواں آوازہ توقاف تا قاف
 ۱۵ ز چودت عقل دیوانہ رقم گشت
 جہاں تنگ آمدہ زان دست دربار
 بہماری بساں جامہ در تخت
 کہ شمشیر از غسل بیکار گشته
 ننگ شہر خوردی مورچہ خورد
 ز باد قمر تو دوزخ سمومی
 چو شیشہ بر کف دیوانہ مست
 کش از سم تو خون بگریزد از رنے
 خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر
 چو اسپ موم در میدان آتش
 کہ دید آہن کہ مقناطیس ز گشت
 بدرویشان سکیں دادی از جود
 خطابت حیف بہ شد بر ز رویم
 کہ دارد سکہ نام تو امید
 کہ کو پر گندہ حالی تا کند جمع
 کہ دلہارا بہ چنگ آرد ز اطراف
 جراید نیزم فوغ اہل علم گشت
 چو کشت پختہ از باران بسیار

۱- تخت ۵- در کف ۱۲- بے تہ شد ۱۳- بے گم گشت ۱۴- دوان ۱۵- نسخ
 ۱۶- جراید نیز کہ بجائے چراتہ بیزاد و ریظنا غلط ۱۷- کشت پختہ ۱۸- چختہ کشت ۱۹-

فلک ز زیر دست از پے خواست
 بہر دل از کرم شہر مندگی رست
 عطا کہ موج دست خاست کرن
 ترا وصفی است لے یزدانت ناصر
 ۵ برات پادشاہاں صفہ ہم بود
 ز بدت خرم ار باب معانی
 کسے کہ تو خورد تبول امید
 جہانے از تو در آسایشی ز لیت
 ز تو زینگونہ دہر آسودہ بادا
 ۱۰ عرض صحیفہ طولانی نصیحت پیش ضمیر ملہم پادشاہ کہ نسہ ایست صحیح
 از لوح محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ عن التلویح السوء
 شہاکت شناسا کار دانا
 زداد و دانش اسکندر نشانا
 بہستانخی ہر دوں انگندم از بند
 بر سیم نیک خواہاں نکستہ چند
 تو خود در کار ملک آں کار دانی
 کہ از تلقین دولت کامرانی
 ۱۵ ہم از خود عقل دانش سنج داری
 ہم از الماس غیبی گنج داری

۳- خاست کردہ ۴- خواست کردہ ۵- خطش بہت ۶- ہر خط بہت ۷- ہر خط اوست ۸- آسائش ۹- آسایش ۱۰- زینگونہ ۱۱- ایس گونہ ایضا ہر ساع ۱۲- دور ۱۳- حفظہا ۱۴- حفظ ۱۵- تلویح ۱۶- زین دین ۱۷- زداد و دانش ۱۸- تلقین ۱۹- دولت کار رانی ۲۰-

چو دولت مند لستم باشد از غیب
 بدای مانند ہی زمیناں خطا بے
 خرد نبود به معدن زر فلک ندن
 عمارت کردن اندر بیت معمور
 ۵ ولے برد دولت اندیشاں شاہی
 بہ گیتی نیست پنهان قصتہ کرد
 کشدم پوست از نو با وہ تلخ
 خوش آمدینہ دارم شکر آلود
 ولے چوں بندہ نیکو خواہ شاہ است
 ۱۰ دیریں حضرت کہ از تشویش جا ہنہا
 حدیثی کزدیسری حاصل داد
 وگرنہ زہرہ کے دار دگدگے
 ندیم آنکہ کند بستاخ گوئی
 چو موج تند دریا بر زند جوش
 ۱۵ چو صرصر در ربا بد کوہ حنارا
 نصیحت کردنش نوعیت از عیب
 کہ کس بر گلستاں ریزد گلکابے
 بدریا دُر بجاں گوہر فلک ندن
 بہ نور آلودن خورشید پر نور
 بواجب شرط باشد نیکو اہی
 کہ سوئے دجلہ برد از پارگیں دُر
 تو خواہم پوستیں وہ خواہ کن سلخ
 چو قندمی زیانش افزوں تر از سود
 زیاںکاری نہ شرط نیکو خواہ است
 گرہ گردد حکایت بر زبا ہنہا
 ازاں گفتم کہ عفو شہ دلم داد
 کہ گوید مصلحت با پادشاے
 کہ بسیند از بزرگاں نرم خوئی
 معلّم را شود تختہ فراموش
 چراغی را عیاں کردن چہ یارا

۴- کُردع ۴ = گردع ۶ - تو خواہم سارتر ع ۴ = تو خواہی ع -
 ۸ - چو قندمی ع ۴ = گتاخ گوئی ع = بستاخ روئی ع = گستاخ روئی ع -
 ۱۵ - عیاں کردن ع = زیاں کردن ع = زباں کردن ع -

سخن در وادیِ موراں کند مور
 درختے کشتم و سر بر ہوا سود
 کُنوں میخو اہم این جساں گستاخ
 چو دارم بچو عفو ت پستبانے
 ۵ و رایں ما خویساں ززد قبولے
 گرت خوش باشد ایں می نوش کردن
 نصیحت اینست اے شاہ جہانگیر
 گر فتن سہل باشد ایں جہاں را
 مکن بس بر ہمیں کز تیغ و از رے
 ۱۰ بہمت آسماں رافتند کن باز
 بکن کارے ہمیں جاتا توانے
 و وضو وارے شمر دریاے سرگم
 مسلم بایدت گر پادشاہی
 نگیر دآن جہاں قلب مرثب
 کجا پیش سلیمان دار و ایں زور
 نہاں چوں دایمشس چوں بودنی بود
 کہ پیش آرد طبق واری ازین شاخ
 بہ بستاخنی بہ جہنبا تم زبا نے
 فضولی را گیر از بوالفضولے
 زمن گفتن ز تو در گو شس کردن
 کہ چوں گشتی بشاہی در جہاں میر
 کلید آن جہاں باید شہاں را
 ہمہ دنیا گر فتنی شستہ بر جاے
 بہ ملک خشکی و تری مکن ناز
 کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے
 زین حنا کی بہت دار تیسٹم
 بساید کردن از دلسا گدائی
 مگر قلب ضعیف شکر شب
 ۱۵ چو میخو اہی کز اں سود کنی باز
 علم بالا کشتی تا عالم راز

۲ - درختے سارتر ع ۴ = درخت ع - سر بر ہوا سود ع = در ہوا ع ۵ = نزد سارتر ع ۴ = ارزد سار -
 ۶ - خوش بایدع ۶ - در جہاں پیر سارتر ۸ - جہاں باید سارتر ع ۴ = جہاں نا بد سارتر = جہاں باشد ع ۴ =
 ۹ - مکن بس بر ہمیں سارتر ع ۴ = تری و خشکی سارتر ۱۱ - مکن کارے ہم اینجا ع ۴ = مکن کار
 ہم اینجا ع ۱۴ - قلب مرثب سارتر سارتر ع ۴ = قلب مرکب ح ایضا و شکر سارتر ع ۴ = شکر سارتر ع ۴ =

سپاہی جوئے بے خیال و مراکب
 چو زان لشکر زنی بالار و آرو
 دعائیں بہ نسید انم بجایت
 اگر یکدل ترا خواہد بامیسد
 ۵ ہنسانی مزد و مسادہ بہ تنہا
 کسے کالایشی بینی گلکش را
 بیس را ہی بملک بر سر سازی
 یکے اندیشہ کن کایں ہر دورایت
 گر ایں رایت توانی داشتن باز
 ۱۰ مکن تیج سیاست را چناں تیز
 شہ آں بہ کو عمل چوں آب راند
 تو شو جاں بخش تا آنے وجانی
 کسے کو مملکت را بد سگال است
 بکار دیگر ایں بر شعلہ زن آب
 ۱۵ نہ برگ گننا شد آدمی زاد
 چو نپندی غبارے بر گل خویش
 کہ بیدارند ہر شب چوں کو اکب
 شناسی قدر ایں گفت رخسرو
 کہ از دلسا ششم بخشندایت
 بہام عرش برزن کویں جاوید
 کہ ہر دل بہر تو تسلی است تنہا
 بجاں بخشی بدست آوردش را
 رہ جاں بخشی است و دلنوازی
 بسا لاتا کجا دارد ولایت
 بہام آسماں رایت بر افراز
 کہ چوں آتش نداند کرد پرہیز
 کہ ہم جاں بخشد وہم جاں ستاند
 ہمت جاں بخشد وہم زندگانی
 بکش کاں خون بے حرمت حلال است
 خرد بیدار دار و تیغ در خواب
 کہ بزند و دگر خیزد ز بسنیاد
 خزاں دگلستان کس میندیش

۱- فیل و مراکب ۳۳ - بیزس ۵۲ - مزد ۶۲ - دکار سازی ۱۳۲ - جرمت ۱۳۲
 ۱۵ - کہ برند تراغ ۱۶ - غبارے ۱۶ - غبارے ۲۶

چو پائیت گیرد از برگ گل آزار
 چو ہستندت ہمہ پائیں پرستاں
 رہت چوں رفت خلق از دیدہ پیش
 بدانش کار دیں کن تا توانے
 ۵ چو بر تو کار ایتلیے کشا دند
 نہ پنج دودہ ہنر ہا دادہ اندت
 اگر در حق تو بنود چنیں خواست
 نہ از یک چشم بتواں بوستاں نہشت
 پس ایں دانش ہمہ اینجا مکن حرف
 ۱۰ بچندین مشعل امشب کار رہ کن
 اگر چه آفتاب حشر تند است
 از اینجا بر چراغے گر توانے
 چراغے نے کہ باد ازوے برد نور
 مشومعز و راین مشتے خیالات
 ۱۵ جہاں خوابست پیش چشم بیدار
 برہ پسند در پائے کساں خار
 ز بردستی مکن بر زیر دستاں
 رہ خود را تو روبرو با دیدہ خویش
 چناں ناداں نہ کیں ہم ندانے
 خرد ہم در تو ایتلیے نہ سادند
 کہ عقل جملہ سر ہا دادہ اندت
 بیکدانش کجا ملکی شود رہت
 نہ از یک ہندسہ ہندوستاں نہشت
 کہ ایں خود خواندہ گیرت حرف بر حرف
 رہ ظلمات فسر دارانگہ کن
 بقطع ظلمت شمشیر کند است
 کہ تا آنجا بتاریکے نما نے
 چراغے کاں نمیسد از دم صور
 کہ در پیش تو می آید بحالات
 بخوابی دل نہ بستد دم و ہشیار

۲- پائیں پرستاں ۳۳ - آئیں پرستاں ۳۳ - خود رفت سراغ ۳۳
 ۶- نہ پنج دودہ ۵ - ز پنج دودہ ۸ - از یک چشم ۹ - مکن اینجا ہمہ ۱۰ - ایضا خواندہ
 گیرت ۱۱ - خواندہ گیرش ۱۲ - خواندہ گیر از ۱۲ - چراغے نے ۱۳ - چراغے نے سراغ
 ۱۳ - مشت خیالات ۱۳ - مشتے خیالات ۱۳ -

شمانی کا سماں تخم زمیں کرد
 زمین شاں ارغوان و یاسمیں کرد
 چه طرفه است این کشا و رزی نمودن
 فریدوں کشتن چنسا قان رُودن
 تو یک ذره غباری از زمینی
 که اندر خواب خود را کوه بینی
 چو بر تو دست تقدیر آورد زور
 کنی روشن که جشم سیدی و یامور

حکایت موش تمشیل

بجواب اندر مگر موشی شتر شد
 ز پڑی تنش دل نیز پُرشد
 ز خواب خوش بر آمدش دگشته
 ہی شد سو بسو پُربا دگشته
 بنا گاه اشتری باری برور نخت
 ز صد من یک جو آزاری برور نخت
 تہ آں بار میکس موش در ماند
 بسکینے بجازه در عدم راند
 خوش است این خوابانے خوش تعبیر
 اگر بر عکس نمایند تاثیر
 چو بازیچه است ملک سست بنیاد
 بدیں بازیچه چون طفلان موشاد
 مدال کیں ملک مردان راست در غور
 کہ مردان دیگر اند و ملک دیگر
 خشن پوشی نناده پشت بر خاک
 گدائی را به بخشند ملک ضحاک
 گلیم مفلسی کاں تافت دم نیست
 ز چرخ طلش دیباچه کم نیست
 رسید است ارچه شہ را مملکت بخش
 ولی درویش بہ شد مملکت بخش
 میان فقر و ملک اربایدت حد
 نگہ کن در سلیمان و محمد

۱- ارغوان را سزا ۲- طرفت حج ۳- تو یا مور حج ۵- حکایت فی تمشیل سزا ۸- بصد من حج -
 ۹- بر عدم سزا ۱۲- مدال سزا حج = مدال ع ۱۳- دست بر خاک سزا ۱۴- کو تا قدم ع ۱۶- جهان فتنہ سزا

چو با انگشت توبتہ است پمیاں ق
 نگین حناتم ملک سلیمان
 گر آں ملک ہنانی نینر خواہی
 گدایاں را تو اضع کن بشاہی
 نینگویم کہ ترک خسروی کن
 رہ کم تو شگاں را سپیدی کن
 تو کے این پائے رہ پمیاے داری
 کہ زنجیر ز راندر پائے داری
 خرامش زمیں رہ انکس اتمام است ۵
 کہ زیر پشس دو عالم دو گام است
 تو این رہ کے روی کز ناز و تمکین
 زنی وہ گام بر یک خشت ز زمیں
 چه از رستم بر آری گرد چوں میخ
 سپاہ دیوزن چوں میزنی تیغ
 بدل اصحاب دل را آشنا باش
 دروں درویش بیروں پادشاہشا
 ولیکن از تو درویشی ہمین است
 کہ عزت داری آنرا کابل دین بہت
 ۱۰ بشاہی سسل باشد ملک رانی
 بملک بندگی رس گر توانی
 ترا باید پرستش بیش از اں کرد
 چو تو با آں کرم یک سجده تباری
 چساں آں سجده ارا حق گذاری
 نہ اندک - کار ہا بسیار کردی
 و لے بہر دل خود کار کردی
 کنوں کار از پئے آں کن کہ ہر بار
 دہد در کار اندک مژدہ بسیار

۱- خاتم و ملک سر سزا حج = خاتم ملک سزا ۲- ملک سلیمان نیز سزا ۴- تو کے این سزا = کہ تو نے
 سزا حج = تو این نے حج = تو آں نے ع ۶- چه از رستم سزا = چو از رستم حج ایضا گر میزنی سر سزا حج
 = چون میزنی ع ۱۰- ملک رانی ع حج حاشیہ = کامرانی ع ایضا تا توانی سزا ۱۳- تو اندک ع -
 ۱۴- پئے آں کن ع = پئے او کن سزا حج = پئے دین کن سزا -

چو توفیقی که اندر پادشاهی است
 شش کو خواهد آزادی ز آفت
 ستون ملک نبود پایه تخت
 ستون و عمده با استواری
 ۵ بود شرف از تخت جمشید
 چنین روشن چرخ را بود شوم
 نزلت گریه باشد تاج شاه
 بے دیدم کمر های کرمیاں
 جفای خلق پیش شاه گویند
 ۱۰ نه هر فرقی نزلت تاج شاهی است
 همه باشند بر تاج محتاج
 فلک هر لحظه میدوزد کلاهی
 نسی را این گله بر سر بود چست
 کس کیش تاج شاهی پیر زیب است
 ۱۵ کس راتاج زر بر سر نه زیب

۱- توفیق سر سراج = توفیق سراج = توفیق سراج = ستون و عمده سراج
 ۲- در استواری سراج = بار استواری سراج = آیین شمی سراج = کس کیش
 سراج سراج = کس راج ایضا قندزی بر فریب سراج = قند زمردم فریب سراج

رساند از کف خود جمله را بهر
 غم عالم چنان باشد بجانش
 بسر با مهر شاه و سایه و سایه
 جهانداری به از عالم ستانی
 ۵ به گزده در سنگر چتر شایان
 دو فرسنگ کند یک ابر سایه
 کس کز وے دو کشور سایه گیرد
 روا باشد که زیر قصر خود شاه
 کس کو سایه یزدان است در عصر
 ۱۰ حدیث طاق نو شر و ان نمان نیست
 دران طاق او بر اوج تخت چون جم
 شماں را از سر یر دولت خویش
 چنین کردند شاهان ملک رانی
 پوشه را از رعیت راز پرسند
 ۱۵ کس کور است بر یک خانه فرماں
 بیک تن بایش یکنانه در باں

۲- عالم غم سراج = سایه بان سراج = هرگز سراج = مرکز سراج = دو فرسنگ سر سراج = دو فرسنگ
 ۳- سایه گیر سراج = زودر سایه سر سراج = او در سایه سراج = ۱۰ چنین سراج = چنان سراج = غم
 ۱۱- طاق او بر اوج سر سراج = طاق و برج سراج = ملک رانی سراج = زندگانی سراج
 ۱۵- یکنانه در باں سراج = یکنانه در باں سراج = در خانه در باں سراج

کے کو کشوری راکمراں گشت
 بقدر خویش باید کار برداشت
 اگر موری ملخ را پائے بردار
 بود اسپ از پئے تنها سواری
 تنے باید بعت دار جمانے
 نہ جذب دن است این بار شاہی
 چو کشتی کو بود چو بی سبکبار
 کشد شاہ ارچہ بار مرکب و پیل
 کہ پیل اسپ اجزیک شکم نیست
 ۱۰ سر اسر بار چندین خانہ و شمر
 پس آن بہت کہ بردارندہ بار
 اگر دور برید این حال دارد
 چہ نہیں ازین در خواب ماند است
 نشاید بود خوش باہر چہ نیکوست
 ۱۵ چو تو ہر دم جہانی را خوری غم
 چو باشد یک جہانے در زیانت

۴- پیلے عماری ستا ۱۲- دور برید این حال ارد حج = دور برید این حال باشد ع-
 ۱۶- زیاں کار است ع حج -

چو دہقان پرورد گشت بخویش
 چو بزد باغبان خرمائے پربار
 رعیت مایہ بنیاد مال است
 رعیت چون خسل یا بد ز بنیاد
 ۵ و گر مال از چشم نادان ماند
 سپاہ است آلت آفاق گیری
 چو از آلت عمل بسیار باید
 چو تیشہ بشکند از راندن سخت
 ارہ بر چوب رانی دو شود چوب
 ۱۰ ز محنت پارہ شد چون قلب لشکر
 عطا گرچہ از شہان منت نشست است
 بسا روئیں تنان آہنیں دل
 بسا نقش سفالیں چوں گل زرد
 کرم شرط است بر اجرت ستانی
 ۱۵ ملک باید کہ گیرد مایہ داد

۳- پایہ بنیاد ۱۱ ایضا آمادہ حال مترجم حج ح = آباد حال ع ۵- بار افادہ حج = رخت افان
 ستع ۲- بسیار یا بد اور مصعد ثانی ہنجا یا بدع = بسیار یا بد و ہنجا یا بد سرح ع ۱۱ نشستہ اور شکستہ نخر سے
 یا گیاہی باقی نخوں میں نشست اور شکستہ جو ان میں غیر فطری حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہے۔ ۱۳- روئیں تنان
 و آہنیں دل ع ۱۳- زری فور مترجم = نہ خورد سرح = نہ خورد حج ۱۵- پایہ داو حج ایضا آشنا باد سرح ک

چه آگه خفته شاه اند غساری
 چه داند نازنین بر پشت رهوار
 خزاندر کوه چکه جاں داد و جاں بُرد
 کسے کز بهر تو صد پنج در زد
 ۵ ز بهر آنست این درویش و آن شاه
 نه شه را از گل دیگر سر شتند
 چو ماهم گوهریم از یک خنجرانه
 بینه نیست او را بر سر این تاج
 ۱۰ همیں موجش نگه کن تا کجا خاست
 بشکر این بساید آرزو داد
 کند شیر از بخوردن خنجر گریگ
 و گردیانه بخشد لو لونی ناب
 درخت ارسایه نبود بر زمینش
 بزرگی را که خلق از او فروتر
 ۱۵ بداد دست ده تا صد شود شاه
 بدست داد ماند کشور آباد

۱- بر شتر ع = در شتر سراج ع = از شتر سراج = دور شتر سراج = ۴- که نعمت ع = ۹- بادوانی
 روزی ع = ناودان روزی سراج ع = ۱۰- اوداد ع = ان داد ۱۲- پنج شتر = نه بخش سراج
 ع = ایضا نون ع = غرق سراج ع = ۱۵- بادوبت موصع = باد دست ده تا صد ع = بدست او ده تا صد

کنند ابرے که دایم سایه یانی
 چو پر شد قصه مظلوم ناگاه
 فرو خوان نامه مظلوم زان پیش
 پدید است ارچه ایوان شهنشاه
 ۵ چو تیر ناله دوزد بام خورشید
 عنان شاه گریه آسمان است
 تیر غار اژدهای با چنای زور
 کنه چون گیسرد اندر پیره پیل
 توان بے توانا هست چند ال
 ۱۰ بیاید شاه را بنیش زد و عین
 شمشیر نیست زین دو عین بنیش
 سز در بهر دودالش بر صیانت
 تلک را کین دور بهر پیش باشد
 دگر پیرایه شایاں صلح است
 که دولت را خصل در روح و راج است

۲- بر شتر ع = پُر شد سراج = پُر شد سراج ایضا سراج سراج = ستاند آسمان ع = ۳- تا مظلوم
 سراج ع = قصه مظلوم ع = ۴- گریه آسمان سراج ع = کو بر آسمان ع = ۸- کنه سراج ع = کنه ع -
 ۹- تا توانا ع = بے توانا سراج ع = بے توانا ایضا سخت دست سراج ع = دست سخت ع = سراج
 ۱۲- حرف است سراج ع = حرف اند ع = بر دین سراج ع = در دین ع = ۲-

کے کو نقل نیرواں شد ز نطق
 بگہ خیزی شود خورشید آفاق
 پگہ خیز است خورشید سمانی
 کہ دار عالم زور و دشمنائی
 نہ گہ خیزی کش اندر دور باقی
 دد صبح نشاط از روئے ساقی
 ازاں گہ خیزے کاندز بر دست
 شوند از ذکر وی روحانیاں مست
 چو مردم این روادار کہ ہر کس
 ہمیں پیش ہند و بر زمین بس
 روا باشد چہیں کہ شکر این جو
 جہیں بر خاک نہند پیش معبود
 چو دوش نیرواں پیشانی نخت
 کہ بر پیشانی شاہاں نہ تخت
 اگر بر خاک پیشانی نساہ
 بجز خاکش بہ پیشانی نشاید
 کند چوں صد ہزارش سجدہ پیش
 از و صد چند باید سجدہ بل پیش
 دے چوں نیست آن در حد مردم
 بتاویے ازینجا باز گردم
 چو سلطان بندگی را پیش گیرد
 خدا آں بندگی زود پرزیرد
 چو یک سجدہ نہ بیچارہ وارث
 دہد بیچارگی فرد ہزارش
 پس آں سر ہا کہ سودش برگذرا
 بدیں چارہ برد ز و وام سرا
 و گرنہ کے تواند کو بہر روئے
 گذارد حق یکے یکے سر موئے

۱- بگہ خیزی مانتا = بگہ خیزی ع ع ح ۴ - زند دست ع = زبردست سراج ح ۵ - ہر دم
 سراج = مردم سراج ح ۶ - جہیں بر خاک ع = دوزخ بر خاک سر سراج ح ۶ - این پیشانی ع ع = آں
 پیشانی ح ۱۱ - زود پرزیرد سراج ح = ازے پرزیرد ۱۲ - سجدہ کند سراج ح ایضا سراج ہزار سراج ح =
 ہزارہ ہزار ع ۱۳ - بدیں چارہ برد ز و وام سرا = بدوزد دام سرا ع ح -

نیاز از شاہ بہ کو سرفراز است
 گد اخو جسدہ زاری و نیاز است
 زہر خود شنیدم قطب آفاق
 کہ ثابت باد چوں دو قطب نطق
 کہ ہر کو والی ملکہ شد از دور
 ولی اللہ بود کہ خود کند جور
 و گر عادل بود از ظلم بے لوث
 بود قطبی بعد خویش بل غوث
 ۵ کے کش بر چہیں مند بود جائے
 روا باشد کہ از می لغزش پائے
 پس آں کو ملک داد انگشتہ پیش
 سزد کہ لعل می بنود نگینش
 و گرنہ رسم شاہاں جام گلگون
 باندا زہ نہ از اندازہ بیرون
 چو باشد خانہ را پاسباں مست
 رساند دزد خور با بادہ بردست
 چو نوشد پاسباں عالمے
 خرابی چوں نگیرد عالم ازوے
 ۱۰ شبانی را کہ باشد بادہ در پیش
 رساند نقل گرگ از پہلوے پیش
 ہمیں یک جرعه در طاس شرابی
 کہ طوفان است از بہر حسرابی
 خرابی قصر سلطان را ز آب است
 چہ بد آبی کرد سلطان خراب است
 سرود و لہو ہسم باید بہت دار
 کہ چوں بسیار شد عکس آورد بار
 نشاید تا ہاں حد نعمت فرتائے
 کہ پائے تخت ہم بر خیزد از جائے
 ۱۵ نواہائے کہ در خور دوسریر است
 صریر خامہ و آواز تیر است

۴ - بے ظلم و بے لوث ع ح ۶ - کہ لعل سراج ح = گر لعل ع ۸ - بادہ بردست
 سراج ح = بار بردست سراج ۹ - کشور ازوے سراج = عالم ازوے سراج ح -
 ۱۳ - ہسم باید سراج ح = ہسم باشد ع -

سماع ارجن داؤد لیست بسیار
 بدست شاه به شهباز دکنش
 همه بازیست این در سرفرازی
 سردار چه غذائی جان پاک است
 ۵ شراب ارچه جدرانوش داروست
 بصره هر چه برگیند نغز است
 حکمت بادیه راحت بهر باشد
 به پرسی آب حیواں زهر باشد

سرگزشت

در ایامی که این نفس بد آموز
 ۱۰ بیایا می بریدم ریگ بر ریگ
 من و با من چون تشنه سواری
 من ارچه نقطه جانم بود در تاب
 بے تر کردم و تر شد بگرهم
 قناد آن تشنه و زان تشنه تر خوش
 ۱۵ هم او سیراب شد هم مرگین سیر
 گرفتار مغل شد دور از امروز
 ز بس گرمم جوشید چون دیگ
 رسیدیم از ره اندر جوئباری
 ندادم نقطه خود را روغن از اب
 سکونت یافت نخته جان در هم
 که بخش جان برد زان آب جان بخش
 نشد در دادن جباں هر دو را دیر

۱- ملک سلیمان در تاریخ حج تحت سلیمان ع م- آن شرح ع= آن هم ع ۵- در دوسر نماز تا ۷- بسیری
 ع حج= به پرسی ع ۸- سرگزشت حج= حکایت سرگزشت تا حکایت حج ۱۱- رسیدیم حج
 = رسیدیم ع ۱۲- لفظ جانم ع= لفظ جانم ترجمه ایضا لفظ خود ع= لفظ خود ترجمه ع ۱۵- هر دو تقصیر ع-

دین دادی که مهرش هست جان سوز
 بیک شعله است آتش شمع خانه
 زلالی کوست تالب شربت زلیست
 غلو جائے که در طاعت نشاید
 ۵ بهر فن کت غلو گشته است محکم
 شه آزادان که گفت از جان آزاد
 شے کش چار ترکش در کلمه نیست
 شبک خواهی حساب پادشاهی
 که در شتر آتشی کرش نیست پایاں
 ۱۰ نه صوم و سجده مطلق پارسائیت
 همیگویم بکارے شو بهوسناک
 ہمیں توفیق باد از غیب یارت
 همیشه بادت از قرب خدا نور
 غبار ظلمت دوری ز تو دور

در سبب نظم این جواهر که زمره و صفت خضر خاں و ابرطه عقد است
 کتبه ابوالاعلیٰ قصص القلوب

مبارک باد دادی کا خستہ روز
 شد از نور مبارک گیتی انور
 ۳- رفت بالاتر حج ع= بگذرد بالاتر ۹- آتش شمع حج= آتش شمع ۱۰- مطلق سرتر ترجمه حج ع
 = رخت ع ۱۴- این نظم جو اهر ع حج-

رسید قبل پیشانی کشان
 دلم را گفت کاحسنت لے جو ان نخت
 چو گنج است این که دادت خازن غیب
 بفر دوس از زلال جاودان است
 ۵ نما نذا از بس که دادندت بسینه
 بشارت میدهم کز پرده راز
 خضر دی مرده دادست جانی
 نه آن آبے کز آن آسند روم
 از آن شربت که آمد ز اهل گفتا
 ۱۰ چنین دانم که آن گوینده چست
 رواں کن چشمه خود را باندانوسے
 ز به نخت ارچنان منبج نناے
 ہم این چشمه به آبے مانده
 ہم آن سرو ننگند بر اهل امید
 ۱۵ مرا کقبال خواند این مرده در گوش
 ز بهت ساختم رخس فلک گام
 بیک گنبد رسیدم بز نسیم با

۸- کز دست ۱۰- داننده چست ع ایضا تونی و آب حیواں ع ح= تونی و ان آب حیواں ع ح
 ۱۵- پائے خود دست ع ح ح= خویش راست

بهاں چشمه که دریا بود در موج
 رسیدم تا بیاں گلشن که جستم
 مُعلّا حضرتے دیدم فلک سائے
 فلک بر کرسی نختش نشاند
 ۵ فروغ جبهه نور انگنده تا دور
 چو چشم من در آن خورشید شد گرم
 بجائے سوده شد زور بر زمینم
 در آن خدمت چو بسم الله شنیدم
 بروے سروران چیده ملک
 ۱۰ در آن ابرو و چشم بنده خسرو
 بهر کاں ماه نوخم گشت ناگاه
 مرا با آن مشکوه بادشاهی
 عزیزم داشت بچوں جسم نگیں را
 بهم گفتاریم داد احتیایے
 ۱۵ نخستم گفت خسرو تا ندانی
 چو سلاک بندگی کیانست از غیب
 بهر اهی شده با من دواں اوج
 چو گل بر چشمه امید رستم
 ملک صفت بسته و انجم صفت آئے
 سعادت آیه الکرسیش خوانده
 چنانکه از لوح محفوظ آیت نور
 چو مومم روزگار سخت شد نرم
 که انجم رشک بردند از جبینم
 دغاے سوتے مسند درد میدم
 بایر و در حدیث آن دیده ملک
 چو چشم عیب جویاں در مسرتو
 مبارکباد گفتش خواجسته شاه
 پسرش داد مزد نیک خواهی
 تو اضع کرد چون گردوں زمین را
 که دولت گفت بختم را سلاے
 که در من رسم کبر است این معانی
 من ار بر تر نسیم خود را ز به عیب

هم نختش سر را تیغ ح ح نختش ع ۶- بران ع ۸- در آن خدمت ع ح ح= در آن حضرت ترا ۱۰- بنده خرو
 = شیر پیوج سر را تیغ ح ح= میر و پهلوتا ۱۵- رسم گیر ع= رسم کبر ح ح ع=

بدان منعم کز احسانی ز حد بیش
 که من گرچه آشکارا تاج دارم
 دلمے ملکه که حکم آسمان داد
 بزرگی کردن ارچه ناروائی است
 ۵ اگر بنود بچشم خاصگان ناز
 کرشمه تند جان دار لیست شه را
 نگشت از بهر بزرگی کس شه دیمیر
 شکوه شیرزاں افزون ز گرگ است
 پنگار کبر بنود درد غمش
 ۱۰ چو گفت این بس نوازش کرد و فرمود
 ز لطف یک سخن صد لولوی تر
 مراد سر ز سودائے جوانی
 دلمے دارم اسیرفته جائے
 همه روزم چو مجنون مانده در سوز
 ۱۵ شدم کم در بیابانی بناگاه
 من آن خضم که آب خضم دارم
 ز شاه افزون نند تعظیم درویش
 نهان خود را کم از کم می شمارم
 بساید داد آں در خور آں داد
 نه کبر است آن که فریاد شائی است
 ز گستاخی که دارم عام را باز
 که حسالی دارد از بیگانه ره را
 دلمے چون سر بزرگ آمد پسته پیر
 که در معنی و صورت سر بزرگ است
 نند میش از لکه بر سینه دغش
 که لے صد گنج معنی در تو موجود
 ز کلکت یک شبه صد کان گوهر
 خیالی هست ز انگونه که دانی
 مسل گشته در بند بلائے
 ششم در قصه لیلی شود روز
 که آنجا خضر اول کم کند راه
 ولیکن آب خوش خوردن نیارم

۲- که من گرچه آشکارا تاج دارم - من اچھا افکارا - کہ من گر آشکارا تاج دارم - علم کم ہم - آں کہ سر تاج - ایس کہ ع
 ۶- جاندار است ع ۱۱- ز لفظ سر تاج = ز لفظ ع -

اگر چه عالم است این دل دریں گل
 چونم را جاسمانا نند در دل تنگ
 ز تو خواهسم کہ این افسانہ راز
 چنان بخی ز بس بر این دل تنگ
 ۵ دل مرده حیات از سر بپزیرد
 بود گاہ غم و اندیشه یارے
 چنان در دل رود از رخنے گوش
 چو دید این پنج طبع گنج سخت
 بفرمود آنگے کاں نامہ درد
 ۱۰ چو در چشم آمد آں دو دگر کتاب
 سبک زان قرۃ العین جب انذار
 شدم بس سر بلند از خدمت پست
 من زین پس طسہ از این معانی
 چو آنرا دیدہ شد آغاز و انجام
 ۱۵ بسے نمود در اندیشه زیبا
 ولیکن چون ضروری بود پیوند
 غلط کردم گراز دانش زنی دم
 دو عالم غم کی گنجد دریں دل
 بچہ نقش بستم ز اشک گل رنگ
 کہ کرد از رخنائے سینه در باز
 کہ در میزان دلمے کم شود سنگ
 و گر کس زنده دل باشد میسر
 مراد عالمے را غمگسارے
 کہ بگریزد ز دیگر رخنہا ہوش
 کم از گنجی نباشد مرز و بخت
 نہانی محرے سوئے من آورد
 کشاد از دیدہ من در زماں آب
 پذیر فرستم بچشم و دیدہ ایس کار
 نمودم رجعت آں دیباجہ پرست
 سواد حرف و سودائے نہانی
 بہندی بود دروسے بیشتر نام
 کہ پیوندم پلاسی را بہ دیباجہ
 ضرورت عیب کے گیر و خرد مند
 نہ لفظ ہند لیست از پارسی کم

۶- باری سر تاج ۱۲- ز افازع = آغاز ع ۱۶- کہ از دانش سر- کہ لفظ ع -

بجز تازی که میسر هر زبانست
 و گر غالب زبانسا در ری و روم
 عرب در گفت دار و کار دیگر
 بنقصانست لفظ پارس در خورد
 ۵ چو آن صافی و شاد این دردناک است
 جسد را مایه گنج زهرساں
 نزدیکت کردن همسری را
 بهین دولت ز گنج خویش صرف است
 زبان هند هم تازی مثال است
 ۱۰ گر آیین عرب نحو است و گر صرف
 کس کیس هر سه دوکان است صراف
 و گر پرسی بیانش از معانی
 اگر از صدق و انصاف و هم شرح
 در آرایم بسوگندے زبانے
 ۱۵ و لے من کاندیرین نقد مہیا
 کہ بر جسد زبانسا کامرانت
 کم از ہند نیست شد ز اندیشہ معلوم
 کہ نامی نہ درو گفت اردیگر
 کہ بے آچار تیزی کم تو ان خورد
 تو گوئی کیس جسد او جان پاک است
 نگنجد از لطافت ہیچ در جساں
 عقیقی از ین دژ دری را
 متاع عاریت عاری شکر است
 کہ آمیزش در آنجا کم جال است
 از ان آئیں دریں کم نیست کجرف
 شناسد کیس نہ تخلیط است ذنی لاف
 در ان نیز از دیگر ہاکم ندانے
 حد ہندی کئی گفتار من جبرج
 کہ داند باورم داری دیانے
 بیک قطرہ شدم مہماں دریا

۲- غالب سراسر معراج = اغلب ع ۴- اچار تیزی سراسر معراج = اچار عربی سراسر = اچار چیزی ع
 ۶- ہمسری راستا = ہمسری راستا = ہمسری راست معراج ۸- حرف شکر است
 ۱۳- کند ترا = کئی سراسر معراج ۱۵- عالم عظیم جم

ز قطرہ در چشیدن گشت معلوم
 کسے کز گنگ ہندستاں بود و
 چو در چین دید بسیل بوستاں را
 نکو دانند خوابان پری کیش
 ۵ ز لطف آل جامہ گوئی آفتابے است
 کسے کامرود و آبی داشت در کام
 خراسانی کہ ہندی گیر و شش گول
 شناسد آنکہ مرد زندگانی است
 دریں شرح و بیباں کا بیت در ردو ق
 ۱۰ کہ دانا باشد و منصف بہر چیز
 سخن کز ہند و از روم افتدش پیش
 زبے انصاف نتواں یافت این کام
 و گر کس سوئے خود کرد و جہت گیر
 بہ از من خود نینار بود و صفات
 ۱۵ سیہ گو بند ہند و بچین است
 کہ مرغ و اولیت از دجلہ محروم
 ز نیل و جسد لاف ہست معذور
 چہ داند طوطی ہند و ستاں را
 کہ لطف دیو گیری از کتاں بیش
 و یا خود سایہ یا ماہتابے است
 نخوردہ موز را سنجہ ہند نام
 خصے باشد بہ نزدش برگ تینول
 کہ ذوق برگ خالی ذوق جانی است
 کسے باور کند گفتار خسرو
 زمین ایک بیک دیدہ بہ تمیز
 سوئے انصاف گیر دنی سوئے خویش
 کہ غمیا بصرہ را بہ گوید از شام
 تند کم لغزنگ مار از انجیر
 کہ من حجت سمرایم او زند لاف
 سواد عظیم عالم ہمین است

۵- آفتابے است او در صدر ثانی ماہتابے است جم ۲ = آفتاب است و ماہتاب است ع سراسر ایضا
 سایہ باع سراسر = سایہ یا خود سراسر معراج ۲ = سایہ یا جم ۸- صرف نسخہ ہمیں مصرع ثانی اس طرح ہے
 کہ ذوق برگ ذوق برگ جانے است ۹- کا بیت خوش رو سراسر ۱۱- کز روم و از ہند سراسر
 ۱۲- یافتن کام سراسر ۱۵- عالم عظیم جم

بہشتے فرض کن ہندوستان را
 وگر نہ آدم و طاؤس ز آنجاے
 اگر دعوی کنی بارے چنین کن
 سخن باید کہ چون گوید خضر مند
 ۵ زباں باید بہ در سخن چو لہاس
 غرض طبع کہ تند است آنچیزش
 پریشاں چند موج انداز گروم
 ذؤل رانی کہ ہست اندر زمانہ
 برہم ہست دی از ماہ و پابش
 ۱۰ بنام آن پری چون یورہ داشت
 چناں رسم بدل کردم مراعات
 یکے علت در وقت دم از کار
 ذؤل چون جمع دولہاست و جمع
 چورانی بود صاحب دولت و کام
 ۱۵ چون نام خاں بنام دوست ختم شد
 خطاب این کتاب عاشقی بہر

۱- کہ آنجا نسبت سے جمع ۲- مجلس آرای سے ۵- نہ آنکہ از بہر کہ درون سے جمع = نہ آنکہ از بہر درون
 ع سے ۱۱- رسم بدل سے بدل سے جمع =

مبارک نقش این حرف ورق مال
 یکے ہست آنکہ اندر کامرانے
 وگر چوں لیلی و مجنوں بہ ترتیب
 چو بود این نام محتاج بیانی
 ۵ چو لوہو باشد اندر گوش ماہی
 اگرچہ مغز بادام است لبغض
 دو کشتی نقل بخشد پستہ خنداں
 چو عذر نام بیرون دادم از کام
 گنوں گرد لبستا باشد درنگی
 ۱۰ ز بخششما کہ من در سینہ دارم
 بہنجاری نگارم نقش این درج
 نہ لافم بیش ازین نا کردہ ترتیب
 چو آید نقش این دیا با پایاں
 خد اعظم بہ بخشد تا بجاں گاہ
 ۱۵ چو ہیئت گرد کردم جملہ سازش
 کلم از شہری نباشد نریخ نازش

۱- حرف این نقش ع نقش این حرف ع ۳- گشت سے = کرد ع = کردہ جمع ۴- نمی داند جمع ۵- گردیدہ خواہی کہ
 ۶- خود مر تر تا ع = فوق ع ۸- ندارم ع = نیارم سے ۹- نیار و ع ۱۲- بیش ازین سے = بیش از ان
 جمع ایضا لفظن سے جمع ۱۳- خدایم تر بخش سے = خدایا بخش سے جمع = خدایا
 ع باشد جمع ۱۵- کردہ ام در جملہ سے جمع =

ز شاہی کوست آں بُت او فاجوے
 خدا یادہ منراغ و زندگانی
 چو شد پروردہ زاب خضر جانش
 کہ آب لطف آں خضر زمانہ
 تو اتم خواست لابد ہدیہ رُوے
 کہ بیتم این صنم را در جوانی
 سپارم در کتار خضر خانش
 بہ سبزی بساند جب و دانہ
قلم زدن نخست در شرح تیغ زدن جمہو سلاطین با ضیئہ علی اخصوص
و بیان آثار و لفظ محمد علاء الدین الدنیا

خوشا ہندوستان و رونق دین
 ز علم بےسل وہلی بخت را
 تمامی کشور از تیغ عشق کار
 زمینش سیر خوردہ آب شمشیر
 زیر دستاں ہندو گشتہ پامال
 بجائے کاب جتہ کدند ایماں
 بدین عزت شدہ اسلام منصور
 بذمتہ گرنودی رخصت شرع
 ۱۵ سر ہندو چوں ہماں را مطیع است
 شریعت را کمال عزت و تمکین
 ز شاہاں گشتہ اسلام آشکارا
 چو خارستاں ز آتش گشتہ بیچار
 فروختہ غبار کفر در زیر
 فرو دستاں ہمہ روداں مال
 ز مغز خویش روغن دادہ رایاں
 بدان خواری سران کفر مقہور
 نامندی نام ہند و زاصل تا فرع
 ز آب تیغ خویش را شفیع است

۱- وفا کوش اور مصرعہ ثانی ہدیہ روشنی حاشیہ ۵- وہلی کا لفظ سترع میں نہیں ہے۔ اور در بیان صرف تسمیہ نہیں ہے۔ اور نسخہ ح ح میں بجائے علاء الدین الدین کے علاء الدین والدین ہے اور نسخہ ۲ میں محکم لفظ نہیں ہے۔ ۸- علیہ ستر ۹- کہ زائن ستر۔ ۱۰- ہندو ستر ۱۱- ہندی علیہ حاشیہ = بھسندہ ستر۔

ز غزنین تالاب دریا دریں باب
 نہ زان زہ دیدہ ز اغان گرہ گیر
 نہ ترسانی کہ از ناتر مس گاری
 نہ از جنس جہوداں جنگ جواریت
 نہ مرغ کز طاعت آتش شود شاد
 مسلمانان نعمانی روش خاص
 نہ کیس با شافی نے مہر بازید
 نہ ز اہل امت زالی کز فن شوم
 نہ رخصتی تار سد زان مذہب بد
 ۱۰ نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی
 نہ ہر خاک مسلمان خیزدیں جوے
 کون از باغ اصلی نوکنم بر
 چنیں گوید خیر دانندہ حال
 کہ از غزنین چو بیرون کردہ مصام
 ہمہ اسلام بینی بریکے آب
 ہمہ در کیش احمد رہت چون تیر
 ہند بر بندہ دلغ کرد گاری
 کہ از قرآن گستہ دعوی بہ توریث
 وز و با صد زبان آتش لب فریاد
 ز دل ہر چہ آئیں را با غلاص
 جماعت را کسنت ابجاں صید
 ز دید اجنادا کردند محسوم
 جفاے بروفا داران احمد
 کند با شیر حق رو باہ بازی
 کہ ماہی نیز سنی خینہ زہ جوے
 ز شاخ خشک ریزم میوہ تر
 کزاں میوں خبر میوں شدش فال
 مبعز الدین محمد گو ہر سام

۱- بریں باب ستر ۲- نہ آں ہماں = نہ زان زہ = نہ زان کستر ایضا گرہ گیر ح = غرض گیر ح ستر ۳- یوریت ح ۴- ہر چہ آئیں ستر = در ہر چہ آئیں ح ۵- گردنغ = گشتہ ستر = کردہ تیغ = گردیدہ ح ۱۲- اس شعر کے اوپر صرف نسخہ تسمیہ میں یہ عنوان تیغ ہر ذکر اسامی بادشاہان وہلی باقی نسخہ اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یہ عنوان امیر خسرو کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کی یہاں ضرورت ہے عنوان باقی تمام فصل کے لئے کافی ہے ۱۳- کزین ح ۱۴-

ازاں سلطان غازی بے مدارا
 سریر دہلی ازوے یافت بنیاد
 چو بود دست اعتقادے در نهادش
 چنان کو ز آہن شمشیر شاہی ق
 ۵ زیزداں باہزاراں دلفس زوی
 بہر آنچه آن شاہ غازی کرد بنیاد
 زہی بندہ کہ از یک حکم خندوم
 ز شمشیرے کہ زد بر رکنے متوج
 فگند از آب گنگش جامہ ذریل
 ۱۰ چنان قطبے چو در مغرب سر آمد
 تفت تینش چنان گشت آسماں گیر
 چو ذوالقرنین تا یک قرن کامل
 ز حد مالوہ تا عرصہ سند
 چو رفت آن شمس روشن در سیاہی
 ۱۵ پنجش خلق عالم را یہی کرد
 چو ششماہی دراں دولت بسر برد
 بہ ہندستان شد اسلام آشکارا
 کہ بنیاد سریرش تا ابد باد
 قوی ماند این بنا چوں اعتقادش
 زدود از روئے ہندستان سیاہی
 جزائے این عمل باد اشس وزی
 ز قطب الدین سلطان گشت آباد
 ہمایوں کرد ز اسلام این کن بوم
 در آتش غوقہ کرد از آتشیں موج
 گرفت ازوے ہزار و چار فصل
 ز مشرق چہ شمس الدین بر آمد
 کہ بچوں صبح دووم شد جباگیر
 نتاج فتح زاد از تیغ حاصل
 نمودار غزائی اوست در ہند
 بر آمد خستہ فریوز شاہی
 ہمہ گنجینہ شمسے تہی کرد
 چو طفل ہشت ماہہ دولتش مرد

۳- بودست عجم = بودش ع ایضا بر اعتقادش ع امہ - زاہنیں ع ۲۴ - سلطان گشت را = سلطانی شد سزا
 ح ۲۴ - حکم حکوم سزا ۸ - غوقہ سزا ع ۲۴ - غوق ع ۱۰ - چو در مغرب ع ۱۱ - چنان
 ع ۱۲ ۲۴ - نتاج فتح ع ۲۴ حاشیہ = نتاج فتح سزا ع -

ازاں پس چوں پسر کم بودش یاں
 رضیہ دخترے مرضیہ سیرت
 مے چند آفتابش بود در میخ
 چو تیغ اندر نیام از کار میماند
 ۵ برید از صدمہ شاہی لقا بش
 چنان میراند زور مادہ شیراں
 سہ سالی کش قوی بد پنجہ و مٹت
 چہارم چوں زکار او ورق گشت
 رواں شد ز اں پس از حکم آہی
 ۱۰ سہ سال او نیز اندر عشرت و جام
 بروہم کرد بہرام فلک زور
 از اں پس بر سر از تخت مقصود
 دوسہ سالے دگر از دولت و بخت
 چو آن گلہائے کم عمر از چمن جست
 ۱۵ بہ محمودی شہ روئے زیں گشت
 بسال بیست ز اوج پایہ خویش
 بہ دختر گشت رائے نیکر یاں
 سریر آراست از جاے سریرت
 چو برق از پردہ میسنہ پر تو تیغ
 فراواں فتنہ بے آزار میماند
 ز پردہ روئے بہنو آفتابش
 کہ حامل میشدند ازوے دلیراں
 کسے بر حرف او نہاد انگشت
 بروہم خامہ تقدر بگزشت
 نگین سکہ بہرام شاہی
 نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
 شد آن بہرام نیز اندر دل گور
 سعادت داد ہفت خستہ مسعود
 علای اہت ازوے مند و تخت
 جواں سرے ببالیں گاہ ہشت
 بگیتی ہمسہ دنیا و دین گشت
 جہاں میداشت اندر سایہ خویش

۱- و ز اں پس ح ۲ - دخترے ع ۲۴ - دختر ع ۵ - پرید ص ۴ - پنجہ و شت ع - تختہ پشت سزا ع = بخت را
 پشت سزا ع = بر تخت نشست ح ۱۰ - سہ سالے او ہم سزا ع ح = سہ سال او نیز ع
 ۱۳ - دوسہ سال دگر ع ۲

عجب عمدی همه در کامرانی
 نه کس دادی کند کیسه را تاب
 مملای چیزه دست هندیان رام
 شته در ذاتش از یزدان شکوهری
 ۵ خود او مستغرق کار آبی
 چنین تا دور او هم بر سر آمد
 الخ فانی کیش آن محسود والا
 ز بهر خون منظر لومان دل تنگ
 شته بود او که از بختایش وزور
 ۱۰ در ایاش مغل ره یافت ای سونے
 بکیس می آمدند آنسخته تپه
 گراں مدخل زیبا بود دست و کرسود
 شد آن خورشید روشن نیز مستور
 پس از دے پور پور وی بشارے
 ۱۵ ز سر نو کر کھیل شهاں را

۱- نشاط زندگانی ستر ۶- الخ فانی ستر ۷- الفغان ستر ۸- غیاث الدین و دنیا ستر
 ستر ۹- غیاث دین و دنیا ۱۰- بتاراج بضاعه ع- بتاراج و بتاراج ح- بتاراج و بطاعت ع-
 بتاراج و تطاول ستر ۱۲- کرسود ستر ۱۳- معز الدین و دنیا ستر ۱۴- معز دین و دنیا ع

سه سالی سکه او نیز در ضرب
 چو او هم خوش عشرت را عیان داد
 بهر پیمانہ پرے رنجستی در
 دو ماہی داد پس چون صورت خوب
 ۵ ہنوز آن صبح بود اندر بتباشیر
 چو بود این طفل در کار جہاں خام
 بفریزی دریں فیروزہ گوں مہم
 ز بہر خطبہ صدق و صوابش
 چہ یارم گفت من وصف چنان شاہ
 ۱۰ چو تلخ خویشتن در سر بلندی
 ہنر بری بود ہنگام جوانی
 ز بس خونریز کا فردر گذر ہا
 ز لٹاں سوئے غوغائیں کردہ آہنگ
 از انجا برتتاراں راندہ کوسن
 ۱۵ بہر جا کے کہ اسپش آب خوردہ
 بہ تیغ چوں پر طوطی در اں بوم
 رواجی دشت اندر شرق تا غرب
 بدو ہم چہ سرخ دو ہمگنان داد
 ہم آخر خفت چوں پیمانہ شہ پد
 چراغ کیقبادی شمس دین تاب
 کہ شیرش وا گرفت این دایہ پیر
 جہاں بر نختہ کارے یافت آرام
 سرفیروز شہ شد سردر عمد
 جلال الدین دینا شد خطابش
 کہ بہت اندیشہ رازاں دست کوتاہ
 چو نام خویش در فیروز مندی
 نمودہ بر ہنر براں پہلوانی
 بر آب تیغ پل بستہ ز سر ہا
 زدوہ در حد چسب از سناں تنگ
 بسے لالہ دمانیدہ ز سوسن
 ز محرابی بسے محراب کردہ
 پرانیدہ بسے سر چوں پر بوم

۱- سه سالے ۵- ہر گرفت مرع ۹- وصفان جہاں شاہ ح ۱۳- در صبح ح ۱۵- بہر جا یکد آپش ستر = بہر جا آپش
 آنو ح = بہر جا شش آنو ح = بہر جا شش آنو ح ۱۴- با پر بوم ح ح = چوں پر بوم ستر ع-

نصف

بترکتاں چپناں ہندی نمودہ
 چوزانجا بازاں سوخ ہنوادہ
 بتاب پنچہ بر بہاے پنجاب
 ہلال رایتش را روزتا روز
 ۵ چورواندر برآمد داشت ہمیش
 ہی شد چون کواکب در ثریا
 ہراں کاسے کہ میحبت انتظامش
 چو شد ہنگام قفدیر آئی
 کہ تابست جہاں زان تیغ چون برق
 ۱۰ برآمد کرن برفق افسر نخت
 ز عدل آفاق را پیر ایہ بست
 زمین عدل او شد قاف تا قاف
 بغزم رزم لشکر ہر کجا راند
 بنجر داد چندیں شیر سرکش
 ۱۵ بغیر وزی درین زنگار گوں سطح
 رعیت از آسایش چناں داشت
 کہ از ترکاں ہندی جساں بودہ
 بقتل گمکساں بازو کشادہ
 بطانرا چاشنی دادہ ز سرخاب
 فلک میخواست بدری عالم ہنر ز
 ہمیکرد آسماں حاصل خراش
 ہمہ اسباب اقبالش مہیا
 ز دولت پیش از اں میشت نظامش
 سپرد اندر کف او تیغ شاہی
 نہ چون بے قوتاں از حیدر و زرق
 پدار الملک دہلی بر سر تخت
 گنج شرع از وسر ایہ بست
 نمنفہ حرف بیدادی در طرف
 بآب تیغ گردفتنہ نشانند
 چو خاشاکی کہ ریزندش بر آتش
 بسے قلعہ کشد از بازوئے فتح
 کہ خلق آسایش دار الجنان داشت

۲- کسکاں حج ۳- باب ۲۷- پیش از حج ۱۵- یاری فتح سرع-
 ۱۶- دارالامان حج ۳- دار الجنان سرع ۱۶-

مغل را از سپے قانون و تدبیر
 بسالے ہفت کوشاہ جساں بود
 چکویم اسچہ من دیدم از اں داد
 چو او کشتی بہ نہ دریا رواں کرد
 ۵ چنانکہ او کرد رحمت بر بہمانی
 بجائے تاج غفراں افسرش باد
 غرض چون دوراں دولت بسر شد
 فرو چسپید گردوں نطع آں شاہ
 چو بکشاد آسماں از رخ نقابے
 ۱۰ سعادتما بگیتی روئے بنمود
 ز تیر چرخ و بر جیس کساں گیر
 سریر شاہ فیروز از چہ زنجہم
 تو کوئی قابلے بست آں زمانہ
 چو شد طاق عسلانی آسماں سائے
 ۱۵ خدا یا کر بر آں سرخ جہاندار
 ہمیشہ باد از سر تا پماہی
 ہم از آہن ہم از ز ساخت زنجیر
 گرم پیدا و بیدادی نہاں بود
 کے از کلک زباں شمرش توان داد
 چو من یک قطرہ نہ دریا زیاں کرد
 زغیش باو رحمت ہر زمانی
 بجائے چتر طوبی برسرش باد
 سریر ملک اذورے دگر شد
 جہاں را شاہ دیگر شد جہاں شاہ
 پس از ماہی عیاں گشت آفتابے
 برآمد کوبے از برج مسعود
 ز سر شد تخت دہلی آسماں گیر
 گرفت از چار بالش تخت پنجم
 کز اں طاقی برار و جوادانہ
 از اں قالب تہی کرد آسماں جائے
 ز حکمت بر سر آمد نوبت کار
 بغفل نوبت این پادشاہی

۱- قانون تدبیر ۳- نہ از کلک ساراہ- زباں کرد ۷- دور کرد ۹- عیاں شد ۱۲- از چہ
 پنجم ۱۳- بستاں سرع ۱۴- ایضاً برآمد = برآید ساراہ = برار دستار حج-

نخست از گوهرش گویم که چو نست
یکے والا ہمیں فیروز مرعوم
دگر اعظم شہاب الدین مسعود
دو دُر بودایں سترے تلج شاہی
۵ ازاں روشن شہاب چرخ مقدار
فلک حیراں بکارش کز شہابی
زہے سیارہ مسعود سرد
علی وار از غوا آفاق گیرے
ز دولت ہم بدوران امیرے
۱۰ بملک جم چناں شد دیورامش
گرفت و مملکت بر باد کر دوش
بدتش داد دولت ناگمانی
فراواں پسیل و جو ہر نیز چنداں
بہمدش کار ہائے یافت بنیاد
۱۵ کے در میری وانڈک سواری
جزاؤ نہ نسا د بر پسیلاں عاری

۴- آن حج ۱۱۱ - نخستین تاریخ حج نخستیں ع ۱۳ - پسیل و جو ہر تاریخ = پسیل جو ہر حج -
۱۴ - کہ ماندتہ = کہ ماندائیں ع حج = کہ ماندان سراج ۱۵ - کے در شہر وی اندر ترا حاشیہ = کے در
میری وانڈک سراج حج -

زہی در زیر رانش خنک خوش گام
ز موج پسیل و گنج پسیل بالا
ز روزہ رفتہ نصفہ بابہیں قال
کہ در دولت شد از عون آہی
۵ کف دستش چناں در موج در شد
بچتر آسماں سرد ریناورد
بچشم آفتاب از اوج گاہش
ازاں پس باشکوہ لشکر و پسیل
خزان ریز شد منزل بمنزل
۱۰ ملوک از پیش می آمد جسیدہ
نشہ گردن کش ازوے کس بعضیاں
بہر منزل بہ پیش تخت تا دور
ز کین تا بہ پنجہ مہر ز بیش
جہاں را بود گاہ آنکہ باراں
۱۵ ہوا طوقاں فشاں در منزل و راہ
گداز دہلی آمد زندہ در زیر

کہ کرد از موئے پرچم پیل را دام
بملکش رہنمویں شد بخت والا
ز ہجرت ششصد پنج و نو دسال
بمانکپور تخت آراے شاہی
کہ مانک پُر زور و لعل پُر شد
کہ بر خورشید چتر زبر آورد
سواد دیدہ شد چہتر سیاہش
رواں شد فتح دہلی را بہ تعجیل
ز زر کردہ کلید کاہ شکل
ز زر میشد غلام ز زخسیدہ
کہ بودش طوق برد گردن جب
فشانہ گنجا بے منع گنجور
برینساں کرد ثابت سکہ خویش
دُرافشانہ چو دست تاجداراں
زیم در زیر طوفان زرار شاہ
تہی گاہش سکین زرنش سیر

۱- پسیل رارام ح ۸۶ - شکوہ و لشکر سرتا ۹ - خزان سراج = خزانہ ع حج -
۱۵ - طوقاں فشاں سراج حج ۱۵ = طوقاں نشان ح

چہ زر بلکہ آہنش ہم بود دُرشت
جو بادہی بفتح آفت و کارش
عرومک سلخت نصرت از رافشاں
ازاں عرادہ زر بر لب جوں
۵ ز عشق زر بدہلی خاصہ و عام
چو زرا ز ہر طرف آواز میداد
شتاباں ذرہ و نوگشتہ خورشید
بدہلی نیند و زسند بہ تعظیم
ملوک و خاں ز اندازہ بروں بود
۱۰ اگرچہ بود تختش را سکو نے
ز بانگ زر کہ در رقص آور دپائے
ستونہا چوں سوئے تخت دگر راند
ز جادو جنبش آمد رکن بے زور
در آمد تند را یاتِ علانی
۱۵ از اں پس میں کہ چوں کرد آسماں کا

کے کز ز نرسہ از آہنش کشت
گرفت از منجیق زحصارش
ظفر عرادہ شد گو ہر افشاں
ہمی شد دوست قاروں خصم فرعون
بعبسہ جوں را در بند آشتام
دواں لبتیک گویا حسلق چوں با
جہانی کردہ روشن روئے امید
شرف نو کردہ رکن الدین بر اہم
کہ ہر یک تخت دہلی راستوں بُو
کز انہوہ ستوں بد بے ستونے
برقص آمد ستونہا جملہ از جہائے
زار کاں تخت رکنی بے ستوں ماند
برفت آں رکن ہار کاں گشت پر شور
بضبط دار ملک پادشائی
کہ شد سرگشتہ گیتی آسماں دا

۱- بلکہ ع آج = بلک ع ۵ - خاص تا عام آج -
۲- دواں آج = دواں ع آج - خصم چوں بادج -
۹- فرزوں بود سع آج ۱۵ - ازیں پس ع آج -

طلوع کلیل علانی تا اوج جبہ اسد بر سر پر سپہ منزلت دہلی
و در مطلع صبح دولت لوامع آفتاب شمشیر در شرق و غرب تن
کے کز سیر گردوں بہرہ مند است
سرے کز بہر تاج آرایدش دہر
۵ چو جوں غیب سوئے مقبل آید
ہنوزش آرزو باشد بسینہ
بمشرق گر بود کشت مرادش
کو اک کز صمد ہا در شمارند
بآینے کہ می آید زلفت دیر
۱۰ یکے زایشاں شود نخلے رطب ریز
ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر
پرنده بال و پر بہر ہوا یافت
بجیلہ موشس بالا بر نیاید
عقاب از اوج تنواں دشمن لپست

ز انجم ہچو نجسم سر بلند است
ز دوران فلک باشد فرزون بہر
غرض پیش از متنا حاصل آید
کہ بیش از خواست پیش آید خزینہ
ز مغرب در رسد باران بادش
شمار کار عالم پیشہ دارند
بکار خلق می سازند تیرسہ
یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز
مقام ہر کسے پیدا است در دہر
خزندہ از زمیں بودن تو ایافت
مگر آں کش عنسیلیو از می رہا یید
مگر در بازوش لنگر تو اں لبست

۳- زردم ہچو نجسم آج ۵ - بمغرب در رسد سر آج = بمشرق در رسد آج ۱ - خاک خاشاک کی سڑ
آج ۲ = خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے سر آج ۱۱ - شمار ہر کسے سڑ = مقام ہر کسے ع آج -
۱۲ - از زمیں بودن سر آج آج ۳ = در زمیں بودن ع آج -

بجمله چند باشد پست را اوج
 بن جور از یک گزنگز و شاخ
 چو دو لقمه باشد نیک بختی
 بود چو آسمان برگ فراخ
 اگر جوید کلید کار در مشت
 بدو دشمن چو تیر انداز گردد
 اگر خنجر کشد بروی بداندیش
 فروغ دولتش از بخت فیروز
 پدید است این نشان در پادشاهی
 ۱۰ چو از تلقین غیبی داشت فرهنگ
 چو روز ماه رایت بر دبر ماه
 شمار ماه ذی الحجه دو و بیست
 شش کا مدعنایت ز آسمانش
 بدولت خانه دهل در آمد
 ۱۵ نهاد از خون غیب قوت بخت
 ز دریا بر شود باز اوقت موج
 شود گر جو بچو تا ابرگ ستاخ
 که از دولت شود عالی دختی
 زمین سایه نشین گردد ز شخش
 کلیدے گردد از دستش هر گشت
 ز سوش هم بدشمن باز گردد
 بر او اندازد و بر دسرویش
 چو ماه نون زاید روز تا روز
 که هست او دین و دنیا را علانی
 زمین بشنو که چو بر شد بر او رنگ
 در آن سالی که بالا کردم آگاه
 بر آن طالع که در دولت تو انست
 که دولت خواه شد دور زمانش
 به تخت ملک در دولت بر آمد
 بفرق سر فرازاں پایه تخت

۲- کز جو بچو ع ۴- برون اندازد سع ۱۱- چو ماه روزه ست-
 ۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع ست- ذی الحجه ده و بیست ست = ذی الحجه دو و بیست ح
 = ذی الحجه در دو و بیست ع-

چنان محکم گرفت این پایه بنیاد
 چو سرداران حضرت سر نهادند
 بهر جانب ز بعضی لشکر آراے
 چو ابر فتح بار آهنگ آن کرد
 ۵ وے بنخه که ثابت خواستش کار
 بحکم حضرت عالم پنا هس
 سپه کش بود الغنابن معظم
 شد آن بازوے شاهنشاه ظفر کوش
 بدر گاه آمد و آورد در پیش
 ۱۰ که آن فیروز زری بود از آلی
 چو باد تند قبر شه در آن خاک
 از آن پس عزم شد سلطان دین را
 تمامی خورده آن تیره کیشاں
 زبان تیغ شه کاندز زمانه
 ۱۵ مغل می آمد وزاں تیغ سرکش
 چو پروانه علف میشد بر آتش
 که زیر خاک شد سر هائے پرباد
 دلیراں سر تیر فخر هندا دند
 غبار انگیزی میشد بهر جاے
 که از یک قطره شاندا آن همه گرد
 غناں گرفت و گفتش جاگم سردار
 علم بر بام مغان زد و سپاهش
 که بر هر فتح فتحی میشدش ضم
 مل فتح از سر مغان شدش نوش
 سران آن همه سر حد ز حدش
 ظفر هر گوهر فیروز شاهی
 فرو رفت از زمین سند خاکشاک
 کشیدن از مغل صد ساله کین را
 بروں کردن بزخم تیر از ایشان
 چرخ فتح را آمد زبانه
 چو پروانه علف میشد بر آتش

۱- این پایه سر ستار ع ۴- این تخت ع- این پایه ح ۳- ز بعضی سع ۴- فتح بار ع ۴- فتح
 باز ع ایضا شاندا آن همه گرد ع ست- بشانده همه گرد ح ۵- بنخه سر ستار ع ۴- بخش ع-
 ۱۰- که آن سر ع ۴- کزاں ح ۱۱- زمین هند سر = زمین سند ستار ع ۴ ح
 ۱۲- آمد زبانه سر ستار ع ۴ ح- آمد نشان ع ۱۵- تلف می شد ح-

نخست اندر حسد منجور و جاران
 کششا کرد و داد از خشم شیر
 گلوئی کافر از خنجر گزاراں
 بزخم گر زبانی تند کینه
 ۵ ز خون آن همه تاتار کاسے
 چه شک کا بنجا که آن سرخاں شد پست
 ازاں پس بود قتلغ خوابه گستاخ ق
 بحد گیلے آمد کا فر آن سال
 چو سگ در بیشه شیراں کند راه
 ۱۰ چو آید مور در جنگ سیلماں
 به پیش آهنگ شد نشه تاد و فرنگ
 دلیری کرده قتلغ خوابه شوم
 اشارت کرد نشه کار ند بجستم
 شدند آن هر دو اژدر در هاشا باں
 نبردی کرد الغنخان جب انگیر

الغناں بر مغل زد پھوستان
 شگالان را کباب از پہلوئے شیر
 چو در خنده لب تببول خواراں
 سر دشمن شده مہمان سینہ
 زمیں شد پُر زریکاں تٹائیے
 دمگر سرخ مرد از خاک پیوست
 قوی تر شجر ملعونہ راشاخ
 شہ آں جرات مبارک دید در قال
 کند بر خود جہل آراہ کوتاہ
 کند پیانہ رسم نقص پیاں
 کشید اندر جہد گیلی صفت جنگ
 بجنگ شاہبازی آمدہ بوم
 الغنخان و ظفر خاں روئے در زم
 درید از زلزله کوہ و سیا باں
 کہ در یوز آمد آں یکدشت پنخیر

۱- منجور و جاران ع = منجور و جاران ع = سبجو جاران سر ۵ - پزریریکان سر ۵
 ۲- بر بریکان ع - تزاری ع ۱ = بہاری سر = تزاری سر ۶ - شجرہ ملعونہ ح ۳ -
 ۳- دست کوتاہ ع ۱۰۲ = رسم ع ۳ = پرسم سر = نیم سم = رسم سر = ہمسم ع
 ۴- قتلور = قتلغ ح ۳ -

سپہ دنبال و قلعن فوجہ در پیش
 اگر چه حالی از شمشیر جاں برد
 بغیر وزی ستادہ شاہ آفاق
 ز خون کسار گیلے غرقہ در سیل
 ۵ سر آندہ زہر سو تیغ داراں
 نیز زید ارچہ دانگ آں کاسہ سر
 چنین فتحے چو داد اسلام را دست
 ازاں پس ببت در ترغی کمر سخت
 اگر چه سخت چشمیاسے کرد
 ۱۰ چو از کفار در دین خواست آزار
 پس اندر دشت خون آشام شد ریگ
 سپاہ دیں کہ چون دریا در آمد
 شد از یک بندہ ہندوئے در گاہ
 زیر تیغ شاہ کابی بودیں تیز
 ازاں پس سہ سپہدار دگر تند ق
 در آمد در سواد مولتاں تیز
 بجائے تیر در فلگندن کیش
 ولیک از سہم سہ رفت نام و
 چو غور شید اندریں فیروزہ گوں طاق
 سر گہراں سہر و غلطیدہ چوں کیل
 کجا کاسہ ہم گشتہ سواراں
 ہمیداد از کرم شہ تنگہ نزر
 مغل را با زوئے شمشیر شکست
 فلگنداد ہم بنجاک از تیغ شہ رخت
 ہم از کیش محمد بیلکے خورد
 کشانیدش ز مانہ ہم ز کفار
 ز لشکر ہائے تر تاق و علی بیگ
 مغل را موج دریا بر سر آمد
 گرفتاراں دو خان ترک ناگاہ
 فرورفت آں دہان آتش انگیز
 کہ صرصر بود با آہنگ شاں کند
 شدند از آب راوی آتش انگیز

۲- رفت نام دست ہم - فرو افتادہ سر ۵ - ہم گفتمہ سر ۸ - بر ترغی ح = در ترغی ع ح
 ۳- شوخ چشمیاسے ۱۰ - خواست ع ح = خاست ع - ۱۲ - دو خان ع ح = دھان ح

یکے تابو دگر اقبال مدبر
 سپاہ بے عدد چوں ذرہ ریگ
 بستوری کہ حضرت راند دستور
 ہداں تابوئے آں تابوئے مردار
 ۵ بدانساں غم آں غم و گراں کرد
 چو باؤتند ناگہ زد برایشاں
 گزشت از تیغ یل خون تاتار
 گریزندہ سگان کفر بد حال
 ہم اقبال و تیموز آتش جنگ
 ۱۰ غینت ہا کہ می بردند زین پیش
 سپاہ دین کہ چوں دریا درآمد
 درآمد جرہ بازی از سپہ زود
 قلادہ بستہ آں کلب معلّم
 برآمد فسح از خون الہی
 ۱۵ از آں پس یل جیوں رانش زور
 کبک سیوم برزم و کین مدبر
 زہر کین تر تاق و ملی بیگ
 معظم بیضہ اسلام کا فور
 چناں پوشد کہ بیسوں نہ ہا آثار
 کہ دوشب یک ہمدہ درمیاں کرد
 ہمہ جمعیت خس شد پریشاں
 دران دشت فراخ از تنگ ہموار
 چو شیراں غازیان دین بد نبال
 بسوئے آہما کردند آہنگ
 غینت داشتند آندم سرخویش
 کبک راموج دریا برس آمد
 کبک راہچو کبک از جاعے بر بود
 رواں کردند پیش شاہ عالم
 کہ فارغ شد مغل از کیسہ خوہی
 کہ بر باید ز ہندستان یکے مور

۱- یکے تابو ستا = یکے تیو ع ۲- ۳- تابوئے مردار ستا = تابوئے مردار ع = بدبوئے مردار ع
 = تیوئے مردار ح حاشیہ ۵- یک مد ستا = یک مد ع ۱۰- در پیش سرح ع ح
 ۱۵- پر مور ستا

عجب تر میں ز اقبال عملائی ق
 برانساں تاخت از دوزخ سموی
 ہمہ مردند و بویچی کہ جساں برد
 اگر چہ آں خار آفت بود بسیار
 ۵ چناں بنشانند ہر سو فت نہ را جوش
 خدا را گوئی از دین محمد
 کہ نیر و این محمد را چناں داد
 زہر در امن و راحت خواب مارا
 خداوند اچو اورا پاس عالم
 ۱۰ چناں بیدار دارش در ہمہ باب
 دستان در خاک کردن نقش کفر سپارک شاہی از سواد ہندوستان

و حرنی چند از دیباچہ عشق خضر خان خانانان بود

کنوں از فتح ہندستان ہم شرح
 گنم دیباچہ گر شاسپ طسرح
 یگویم آنچه کرد از کار دانے
 گئے لشکر کشی گے پہلوانے
 کہ چوں شاہ جساں شد عار باشد
 کہ ذکر او بدیں مقدار باشد
 ۳- و بویچی ستا = بویچی ع ع ۴- ۸- آنا س ۱۲- خان خانان جساں بود سرح ح ع = خان خانان
 بود ع ۱۳- گر شاسپ اع سرح = گر شاسپی ع -

بجز یک فتح ملک دیوگیری
 بدولت نال پیش کین چنچ خم پشت
 چونک سنده و کوهستان دریا ق
 بقدرت رائے زد بخت بلندش
 ۵ همان عظم الغنایان را فرستاد
 برائے عزت دین ابد را
 بدریا و سواحل چون ہنر براں
 خلل در سومات افگند زانناں
 زبس نیرو کہ آں بنیادیر کند
 ۱۰ سعادت میں چه ساں زان پنج مسود
 چوزانو چیسره بر مقصود خود گشت
 چو آن مرحوم بازو بود مشہ را ق
 مصالح کوز غایت بیش می کرد
 برادر ہست بازو گر بود یار
 ۱۵ زدو بازو تن تنسا برنج ہست
 نیت بازو آ پنخان شد پادشا را
 ۳- ملک ہند سراج ع = ملک مند ع
 ۱۳- ہست بازو ع = سست ع -

کہ کرد این کار شاہاں در امیری
 کلید فتح دہلی داد در پشت
 بطاعت گاہ فرماں شد ہمتا
 کہ رائے گو جرات افتد بہ بندش
 کہ خاک آن زمین را داد بر باد
 برائے نیک زو آن رائے بد را
 لبالب داد و زور از خون گیراں
 کہ شد بخت نہ گردوں ہراساں
 زمین را لرزہ چوں دریا در افگند
 بہ محمودی بر آمد فانی محسود
 ز حضرت سوئے دیگر نامزد گشت
 کہ نیرو ہست ازو سے دستگہ را
 بمعنی شد بدست خویش می کرد
 وے بازو بر آدر نیست در کار
 دو تن را چار بازو کار بیج ہست
 کہ راند لشکر کشور کشا را

رواں گشت از پے پیل و خزان
 بسوئے حصن رنقہ نور شد تیز
 بگردش دور لشکر شد ہمتیا
 پیاپے ہم بر سم گشت شہ نیز
 ۵ خود آں قلعه بر رفت جائے آن شہ
 کہ بد رائی ہسم از نسل پتورا
 فری دادہ دہر پر غم دیوش
 بقدر دہ ہزارش اسپ تیزی
 دو ہفتہ رہ ز دہلی بر کشیدہ
 ۱۰ سپاہ و راوت و رانہ ز حد بیش
 حصاری دور دیوارش سہ فرنگ
 مدور چنبری گشتہ فرا ہم
 محمد شاہ عالم چوں درآمد
 بر آمد مغربی از شرق و از غرب
 الغنایان معظم سوئے ہماں
 کزاں کہ لالہ رویا ند بخو تر نیز
 چو گرد ربع مسکوں دور دریا
 بر آنور رفت و زد بر کوه دہلیز
 بہ نسبت رائے ہم یارے آن شہ
 وے در کبیر ازو برودہ گرورا
 بر آوردہ لقب ہمتیہ دیوش
 چو باد تند خیز از تند خیزی
 عمارتیساہ پسیلاں در کشیدہ
 پیادہ خود چو گویم از عد دیش
 ز بہر ترالہ دادہ ابر را سنگ
 فرو بالا ز خیمہ نقطہ کم
 علی ساں گرد آں خیمہ بر آمد
 ہی افگند برجی را بیک ضرب
 ۱- رواں کرد ستا = رواں گشت ع ع ۳- دور لشکر سراج ع = آں دولشکر ع ایضا گرد
 ربع مسکوں سراج ع = گیر در ربع مسکوں ع ۴- کہ بد رائی ع سراج ع = پتورائے سراج ع
 ۵- ہمتیہ دیوش سراج ع = ز دہلی سر کشیدہ ع ۶- ز دہلی بر کشیدہ ع ایضا بہ پسیلاں بر کشیدہ ع ۷-
 = پسیلاں د کشیدہ ع ۱۲- مدور چنبری ع ۱۳- بدور چنبری ع ایضا = و بالا ز خیمہ سراج = فرو بالا
 ز خیمہ ع ۱۴- و از غرب سراج ع = تاغوب ع

بدانسان سنگِ هیت ناک میزد
 چو بود از سوسه شاه آن سنگ چلاک
 چو شاه از روی همت دشت بنیاد
 درژی کز سنگ تو بر تو نشسته
 ۵ چو سوسه حق نیت را بود راهی
 مثل ز دزیر کی کو هوشمند هست
 اگر نقدی نداری چوں نیت هست
 خیر زان داد و انانے فلک سیر
 چو شد ز اقبال شاه هفت تسلیم
 ۱۰ القحان را سپرد آن قلعه و قصر
 بدولت کرد زان پس عزم چیتور
 در آن هم بود رای لشکر آراے
 بتخت هند و ان گر باز پرست
 بد آنجا نیز گستر شد درنگ
 ۱۵ فلک اوست همت بود در جیب

که هر کنگر کله بر خاک میزند
 بخوردن قلعه میزد بوسه بر خاک
 باهلی یکد و همت بست و بکشد
 ره سی ساله کوشش بود بته
 برآمد حاجت قرنی بساهی
 که بنیاد نیت قصر بلند است
 دهندهت مزد آن ناداده بر دست
 که از خیر است بهتر نیت خیر
 ق از انان دار کفیری دار سلیم
 خود اندر دار ملک آمد شصت عصر
 خرابی داد آنرا هم بیک دور
 گران جنبش و زورایان بپکای
 بیالایر شده از هفت کرس
 دو ماهی بود هر سو نیم جنگ
 ست ز آنجا کلید نصرت از غیب

۲- بوسه بر خاک سرتاج ع = رویه بر خاک ع ۴- ره سی ساله کوشش ع ترجمه = رهش ساله کوشش ع
 = ره سی ساله گردش ع ۸- که در نیت بهتر از خیر است ۹- اقامت اور قافیه مصرعه ثانی اسلام ع ۱۰- خرابی و ادراک ترجمه ع = خرابی ساخت ع ۱۲- از و ترجمه = و زوج = و زان ع ۱۳- بیالایر شده
 ۱۴- بیم جنگ سرتاج ع = بیم جنگ سرتاج ع ۱۵- ست آنجا سرتاج ع

کشاد آن قلعه را از انگونه آسان
 با نعام خضر حنا شاد کردش
 بهشت هند و ان حشرم حصاری
 سرش بر آسمان سبز می سود
 ۵ چو شاهنشاه بران سبزه روان گشت
 خضر خاں را بر غم چرخ انخضر
 از آنجا خضر رهبر کرده در پیش
 خدا یا با دجا وید این سکندر
 درخت قامت خان خضر نام
 ۱۰ سخن کاب از دل من خورد گشاخ
 کنون ریزم شرابی کان بجام است
 از ان پس عزم شده را بخوبی
 وزیر می بود گوگاشکر آراے
 سوار افزون زت در چل هزارش
 ۱۵ ز حضرت ده هزار آنو گذر کرد

که کیوان شد سبج خود بهر اسان
 پس آنکه نام خضر آباد کردش
 بهر سو چشمه و سبزه زاری
 مگر بالاش سبزه با ازاں بود
 سکندر گویند بر خضر بگذشت
 همان جا داد چپتر لعل بر سر
 چو خضر آمد بفسخ روضه خویش
 بفرق خضر و الاچتر بر سر
 چو طوبی در بهشت آسایش عام
 نگر تا بر چساں شد شاخ بر شاخ
 که شلخ آنجا کشد میوه که کام است
 که گیرد ملک رایان جنوبی
 بملک الموه غالب تر از رکے
 پیاده خود نداند کس شمارش
 همه جمعیتش زیر و زبر کرد

۳- چشمه و سبزه زاری ع = چشمه بود و سبزه زاری ع = چشمه و سبزه زاری ع
 ۸- ان سکندر سرتاج ع
 ایضا سایه گستر سرتاج ع = چتر بر سر ع
 ۹- خان خضر نام سرتاج ع = جان خضر خاں نام سرتاج ع

سرش بر شمشیر رسید از یک دوادو
 تنی کیش سوئے طاعت رائے نامد
 اسیر و کشته شد ہندو بانوہ
 چو شہ میخواست آنوبے مدارا
 بعین الملک اشارت کرد ز ابروئے
 زینبانی کہ عین الملک را بود
 روانہ شد سپاہی صف کشیدہ
 اگرچہ ای تیغ زن صاحب تلم بود
 چو بخت شاہ عالم رعالم کرد
 بگرد حصن ماندو چند گاہے
 بنخبر از زمین باخاری بکند
 عجب حصنہ کہ دورش چار فرنگ
 رہی می بست و کتہ بود در امش
 چنین تا فرج ناگاہ دریافت
 برآمد تا گرفت اندر سر آرائے

مدانل شد علم را پرچم نو
 بسر آمد اگر از پائے نامد
 بغیر از رائے مملک دیو بر کوہ
 کہ گرد و نور اسلام آشکارا
 کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے
 بیدہ در پذیرفت انچه فرمود
 بگردش بچو مژگاں گرد دیدہ
 بنخبر نیز در لشکر علم بود
 قلمزن تیغ رایاں راقم کرد
 ہمید او اسپ را آب و گیاہے
 بہ آہن قلعہ را مسامری کند
 زا وجہ آسماں را شیشہ برنگ
 ببالا بردن تا برج ماہش
 بدو فوج ازد و سوئے قلعہ شتافت
 گرفت و کشت درایت کرد بر پائے

۱- بر سر رسید سماع ایضاً - تداخل سماع = بد اخل سماع
 ۳- منگل دیوع ۵۲ - ازاں روئے ۸ - ای تیغ زن سر سماع ۱۶ = تیغ زن
 ۱۰- حصن مندو سماع = حصن ماندہ ۱۳ - تا برج سماع ۱۶ = تا فوج سماع
 ۱۵- اندر سر آرائے ۱۶ = سر رائے سماع ایضاً - گرد بے رائے سماع

فرستاد آگے در حضرت شاہ
 ازاں پس شہ بدولت شد روانہ
 بد آنجا بود رائے سخت بازو
 درشت آہر منی نامش ستل دیو
 بے گہراں آہن دل بکارش
 برنگ بہراں خنجر نمودہ
 نشہ لشکر شہ پنج و شش سال
 بیک جنبش کہ شاہ آہنگ آن کرد
 ستل دیوی کہ پیلے بد بمقدار
 ازاں پس نامزد شد لشکر شاہ
 تلنگے صاحب صد پیل رائے
 شغب محبت با قلب جساں گیر
 بنودش ز ہرہ چون خنجر گذاری
 میان دور لشکر مانن پر کم

ہماں قطع دادندش ز درگاہ
 بر رسم گشت بر سمت سما نہ
 گستہ سنگ رایاں را ترازو
 ہمیش راوت بفرمان ہمیش میو
 زر و میں قلعہ سنگیں تر حصارش
 گلیم از بیشتر رایاں ربودہ
 نکرن نیم خشتش رانہ و مال
 براں کوہ از سپہ دریا رواں کرد
 بخواب پیل رفت از شاہ بیدار
 کہ بر سمت تلنگی بسپرد راہ
 جہان تلک را فرمانروائے
 ولی شد سہیت شاہش عنان گیر
 شد اندر حصن بیدولت حصاری
 چو دیوی در میان حلقہ جم

۲- دزاں پس ۳ - ازاں جائز ایضاً سماع ۴ - سوانح سماع ۴ - درشت آہر سے نامش ع = درشت
 ۵ - آہر من نامش ع = درشت آہر من نامش ۶ - درشت و سخت نام او سماع ۵ - زر و میں قلعہ سنگیں تر سماع
 = زر و میں قلعہ سنگیں ع ۶ - بیشتر رایاں ع ۷ - بستر رایاں سماع ۸ - نیم برجش را سماع ۹ - نیم
 خشتش سماع ۱۰ - بد پیلے سماع ۱۱ - جہان ملک اس سماع ۱۲ - جہان ملک راع ۱۳ - ز ہرہ چون
 خنجر گذاری سماع ۱۴ - لشکر جم سماع

چو اقبال شه از غایت فزون دید
 وثیقت جت دست رست در نخواست
 نخت از زرمثال خویشتن ساخت
 فرتا دآن بت زیرین و صد پیل
 ۵ ملک هر چند آنرا در پذیرفت
 ولیکن آزمون ترا اندتندی
 اگر رای آمد ار نه ما ستادیم
 چو بشیند این عتاب آن گردنی رائے
 بیاید پیشتر ز آوردن خویش
 ۱۰ چو این طاعت نمود آن گردن افراز
 بگفتندش که تا بر جائے باشد
 زمیند ایش را که دند محکم
 منظر لشکری با پیل و با مال
 بدرگاه آمد و حناص کرم گشت
 ۱۵ ازاں پس نامزد شد بار یک باز

بچنگ دولتش خود را ز بون دید
 بداند آنچه آل شوریده سر نخواست
 هم از زرد در گلوگاهش رس ساخت
 خزانه بیشتر از حد تحصیل
 ۵ سرش بخشید و نخب سر پذیرفت
 که بود بے غرض در تیر کنندی
 بنجخر شد بدل دستی که دادیم
 براں سر شد که از تازک کند پائے
 گرفته بار سر بر گردن خویش
 سرش ایمن شد از تیغ سر انداز
 بملک خویش ثابت پائے باشد
 زحل را برج حنا کی شد مسلم
 ۱۰ سر گردنکشان را کرده پامال
 سواری سهل میری محتدم گشت
 که سازد پیل معبر طعمه باز

۱- از غایت فزون ح جمع ع = از غایت برون ع م - حد تحصیل ترا جمع ع = حد تحصیل ع م
 ۲- بے دست سر ع - در تیر کنندی ع = در تیر کنندی م ترا جمع ع ۸۲ - این عتاب ح ترا = این عتاب ع م
 ع ح ۱۱ - جائے ماند اور قافیہ مصرعہ ثانی پائی ماند ترا

کند بر دور لشکر دست بر دست
 سو اصل تاحد لنکا بگیرد
 همه خاک سواحل تا سر اندیب
 سیر ابلین فسلان را د مادم
 ۵ روان شد لشکری بفتح همراه
 رسید اندر دیار رائی رایان
 چو ملک دیو گیری رام مشه بود
 چو لشکر پیشتر زان شد زمین مال
 بد انجنا نیز رائے بود بانام
 ۱۰ بالمش ز دور و ز پیلش سری هم
 سپاه اول به انجنا برد غارت
 ز پیل مال و سپا آبخش کفت بود
 گشت آن رائے زیرک گرد جنگی
 چو هم در ره دوید آن فتح فرخ
 ۱۵ همه ساز غنم ترا کرن مهیت
 در آمد باد این لشکر در ان خاک
 دلیران را ز خون معبری مست
 بقطره حصره دریا بگیرد
 کند از بونے ایماں عنبرین طیب
 به تیغ اندازد اندر پائے آدم
 که از دریا بر آرد گرد بر ماه
 زمین گم گشت زیر چار پایاں
 غنیمت شد بدیوان دگر زود
 بحد دیو گیری افگند ز لزال
 بلاش نام و نام آورد در ایام
 ز بونش دیو گیری معبری هم
 کفایت بود ز انوش اشارت
 سپاه شاه را و چه علف بود
 برون آمد ز قلع بے درنگی
 سپه راهم بکار اصل شد رخ
 روان شد کوه آهن سوئے دریا
 که سنگش هم گریزاں شد چو خاشاک

۱- در دور ترا جمع ع ۱۰۲ - دیو گیری ح ۱۶ - زک سنگش ع = که سنگش هم ترا جمع ع
 = که سنگش ترا

چنان خورشید کو هست آسمان گیر
 بر از خورشید داں این کام را
 بدین گونه که یابد پایه بالا
 خضر خانی که اقبال مینش
 ۵ چون بخت خود جوان و پیر تدبیر
 هنوزش تیغ فتح اندر نرفته است
 هنوزش تیغ نصرت در نیام است
 هنوز اندر طلوع است آفتابش
 هنوزش صبح دولت در نقاب است
 ۱۰ هنوزش بخت در ترمین بار است
 هنوز اقبالش اندر کار ساریت
 هنوزش میسر سد بر گل صباها
 هنوزش فتح هائے غیب پیش است
 زلنہ باش تا بکشاید این درج
 ۱۵ جمال کار آن بخت جهانگیر

۱- خورشید هم هست ع = خورشید کو هست ست = خورشید که هست ع ۳- برین گونه
 ع ۴- بدین گونه ۴- اقبال مینش ست ۵- بولنہ پیر تدبیر ست ۶- چون جوان و پیر تدبیر ع
 ۱۰- ترتیب بار ست ۱۴- زمانہ باش ست ع = زلنہ باش ع ایضاً بالا کنده ست ع = بالا کشد ع

شود روشن که این مه بر زمین کسیت
 ز نورش چشم میدارد زمانه
 بدور سر شود بدر سے بلاش
 غلط کردم که گرد و آفتابے
 ۵ دے با این وجود مقبل خویش
 نہ روزش خشک گرد و زیر چشم آب
 ہمہ شب با خیال غم سزہ در گفت
 بجاں آید چو از شب زلف داری

غزل از زبان عاشق

گمیر از بس کامی سخت با من
 که یاری را دہی پیوند یاری
 بر افکن پر ن زان رخسار چوں بد
 مراد دل غبار ناز زمین است
 مراد دیدہ سروی سرفراز است
 از آنم روز تا شب دیدہ باز است

۱- خدا این آفتاب ملک دین کیت ست ۳- بدے ست ع = بد ع ۴- که باشد آفتابے ست ۵- در دست
 ست ۶- از دست ع = چشم پر آب ست ع = چشم پر آب ست ۹- عاشق گوید ع ۱۰- گمیر از
 بہر کامی سخت ع = گمیر از روز کامی سخت ست عاشق = گمیر از روز کامی سخت ست ۱۳- غبار ع = غبار ع

منم شاهی که چون گدوم صف آرائ
 زبون شوخ چشمتی میں کہ چون غم
 بخا از دل شکایت از که خوا غم
 چو شد گنج دل اندر سینه تاراج
 ۵ چو عشق فکند در چہ بینی را
 بکار عشق شاهی بر نگیسرد
 شہاں را اگر چه آئین است مشور
 چو خواہد نرگس خوباں خراشے
 مرا اگر تو سن دل نیست در راه
 ۱۰ گرفتہ گنگر تا جسم بلند است
 بہ آب دین غم پردخت نتوان
 سپیدم باد این چشم سیروے
 دے از خون دل صد شکر گویم
 گر آید بر سر این روز جدائی
 ۱۵ کتم در دیدہ نازک درونش
 چو زان مردم شود این دیدہ آباد

نیارد باد سودن بر زمیں پائے
 کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم
 بلا در سینه خنجر بر کہ را غم
 بفرق من چہ سود از گوہرین تاج
 کشد سیمیں تنے زو میں تنے را
 بغم صاحب کلاہی بر نگیسرد
 کز ایشان دور باشے کم بود دور
 نہ ہر عنزہ کم است از دو باشے
 کند زلف او ہم نیست کو تاہ
 نہ آخر حلقہ جائے این کند است
 کزین لو لو مفتوح ساخت نتوان
 کہ ازوے زرد رو گشم بہ سوے
 کہ یکدم می نخواہد زرد رویم
 کہ یا بد دیدہ زان روز و شنائی
 بہ بندم چشم و نگزارم برونش
 مرا تا دین باشد مردم او باد

۱- کردہ زبونم سرتا = گیر زبونم سرتا ۷- دور باشے کم بود سرتا سرتا ۸- دہباش کم بود
 ۹- نہ ہر عنزہ سرتا ۱۰- نہ از غزوغ ۱۱- زہر سوے ۱۲- دیکھ ۱۳- کتاید بر سر سرتا ۱۴- ہمیں بس بہت سرتا ۱۵- گرازم آرزوئی سرتا سرتا ۱۶- گرازم آرزویم ع

چو جادو این فسون خواند از لب شاہ
 بروں ز دزدہ سرہ این سحر از لب ہاہ

پاسخ از لب معشوق

خبر داری کہ بے تو در دم حسیت
 زہر سینه سوزت حاصل حسیت
 درونم خون شد آخر چند جو شتم
 ۵ اگر زخمی رسد بر سنگ خارا
 تو سنگم میں کہ در جہان بلا کوش
 خورم صد ضربت ہجران خاموش
 بدتر دغا ز می از شمشیر تارک
 تو ہم دانی کہ خود نتوان ربودن
 مرا مادر بشیر ناز پرورد
 ۱۰ فضولت این کہ با این نخت بدنا
 ہمیں بس نیست کز یاد و جمالت
 شبے و خصلوتی و چون تو یارے
 سعادت نامہ ہر کس ز آسمان حبت
 گرازم آرزوے نیست بر سوت
 غمت راز نگانی باد کو بہت

۱- چو جادو سرتا سرتا ۲- نزل از زبان معشوق گویم = پاسخ از لب معشوق گوید حج
 ۳- چند جو شتم حج ع = چند نونم حج ع - جان بلا کوش سرتا سرتا حج ع = جان بلا نوش ع
 ۴- خود نتوان سرتا سرتا = چون نتوان حج ع ۵- نخت ناما سرتا = نخت بد سرتا حج ع = نخت دما سرتا حج
 ۶- ہمیں بس بہت سرتا ۷- گرازم آرزوئی سرتا سرتا حج ع = گرازم آرزویم ع

ز دوری تا کیسلم این دیده بے نور
 چو خوابم شد حسام اندر خیالت
 چو دست از کام ماند گستران را
 نه ابراحساں هم بر منم آورد
 ۵ بردگر چه آفتاب از قصه نازنگ
 درت معذور دارم نیز شاید
 چه جوید پسین درخت نه مور
 گرم بنوازی و گر جوی آزار
 کم از نظان کت بسیم از دور
 حسالم کن نگا ہے در جمالت
 نوازش شش باشد همستران را
 بکشت خوشه چنیاں نیز بارو
 مدان کز فرجه موشاں کندنگ
 که در یامیهمان چشمه ناید
 که نه از حیلہ در گنج دهنه از زور
 خدایت یار باد در همه کار

آغاز انشای عشق خضر خانی از شاخ سبز و تر دو لانی

۱۰ همیشه دو چرخ لاجوردی
 ز دورش هر یکے گردش بکارت
 بیاراید یکے را گوهرین مسد
 کند آن دیگرے راحت تاراج
 چونے امید پائنده است و بنیم
 ندانم پیشه جزن نوردی
 بزیر هر یکے دیگر شما پست
 که بنشانند در آن ممدش بصدب
 که پوید بر دهر خانه محتاج
 خوش آن کس کونند گردن تسلیم

۲- چو خوابم شد حسام = چو خوابم ع ۳- دست از کام ماند گستران = دست از کار ع ۹- انشای عشق
 عشق خضر خانی ع جمع = انشای عشق خضر خانی ح = بر آمدن عشق خضر خانی ع ۱۱- بکارت
 اور تا فیه صرته ثانی شمار است ح ع ۱۲- بکارت = بکارت و شمار است ع

چو توان رشته گرد و گستن
 بس آفت کاں نوید کامر نیست
 چه داند طوطی کافتن در دام
 چه داند باز چوں بندند پیش
 ۵ با بند و که گرید در اسیری
 همایوں طالعی باشد جوان نخت
 بهر کامی که پیش آید نیازش
 نموداری بند در و سے به تدبیر
 شترانی کیش بود ز اقبال بوئے
 ۱۰ گلی کو خواست والاد تگه یافت
 دُری کو خواست شد بر افسر خاص
 چو روزی مندر ابر و دند جائے ق
 در آن حالت نباشد صاحب هوش
 خدایا هر که نعمت دهی پیش
 ۱۵ گنوں زینجا بنامه باز گردم
 بساید دل در و ناچار بستن
 بساغم کاں کلید شادمانیت
 که از شکر دهندش طعمه در کام
 که دست شاه خواهد بود جایش
 کند شکر اسیری در میسری
 که در کارش نگیرد آسمان سخت
 بصد هنجار گردد کار سازش
 که خلق از عوالتش گردد عیال گیر
 رسد در گوهرین جام از سوئے
 نیارد سوئے دیگر دست هفت
 رسد در گنج شاه از دست خواص
 که از روزی بند بر گنج پائے
 که شکر نمیش گرد دهنه اموش
 در آموزش سپاس نعمت خویش
 بگر دنگته پائے ناز گردم

۱- در و ستر = برو ع ۳- چه داند ستر = نه بینی ع ایضا هم از
 شکر ع - نندش ح ۱۲- روزی شاه را ستر ع ۱۳- شکر نمیش ستر = شکر نمیش
 ع ۱۵- نکتة پائے راز ستر ع = نکتة پائے ناز ستر ح

چنین خواندم در آن دیباجه راز
 که چون شاهنشهر جمشید مند
 بملک دهلی از خون الهی
 سری کز باد کین دیدش خطرناک
 ۵ هم اندر مهند رایان راهی کرد
 چو کرد از خون گبران خاک را سیر
 خود از خونے چنین زینگونه محراب
 مگر میخواست آن خورشید بے میغ
 بفریزی فرستد قلب شاهی
 ۱۰ النخانی مظلم را بفرمود
 صنم حسبان که بر شد تا اثر تیا
 چو زانورفت النخانی طفله یار
 که داد آن ملک دولت را بتاراج
 در آن حسد کرن رای بود بانام
 ۱۵ از و رایان ساحل در ترف و تاب

که هر حرفی از ویسکر و صدناز
 عسک الدین والدینا محمد
 بر آمد بر سریر پادشاهی
 بآب تیغ کردش طعمه خاک
 هم از تا تا غمزه نین راستی کرد
 بدریا خواست شوید خون شمشیر
 بدریا پاک گردونی به آب
 که در یار کند خشک از ترف تیغ
 ز برج مہ بمنزل گاه ماهی
 که لشکر جانب در یک شد زود
 در اندازد رنگوں در قفس دریا
 بر آسناں کرد ز آئین ظفر کار
 ز رای و رانہ بستد رایت و تاج
 بقدرت کامگار اندر ہم کام
 روان در بحر و بر فرمائش چون آب

۶- خونے چنین سزا = خونے چنان ع = خون چنین ع سزا = زینگونه سزا = زانگونه سزا
 ع ۸- مگر میخواست سزا ع ۱۱- پر شد ۱۲- چو زانورفت ح ع ۱۳- آسو
 رفت ع ایضا بدانناح ع ۱۴- بر آسناں ع

چو تیغ افشانند بروی خان مغفور
 سپه دنبال کرد آن محترم را
 حرمائے مہین رائے والا
 بدست افتاد با پیل خستہ رانہ
 ۵ بتانی نے تان دیدہ نی ماہ
 سہر آن جسمہ خوبان گل اندام
 چو دین زار جندی نازین خوشے
 نہ در توئی خورش مورخ حسرتیہ
 گرمی آفتابے سایہ پرورد
 ۱۰ امانت دار آن خان جہانگیر
 بفریزی چو باز آمد از آن فتح
 بعرض بارگاہ آورد در پیش
 ہنسانی تحفہ کان مشکین کرد
 سہر آن جسمہ کنولادی رائے
 ۱۵ چنان ماہی و آن انجسم بدنبال

رمید آن تیرہ دل چون سایہ از نور
 ستد زان کعبہ گبران حسم را
 سراپا غمزه در لولوئے لالا
 جهانی پر شد از رانی و رانہ
 نہ چشم بد در ایشان یافتہ راہ
 پری روی که کنولادی بدش نام
 چو جاں پوشیدہ از بینندہ گاہ روی
 نہ باد تن بد بر رویش وزیدہ
 وے خورشیدش از سمیت شدہ زرد
 کہ از عصمت بر آن آہونزد تیر
 بہ پیش تخت شدہ زد بوسہ بر سطح
 متاع و سل و سپ زر ز حدش
 ہماں نازک تیان ماہوش کرد
 سزائے خدمت تخت کیا نے
 بفرماں در حرم فرستند در حال

۲- دنبال کرد سزا = غرق سزا ح = غرق ع ۵- در ایشان سزا سزا ح = بد ایشان ع ۶- شدش
 سزا ح = بدش سزا ح ۷- مولے خزیدہ سزا ۱۰- امانت دار آن سزا = امانت داری سزا ح
 = امانت داری از ع ۱۳- نازک تیان سزا = نازک تیان ح ع ۱۴- سزائے خلعت دس

مه اندر برج شد چون لعل در صبح
 چو آمد در شبستان شه آن شمع
 چنان افشرد بهر بندگی پائے
 کے کن بخت و دولت پائے گیرد
 ۵ ہر آن فصلے کز و گرد د پدیدار
 پرستاری کہ دولت یار باشد
 چه نیک اختر کے کز بخت فیروز
 چو خاک تیرہ گیرد دامن باد
 چو پیش با چنار افتد کدورا
 ۱۰ غرض القصہ کہنہ لادیتی رائے
 چورانی سوئے حضرت شد بکپائے
 چنان آفت حکم ایزد پاک
 دویم رعشمشش مہ بود رفتہ
 پری روی ز مردم حور زاده
 ۱۵ ہی آراستش مشاطہ بخت
 چو کنوں لادیتی آن در راصدف بود
 و بالش را شرف رود اذناں بوج
 پریشاں خاطرش گشت اندکی جمع
 کہ کرد اندر دل شاہ جہاں جائے
 بچشم بختیاراں جائے گیرد
 شود منعم بصد جانفش خیر یار
 ہمہ کارش جبال کار باشد
 شود پیش بزرگان خدمت آموز
 مناندا بر راز و دامن آزاد
 چنار از خویش برتر دارد اورا
 دو دخت داشت گاہ کامرانی
 بمانداں ہر دو گوہر در کف رائے
 کہ شد در بزرگ اندر دل خاک
 کہ بود آن شش مہ ماہ دو ہفتہ
 سپہرش نام دیولدی ہنساہ
 ہمیدادش سعادت مژدہ تخت
 بخدمت پیش شاہ بجر کف بود

۵- بعد مجلس تہنیتیہ ۱۳ شش مرد سراج جمع شش سے ۱۵- مژن بر تخت سراج

ہمیکرد آچختاں خدمت بدر گاہ
 شبے خوش دید دارائے زمین را
 تخت اندر و غالب رازباں داد
 کہ شاہ تا ابد سندنشیں باش
 ۵ ہمیشہ بر سریر ملک جاہت
 بیاد ت ہر کہ بود بر زمین شاد
 پس آنگہ بادل پر بسیم و امید
 کہ از شاخ جوانی برد خرم
 چوزینجا باد اقبال آن طرف تاخت
 ۱۰ شدم من خوش ز بخت روشن خویش
 یکے زان دو سپرد اندر جوانی
 دوم مانده است پچوں پویند خونست
 دمی گر ہر شہ بر بندہ تا بد
 ازین پویند من زندگی بہا در
 ۱۵ چو شہ را در شداں دیباہہ در گوش
 بدل میگشت جتن ہر زمانش
 کہ حاصل میشدش خوشنودی شاہ
 بعرض آورد در از خویشتن را
 ز بانرا در دعا گوئی عنان داد
 بشاہی خسر و روئے زمین باش
 سران ملک را سر زیر پائیت
 اگر خود آسماں باشد زمین باد
 بشرح حال شد لرزندہ چون بید
 دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم
 مرا ز انجا بود ایں جانب اندخت
 لے ماند آن دو گل در گلشن خویش
 پرستاراں شہ را زندگانی
 دل من بہ آں خوں بے سکونست
 بگر می خوں بخوں پویند یا بد
 نیاید پائے شہ فہ دابر آد
 نموداری دگر رود ادش از ہوش
 پرستاری ز بہر خضر خانش

۴- سندنشیں باش - زمین باش سراج = سندنشیں باد - زمین باد سراج ۶ - در زمین سراج
 ۱۲ - مانده است آن سراج = مانده است چوں سراج ۶ = مانده است چوں سراج ۶

موافق باز خواندش در دل آن گفت
 برائے کار داں فرماں فرستاد
 کہ داری در سر لے دولت خویش
 چو بر طغر لے فرماں دیدہ سائی
 ۵ کہ گرد بیت این خورشید معمور
 سریر آرائے ملک ہندواں کرن
 ازیں شادی کہ آمد ناگسائش
 کجا در ذرہ گنجید این کہ خورشید
 چو با چشمہ کند بحر آشنائے
 ۱۰ براں شد کاں طرب را کار سازد
 متاع قیمتی صد پیل بالا
 دگر کالائے گوناگون نہ چنداں
 پس آنکہ با ہزار امید واری
 فرستد سوئے دولتخانہ تخت
 ۱۵ دریں اثنا چنان شد شاہ رارائے
 کبستاند ازاں رای کرن جائے

۱- باز گفتن سرع = باز خواندش ع مراد ۲- نامہ فرستاد = فرماں فرستاد مراد ۳- ایضاً چنان
 داد مراد ۴- چینی داد مراد ۵- مبارک روئے دختر مراد ۶- قیمتی مراد ۷- قیمت
 ۱۳- نشاند نازین مراد = نشاند نازین مراد

بر آنو نام زد گشتند در دم
 امیران دگر با جیش و انبوه
 چو در گجرات رفت آن لشکر سخت
 ہمیدانست کورا بنود این زور
 ۵ چو آن جانی صلاح جان و تن دید
 چنیت راند و بیرون شد شاہاں
 نیز د از ہمدان و خون و پیوند
 نہاں از دیدہ مردم پری وار
 رسید آنجا و گشت ایمن ز خونریز
 ۱۰ چو سنکن دیو پور رای رایاں
 کہ کرن از گوجرات آد بریں سوئے
 بہ پردہ دختر ساری دارد نہفتہ
 لطافت مایہ چوں آب باراں

۱- پنچیں جمع = پنچیں مراد ۲- جیش و انبوه مراد ۳- جیش مراد ۴- چو آنجا نے
 صلاح مراد ۵- چو آنجا نے صلاح مراد ۶- ایضاً صلاح خویش ع = صلاح خویش ع
 ۷- ہمدان مراد ۸- ہمدان و پیوند مراد = خون و پیوند مراد ۹- خون مراد
 مراد ۱۰- گرد کرد مراد = گرم کرد ع ۱۱- سنکن دیو مراد = سنکن دیو مراد ۱۲- چو کھس ع = چو کھس
 دیو ع ایضاً شاہی مراد ۱۳- بشاگاہ ع = بشاگاہ ع ۱۴- بدیں سوئے مراد = بریں سوئے ع

الغنائ منظم پنچیں ہسم
 کہ از پامال اسپاں سر مہ شد کوہ
 بنجاک افگند رائے کار داں خست
 کہ پیش قلب بجم بند و صف مور
 ہزیت را سلاح خویش تن دید
 چو باد تند در کوہ و بیسا باں
 بجز خاص شبستاں لبتے چند
 بسوئے دیو گیر افگند رہوار
 عنناں را نرم کرد از جنش تیز
 بشاگاہ ز آگاہے سلیاں
 ز تاب تیغ ترکاں تافتہ روئے
 گلپوشیدہ روئے ناگلفتہ
 سہرائے تخت گاہ تاجداراں

طع در بخت نکلن تابصد بجد
 برادر را که بهیلم بود نامش
 بر آنو رفت بهیلم دیو چون باد
 چو کرن آزرده بخت پریشان
 ۵ نیارست اندر آن پیغام نه کرد
 نشانها که باشد شرط این کار
 همه یک یک به یکدیگر سپردند
 دو جانب چون فراهم گشت تدبیر
 فرستادند بر بوسه همای
 ۱۰ چو یک فرنگ ماند اندر تگاپوئے
 سپاه شه که بود اندر پئے کرن
 چو باد تند زد ناگه برایشان
 بکوه و دشت سرزد کرن سرکش
 چنان گرفت ز اندیشه سر خویش
 ۱۵ دلا در پنجهیں کو مرد گو بود

برد در برج خویش آن ماه رانند
 بخواند و کرد حمت ال پیمش
 بهماں را ز همانے بروں داد
 حمایت جوئے بود از سوئے ایشان
 ضرورت باز حسل پویدمه کرد
 بمقداری که رایاں راست مقدار
 بر صد دریایکے گوهر سپردند
 رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
 مہ روشن بکام اژدهای
 که اندر دیو گیر آرد پری روئے
 که کردی در زمانے کار یک قرن
 همه جمعیت خن شد پریشان
 سپاهی در عقب چون کوه آتش
 که چون اندیشه ناپیداشد از پیش
 بفرمان النخاں پیشرو بود

۱- طع در بخت تراحم ۲- برادر را که بهیلم دیو بود = برادر را که بهیلم بود تراحم
 ۱۰- آرد متا = آید سماع = آدح ۱۴- ناپیداشد از پیش ح ع احم = ناپید از سر پیش ع
 ۱۵- دلا در پنجهیں ترا ایضاً الف خاں سماع تراحم

چو کرن از تاب تیغش برق ساں حبت
 در آن جنبش دولرانی که نخبش
 دواں می شد به پشت باد پائے
 به پیکان گوش او کز اوج و از پت
 ۵ غرض ناگه رسید از غیب تیرے
 بماند آن رخش آتش پائے سرکش
 سپه کش پنجهیں نزدیک تر بود
 از اں گل برگ و زن لاله بازو ق
 امین شاه بود آن گرگ خونریز
 ۱۰ بصمت ہم بدان ساں بهماں پوش
 النخاں در حرم میداشت متور
 چو فرماں شد که آن ریحان فردوس
 رسانیدند در ایوان جمشید
 کونوں میں کاختر ہر ہفت کردہ
 ۱۵ بیا مطرب بازا بریشی چنگ
 حرماں زو چو ابر از باد بگست
 بری میخواست چیدن از خورش
 چو گل کش باد برگیسہ دزجاے
 بساں تیر میشد شست در شست
 کہ تیر چرخ زان برزد فیضے
 گرفت ماه شد در برج آتش
 رسید و در عنانن پنجهیں زو زود
 گراں شد پنجهیں را چون تر ازو
 ندید از بیم سوئے آن برہ تیز
 النخاں را رسانید از سر پوش
 چو فرزند خودش در پردہ نور
 بشہ آرنده چون بر حیس در قوس
 بکلیاب حیا پوشیدہ خورشید
 چاہیرون دہد از ہفت پردہ
 بریں شادی کہ آمد دوست در چنگ

۴- به پیکان گوش اوج ح ع احم = به پیکان گوش خود ع ۶- پنجهیں ترا ۱۰- بدانان بہمان ترا = برانسان بہمان
 ع ع = بدانان پر نیان ح ۱۴- کاخترے س ایضاً جاں ع احم -

بدان تان کند در سینه بنحو است
رواں کن این غنزل در پرده رست

غزل از زبان عاشق

چه رویست اینک چشم کرد روشن
چو بویست اینک مجلس کرد گلشن

نه ماه آسمان را باشد این روئے
نه فردوس بریں دار چنین بوئے

۵ رُخ دیدم که جاں را زندگی داد
و لے دل را نوید بندگی داد

ازاں رویش نشخ زاد درمن
چناں روئے مبارک باد بر من

بیایه زندگی بخش جانم
کے کہ تو زیدنه از جان من آنم

نم بر دیده پائے جانفزایت
ولیکن نیت آن تعطیم پائیت

ستانم دیده از خورشید و اسے
که تو خوش خوش براں بالآخر اسے

۱۰ برای کا دے ہمرہ کہ بودت
دل منہ وز کہہ دیگر کہ بودت

خوش آن بادی کہ از صحر او از پشت
بگرداگرد رویت داشت گلگشت

کہ امی گرد در زلف تون کرد
کز آب دیدہ خود شویم آن گرد

کہ امی مرغ بر سر کرد پرواز
کہ سازم در زمانش طعمہ باز

فروخت در کہ امی خاک پیوست
کہ از دروینہ خورشید و مہ رست

۱۵ لے خون شد دلم از رشک آن خاک
ہم از خون دل خود شویمش پاک

۱- بردن کن حم ۲- عاشق گوید حم = عاشق گوید عشق بندہ نواز سزا یہ غزل تمام و کمال نسخہ حم میں متر و ک
ہو گئی ہے ۳- نر جان سرع ۴- لے جان سزا = بیجان ع ۱۰- دل افروز سزا = دل افروز سع
۱۲- دروینہ سزا = دروینہ ع - خورشید و مہ سزا = خورشید و مہ سع

زہی اقبال آن خاک رہہ افوس
کہ نعل تو سنت میسند و بر دوس

ولیک از دست باد مآ و صد آہ
کہ نقش بوسہ بر می چسبند از آہ

فلک زیر آرزوی مرد کای کاش
ہلا لم نعل بودی در تہ پاس

گذشتہ است آنکہ چون افسردہ چند
دلم بودی بخورد و خواب خر سند

۵ کنوں دل را زبان بت پرستی است
حریف عشق را آغز زمستی است

شراب دوستی وہ تانسانانی
برئے دوست نوشتم دوست گانی

نوازندہ چوزیں دستان بہ پر دخت
وگر سازندہ داستان دگر ساخت

بپاسخ از زبان دلبرہ نو
رواں کرد این غنزل در مژمر نو

پاسخ از لب معشوق

۱۰ زمانہ میں چہ ساں شد کار سازم
چہ در ہائے سعادت کرد بازم

بے مہری نختم کرد تاراج
ز مہم داواں پس مژوہ تاج

نگہ کن تا چہ میمونت بختم
کہ سر بر ماہ زو میمون و ختم

نیسے خوش وزید از سبہ گلشن
کہ از وے تان گشت این جان روشن

مرا چوں گل ز شلخ ناز بر کن
بدولت حسانہ امید انگند

۱۵ کونم اعنتا و بخت خود ہمت
کہ گلبوے شود از بوے من مست

۳- فلک زیر آرزوی مرد سزا ع = فلک زیر آرزوی مرد سزا ع - خواب خورد و خورد ع
۵- حریف عشق سزا ع = حریف عشق ع ۹- پاسخ از لب معشوق سزا ع = پاسخ از لب معشوق سزا ع = پاسخ از
زبان معشوق گوید حم ۱۲- نر جان سزا = بیجان ع ۱۰- دل افروز سزا = دل افروز سع

گوہی میسد ہر خاطر بر آغم
 شود پیونیز من با ہر بانی
 بہر خود در رہ او خاک سازم
 براہم طائر میوں زدایں فال
 ۵ برآں فرخندہ فال امیساوام
 مرا خود ہست در طالع شماری
 گر آخر تصادقت این پایہ یابم
 و گر قلب اندگو ہر ہائے افلاک
 عود سے کش ہوس میں است یا کم
 ۱۰ زہندستان غزالے شیر مستم
 رسیدم تا ز چشم آہوانہ
 ولی رام غنزار خویش سازم
 دریں نادک زنی و کیسنہ تویزی
 شکار جاں شکارم خضر خاں باد
 کہ باقی عمر بجز دولت ترا نم
 کہ بندم در دفتاش از مہر جانی
 ز بہر بودنش جاں چساک سازم
 کت از فرخ زرخے فرخ شود حال
 کہ گرد داختہ فرخندہ یارم
 کہ دُر گردم بتاج تاجسداری
 ز دُر ہائے فلک پیسرایہ یابم
 بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک
 ز مژد سازد از زمینا بنجام
 کہ از یک غمزہ ترکستان شکستم
 دو انم ہر طرف تیسر روانہ
 جواں شیرے شکار خویش سازم
 شکار جاں شکارم باد روزی
 کہ چون خضرش حیات جاوداں باد

۳- براہم طائر میوں سر سٹا حج ع = برایم طائر میوں ع ۸- بقلبے سر سٹا حج ع
 = بقلبے ع ۱۰- غزالے سر سٹا حج ع = غزالے ع ۱۱- تیر روانہ حج
 = تیر روانہ سر سٹا حج ع

گرم شدن چشم دولرانی در شمس الحق والین خضر خاں و از
 تاب مہراب در چشمش گشتن و مہرباں گشتن آن چشمہ مہر بر آن
 نیلو فرہندی و چون شعاع خورشید از صفا بر زمین اُتقان

چہ خوش باشد در آفت ز جوانی
 ۵ گہ از ابرو بیسان راز کردن
 گمے از گوشائے چشم خواندن
 ازین جاں دادن و از مے ربودن
 ازین باخویش خوں در گریہ خوردن
 ازین گندن بجمرت سینہ ریش
 ۱۰ ازین در پیش محم غم کشادن
 ازو شوخی و زین در غم نشستن
 ازین چوں دشمنان سخت بازو
 ازو نادک درون جاں گرفتن
 فشرده عشق در جہان ماتم سخت
 ۱۵ و کیلان بلا در فتنہ مشغول
 دو بیدل راہم سوداے جانی
 گہ از مژگان غتاب آغاز کردن
 گمے از دُور با ش غم نہ راندن
 وزین گفتن جفا و ز مے شنودن
 ازو در لب بزدی خند کردن
 ازو دیدن ندادن سوئے خویش
 ازو پائے رقیباں بوسہ دادن
 ازین زاری و زور و بر شکستن
 خدنگ دوستی کردن ترازو
 بصد جاں لذت پیکان گرفتن
 خرد بردہ بصحرائے عدم رخت
 عملد اران غم را کردہ معزول

الحق خضر خاں سٹا حج ۳- از صفا سٹا حج ۴- ازو گفتن سٹا حج ۵- زین شنودن سٹا حج ۹- سینہ ریش سٹا حج ۱۰
 = سینہ خویش سٹا حج ۱۰- رقیباں سٹا حج = رقیب سٹا حج ۱۱- دزور و بر شکستن سٹا حج = دزور و بر شکستن سٹا حج ۱۲- و ازو کی بر شکستن سٹا حج

بخونیزی کرشمه تیر در شمت
 درون جان خیال زلف و بالا
 هوائے دل بکنج سینه پنهان
 جفائے کاید از جاناں پیاپے
 ۵ مے تلخت جو رگ کلمذاراں
 ہر آتش کاں بیروز دبت سیم
 وگر شد ہر دو دل زین شعلہ معمور
 خضر خان و دولرانی دریں کار
 کنوں حرنی کہ من خواندم دریں لوح
 ۱۰ کہ چون آمد دولرانی بدر گاہ
 برسم بندگی بر پائے مے بود
 بفرخ روزی اندر خلوت قصر
 اشارت کرد بانوئے جہاں را
 خلف را از خلیفہ گوید این راز
 ۱۵ دولرانی نجستہ دختر کون

نمادہ دل شدہ جان بر کف دست
 چو دزد خانگی جا سوس کالا
 چو طساران با فنوں بردن جان
 بعزت در پزیرد عاشق از دوسے
 کہ ہر چندش خوری ہشد گواراں
 خلیلاں را بود باغ بر اہیم
 بنامی سوز ہے نور علی نور
 دو دل بودند یکدیگر گرفتار
 چنیں بخشید بہلما راحت و روح
 بشارت یافت از بخت نکو خواہ
 بفرش خاص جہت سائی مے بود
 خضر خان را بخواند اکت عصر
 کہ بیرون انگلتد از ہنہاں را
 کہ گشتت بخت و دولت کار پرداز
 کہ نار دچرخ چون آں مہ لبستون

۲- زلف و بالا سبج غم عھا = زلف بالا ع ۳- با فنوں سٹ = در فنوں ج ح ع = در افون
 سح ۴- بعزت کا ۶- بتے سیم سٹ ۵- نور علی نور سٹ ۸- بود تیکدیگر سٹ سٹ ج ع ح ح
 = بون یکدیگر ع ۱۵- چون اور سٹ سٹ ج ع ۲

شداست از بہر ترو بخت مہیا
 چو خاں را آمد این دیبا جہ در گوش
 در آں شرمندگی زایواں بردن رفت
 در آندم بود خاں دہ سالہ راست
 ۵ دو لرا نی بعت در ہشت سالہ
 ہمہ دندان شست شیر بدر است
 برادر داشت در ہر وصف شایاں
 بصورت اندکی با حسان کشور
 ز ہجر آن برادر در سنانش
 ۱۰ چو دیدی روئے خاں چیرے از آن
 چناں بے سلخ ماہی را تیر پوست
 نمیدانست چون او نیک بد را
 ولیکن بود حسان عظم آگاہ
 بدیں خوش بوداں باز شکاری
 ۱۵ یریناں مہ آں ہر دو دل افروز

کہ گرد و دستانہ زان ماہت شریا
 ز شرم شاہ بانو ماندن موش
 ولیکن مہرش اندر جاں دروں رفت
 کہ این ہنگامہ شادیش برخواست
 دو ہفتہ ماہ را بستہ کلا لہ
 از ان مستی ہی اُفتاد مینخواست
 چراغ افروز گوہر ہائے رایاں
 مشابہ بود پنجوں روئے باز
 غمے میزداد ہر دم تو امانش
 از ان نقش خانہ بود در جاں
 ہمہ آں برادر داشتی دوست
 گماں برودی برادر جفت خود را
 کہ از نطق جفت اوست آن ماہ
 کہ زان اوست کبک مرغزاری
 چو ماہ نوہمی انہر و دھسرون

۴- این ہنگامہ عھا = آن نگاہ ع ۶- مت از شیر سٹ ۸- مشابہ گونہ سٹ - رویش برابر ع = رویش
 باز ح سٹ سٹ ج ع = پنجوں ہلے باز ہنگامہ ۱۰- باناں سٹ ۱۱- در تیر پوست سٹ ح
 ۱۴- حیدر اوست سٹ حاشیہ

بازی بودشان عشقی که یک دم
 بند چوں عشق در بازی مجازی
 چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند
 نہانی باختندی آن دو مشتاق
 ہ ہر بازی گئے چوں خورد سالان
 بریں آئیں کہ تا بگزشت سالے
 شناسا شد دو لرانی ہسم از بخت
 بطلع ہست در بہتر زمانے
 فلک چوں سروری بخشد سری را
 ۱۰ کند چوں زُہرہ با بر جیس دیدار
 شدی ہر سو کہ آن خورشید پایہ
 بودی ز وجہ دار گاہ و بیگاہ
 دویدی شمس الالہسم پس و پیش
 بیکجا خوردشان بودی جدا خواب
 بودندے جدا در بازی از ہسم
 شد آن بازی را آخر عشق بازی
 ہم کہ طاق و گاہے جفت بازند
 ز طاق ابرواں ہم جفت وہم طاق
 دویدی خورد شیری باغزالان
 سری بر زد ز باغش ہر نہالے
 کہ بخت اوست این فرماندہ تخت
 قرآنش با چاں صاحب قرآنے
 کند پیوند اونیک اختری را
 سعادت با بد ہر آید پدیدار
 صنم رفتی بد نبالش چو سایہ
 چو نور از آفتاب و پر تو از ماہ
 ز تاب مہر سوئے سایہ خویش
 خوردندی دے بے یکدگر آب

۱- ہر دم ب ایضاً از بازی ح ۴- آن دو مشتاق سر سر ح ۵- ہر دو مشتاق ع
 ۶- بریں سر ح ایضاً ز باغش سر ح ۷- ہر نہالے سر سر ح ۸- ج ۹- ح
 نو نہالے ع ۱۰- زان اوست سر ح جفت اوست ب ۱۰- چوں زہرہ سر سر ح ۱۱- ح ۱۲-
 زہرہ چو ع ۱۳- کہ ماند ہر سر

زلینا نعت دیدار در پیش
 چنین تا ہشت سالہ دختر رائے
 خضر ہم شد براں حالت کہ کوشد
 بلطاف میر سید از ہر جریدہ
 ۵ کہ بادش در پے نغفہ شگافیت
 مہین بانواں را بخت یک روز
 خضر خاں چوں بہر سبزی چاں گشت
 بساید کرد نخلے ہم نشینش
 پس آنگہ عزم شد سلطان میں را
 ۱۰ کہ چوں خال خضر خاں الپخان ہست
 بدیج عصمتش در یست مستور
 کندش با ہنہاراں ارجمندی
 چو این اندیشہ محکم گشت شہ را
 بسوئے الپخان فرماں فرستاد
 الپخان کاں بلندی یافت از بخت
 بودی سیریش از یوسف خویش
 نہاد از دور گدوں بر ہم پائے
 کز ان چشمہ زلال خضر نوشد
 نسیم آن ہسار نور سیدہ
 ولے ابر حیا در پردہ ہفت
 نہانی گفتش لے شمع شب افروز
 کہ خواہد عالے را سا باناں گشت
 کہ بر خوردار گدو میوہ چنیش
 ہم آن معصومہ پردہ نشین را
 کہ زیب چہرہ دولت بدان ہست
 کہ چوں خورشید نتوان دیدش از نور
 بعقد آن ز مژدعت بند ی
 نوید خواستگاری داد مہ را
 از ان اندیشہ خیرش خبر داد
 نریرفت آن مبارک مژدہ از بخت

۴- تمام نغوں میں بہار سوئے ع کے۔ مگر اس میں بھی بہار کو چیل کر نہال بنایا گیا ہے ۵- ابر حیا سر = بروی
 حیا سر ح ۵ = روئے حیا ع ۶- مہین بانوان سر سر ح ۷- ح ۸- ہمیں بانوے خود ع
 ۸- تان نخلے سر ۱۱- از نور سر ح = از دور ح ع

نیت کرد با صد زینت وزین
 شدند اهل جسم زین نکت آگاه
 برسم بندگی و نیک خواهی
 که دخت ابلخاں چون شد مقتدر
 ۵ نه او بیگانه شد از دور پیوند
 خضرخان کن بهار زندگانی
 بناید کاکلی کشش بارگردد
 ازیں مهر کی گیتی ز دست گلشن
 برای آتش اگر خاشاک پوشیم
 ۱۰ همانا خاں بر خورد از نوخیز
 چون غنچه دل بشاخ سبز بسته است
 بهر بادی در دصد جامه چون گل
 از آن گاه که دخت کرن گجرات
 بگوش او که این گفتار در شد

ز بهر چشم ملک آن قره العین
 دروں رفتند پیش بانو شاه
 نمودند اندراں درگاه شاهی
 که گرد و دهنش باحنان کشور
 که او هم شاه بانور است فرزند
 بهر سو میزند شاخ جوانی
 ز خا غیبه تش انکار گردد
 نموداری که مارا هست روشن
 چو روشن تر شود ناگه پوشیم
 باغ حن دارد در غنچه تینه
 ز گل رویان دیگر باز رسته است
 نه ریحاں دامنش گیسو سبل
 حوالت کرد شا همنشه بدان ذات
 تو گوئی در تنش جان دگر شد

۴- قدر ۵- بیگانه شد از دور سراج ع ۲- ۶- یار گردید
 ۷- بار دارد سراج ع ۸- مهر که ۱۰- همانا خاں بر خورد از نوخیز سراج
 ۱۱- همان خاں بر خورد از شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامه چون گل سراج ع ۲
 = صد چاک چون گل ح ۱۳- چون جامه صد گل ع

زیاد او شود آسوده جاننش
 دو فرقت رفت سو گنبد باین
 برتند از هم دو سپیکر آشنائی
 صواب آن شد که دو لولوئے هم فوج
 ۵ خوش آمد این سخن بانوئے شه را
 بجائے شه شد و جائے دگر دست
 همین شد رسم دوران ستم ساز
 کجا بوج ازد و کوب کرد معمور
 کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت
 ۱۰ فلک کو بند هائی برود از بند
 عرض هر یک بخلوت جائے خود رفت
 پس از یک هفته آن ماه دو هفته
 خضرخان کردی از دورش جگانه
 دولرانی هم از دنباله چشم
 ۱۵ خضرخان رست کردی موزه از پیش
 نیاید ز نام او ز باننش
 دومه را بعد مسکن نیت کاین
 میسر نیت ایشان را جدائی
 شود هر یک چراغی در دگر برج
 دو منزل شد معین همه دومه را
 دو جاں کجا و فغان پوست از پوست
 که نتواند دو کس را دید و مساز
 که باز از یکدگر نفلگندشان دور
 که باز اندر میان سنگی نیندخت
 چه شک گریه گنبد همه پیوند
 بپای دیگران نه از پائے خود رفت
 بخدمت آمدی از تاب رفت
 بر آوردی ز دل دزدیده آه
 بدیدی و فلندی شعله در چشم
 چنین کردی سلام دل به خویش

۱- نیاید ح ۲- پیوند بان ح ۳- ایضا نیت مسکن بند سراج
 ۴- همین شد رسم سراج ح ۵- ایضا ح ۶- ایضا ح ۷- بند سراج ع
 ایضا چه شد سراج ح ۱۵- از پیش سراج ح ۱۶- در پیش ع

سنبه خدمت دیگر گرفته
 جسد دور و جانسا یکد گریار
 پرسش هر نظر زین سوبیانی
 کر شمه تیغ میزد در چپ دست
 ۵ جگر بے صبر و تنها در قناعت
 بهر این در درون او جگر گوش
 درون یکد گدر در رفته پنهان
 دو آینه گرا از رسم خیالی
 دو شمع اچسپ بوند از یکد گردور
 ۱۰ چو رفتندی دگر در خلوت آباد
 چو گشتند اندراں دوری خیالی
 خیال یکد گدر بر گرفتند
 غم از تن خورد و رغبت بروں برد
 کس کش سوز معده در فروغ است
 ۱۵ چو داغی نیست چند از گفت ابر

گل فلکندی بنجاک و بر گرفته
 ز بانها گنگ ابر و با بگفتار
 بسایخ هر مژه ز انوز با سنی
 ولیکن آب دیده عذر میخواست
 مژه در خشم و لبها در شفاعت
 بناز او از درون این جگر گوش
 نه قالب در میان گنجینه فی جاں
 رود در یکد گرنو و محالی
 و لے پیوند یا بد نور با نور
 شدندی با خیال یکد گرشاد
 ز گریه چون خیالی در زلالے
 ز مهر سینه ترک خور گرفتند
 شکم را شعله از خوناب دل مرد
 ز سوز دل سخن گوید دروغ است
 زباں دیگر زبانه هست دیگر

۵ - قناعت سرباب = صناعت سرباب حجاج - کاد مایه ۶ - در درون سرباب
 - حجاج = درون ع ۹ - بانور سرباب حجاج = در نور ع حجاج ۱۲ - ترک خور ع
 = ترک سر ع حجاج

گرفتار شکم راناں عزیز است
 کسے کو عزت معشوق داند
 اسیر عاشقی را جاں چسپ باشد
 در آں سینه که گشت از جان خود سیر
 ۵ دو غنچه ار از خورش بے نوش مانده
 خوری کا شام و خوردش نام کردند
 گے رفتی بیره لقمه شای زیر
 غذائے روح چون برداشتی دل
 و گرنه هر خورش کاں پیش بوئے
 ۱۰ میان آن دوسر و پائے در گل
 چهار از سوئے شه پوشنده راز
 تاده راست هر چار اندریں فن
 سه بودند از کینه ان درونے
 یکے عزت که اوزاں راز داری
 ۱۵ دوم کرنا که از نیکش خبسه بود
 سه دیگر یا مین خوشخو تر از آب

پرستار جسد را جاں عزیز است
 کجا از ناناں وجبانش یاد ماند
 چو جاں گم شد حدیث ناں چه باشد
 بود برگ و تره پیکان شمشیر
 رخ از خون جگر پر پوشش مانده
 جگر خوردند و خوں آشام کردند
 که دیدندی جمال یکد گرسیر
 شدی تن هم بخورد و خویش مائل
 اگر حسلو ابدی خنطل منوے
 پرتاراں بے بودند یک دل
 چو راز سینه با جاں گشته دمساز
 بان چار غصه عمده تن
 دریں کرده شہ رار مهنونے
 مشرف شد بغیر استواری
 ز بد چون نیم نام خویش کر بود
 چو گل کو گنج اندر بستر خواب

۴ - برگ تره سرباب حجاج = برگ و تره ع = برگ تره حجاج ۱۴ - از راز داری ۱۶ - سه دیگر
 یا مین خوشخو تر سرباب حجاج کعب = سوم بد یا مین خوشتر ع

چهارم سوئے بیرون بنده خاص
 بحسن خلق آئینی تماش
 شکر فی زیر کی و کار دانی
 سواری چسبکی کو گاهه پنخیر
 ۵ فراوان خدمت شکر اذکره
 که و بیگانه از آن خورشید پر نور
 چو خان را در نهان همدم همو بود
 چو شته رفتی ز خلوت خانه بیرون
 بروئے اوتی کردی دل پر
 ۱۰ نشانندی جمله غمناکے جگر خائے
 اگر چه آں چشمه در بیرون کشیدن
 چو آں چشمه که در زادن در آید
 صنم هم داشت پنهان محرمے چار
 یکے نرگس که گر خارے بره دید
 ز رحمت آیت بر لوح اخلاص
 حسن خلقی و احمد خواجہ تماش
 برزم اندر دلی در بزم جانی
 دو آهوکشتی از یک چوبه تیر
 گے چو گان زده که ز جسم خورده
 بنوده همچو سایه یک زمان دور
 دریں سودائے دل محرم همو بود
 برویش دادی این افسانه بیرون
 بگریه غرق همچو رشته دُر
 که باشد بهر غمناکے دگر جائے
 فزون تر گشتی از افزون کشیدن
 چو آب افزون کشتی افزون تر آید
 طریق محرمیت راست را
 زمین نازنین از دیده بر چید

۲- بحسن خلق و احمد خواجہ تماش = حسن خلقی جمع ۵۲- گوی خورده کا سٹا حاشیہ ۶- در میان
 همدم او سٹا = در جہاں ہمدم همو ب = ۹- همچو رشته دُر سٹا جمع ب = همچو رشته دُر و سٹا جمع ب
 = خون چوں رشته در دُر ع ۱۱- چشمه سٹا سٹا جمع ج ح ۱۲- آب ع = چشمه جمع ۱۲- خود آں چشمه
 سٹا جمع ب ح ۱۳- چو آں چشمه سٹا = چو آں چشمه ایضاً فزون تر آید سٹا جمع ل ح ۱۴- بر آید ع
 ۱۳- محرم چار ع ۱۴- بر چید سٹا سٹا جمع ج ب ع ۱۵- می چید ع

دوم آن مشک ریزی که سر بهوش
 سیوم لادی گرفتہ بر سر این بار
 چهارم خواجہ کا فور سٹا
 چو صفر ایمن ز عقد مختلف بود
 ۵ کہ از گاه او ہسم اندر راز مستور
 غرض آن محرمان در شام و شب بیکر
 دروں سورا ز جاننا داشتندی
 بنمنا مونس دو یار جانی
 چه خوش گفت این مثل یاری بیاری
 ۱۰ غم ار چه بے عدد باشد چو باران
 شود یک ذرے ریگے غرق دریا
 چو یک سر باشد از باری ہر اسان
 چو باشد بے ستونے بر سر بام
 غم کس ہر کے را در نگیرد
 نہ نقل غم چنان زیباست در خورد
 خزیدہ همچو زلفش در بنا گوش
 کہ در ہند نیست لادی بار بردار
 کہ بد چشم و نارا روشنائے
 کہ سر حرف امانت چوں الف بود
 بگنجیدی چو در کو تزیینہ کا فور
 شدہ جاسوس چشم فتنہ چوں تیر
 بروں پاس ز باننا داشتندی
 کہ بے مونس مباد از زندگانی
 کہ غم را بساید ننگساری
 تو ان خوردن بروئے ننگساراں
 برد کو ہی چو کشتی شد مہتا
 دوسرے کجا شود برگیرد آسان
 ستوں گریہت زیر ش گیسو آرام
 کہ مہماں تر لہ عنہم بر نگیرد
 کہ از ہم صحبتاں تنہا تو ان خورد

۴- سر حرف سٹا سٹا جمع ب ۵- کا = بر حرف ع ۵- گرا از گواہ اوع سٹا = گرا و گاہ او سٹا = گرا و گاہ
 ب = کا از کار اوع ۶- راز جاننا سٹا سٹا جمع ج ۷- سوز جاننا ع ۹- آں مثل ب ع ۱۰-
 این مثل سٹا = گفتا مثل ح

کے کس تلخیش شیریں گوار است مہر زان صحبت شیریں کہ یار است
در آسایش بے باشند یاران بغم کن آزمون دوستداران

حکایت

بہمان بڑی شد کمنہ میثے بہ پہلو خارش بر پشت ریشے
۵ گرفت از بنہ زار بزچان نوش کہ کرد از فرہی سختی فراموش
یہ بزرگفتی کہ پیش گرگ و قصاب روم من بہر تو در آتش و آب
لب بزرگت نہا کہ گ بنداں بڑ آمد باز سوسے میں خنداں
ازاں خندیدن اندر گریستہ میثے کہ با او ہم کند گری گولیش
بہسانہ کرد تا بگریزد از وسے کہ بر یاران ازیناں خندہ تاکے
۱۰ بے میں است بڑ ریا جانی لے در سبہ نے در کار جانی
غرض القصہ چون بانوے آفاق سپردہ بخت رازاں دو متناق
اشارت کرد تا خاصان در گاہ بزند آں ماہ راز آنجا شبانگاہ
بقصر لعل دارندش نہانے چنانکہ اندر خستہ نہ لعل کانے
چو غزم کارگشت آن حلقہ را جزم کمر بستند چون حلقہ در اں غزم
۱۵ در اندیشید بانو باز در دل صواب اندیش شد زان راز در دل
کہ چون پردتدروم غوارے بتا پاک اوفتد باز شکارے

۳- حکایت بطریق تخیل ساجد ج۲ = س۳م - بہمانے س۵ - سبزه زار ش آں چنان ب ایضا سخت
س۱۲ - زین جا س۱۶ - بطا پاک س۳

فنون دل کہ در جانش عمل کرد غنیمت زان پری سپیکر بدل کرد
بمنزل استقامت دادمہ را نکرد از ہسہ صفر آں جا نگہ را
ولے در غم اول نیک خواہاں خبر بردند بر غور شید شاہاں
کہ شہ بانو براں غم ست کامروز ن دہد پروانہ کاں شمع شب افروز
۵ ز بوج خاص بر گیسہ د دل خویش بقصر لعل سازد منزل خویش
بدانناں زان خبر شہ بے خبر گشت کہ در گشت و خرام از پائے در گشت
چو باز آمد بخویش آہی بر آورد کہ دو د از ہسہ نکو خواہی بر آورد
بدانناں نیست شد صبرش در آن روز کہ شد نزدیک کز ہستی شود منہ
چو در حبیب خرد کم دید چنان بزد دست و گریباں کرد پان
۱۰ بچاک جامہ عاشق را کن عیب کہ اول جاں شدش چاک انگلی حبیب
بدوری کے بود دل صببوی کہ دشمن را مباد از دوست دوری
مثل گر چوب و گرسنگ است و پولاد شود گاہ جبہ اکردن بفسیاد
نہ مردم سخت تر ز انہاست در پوست کہ ربخی بودش در ووری دوست
بر آناں شہ دریدہ جامہ چوں گل خراب از خون دل نہ از خوردن مل
۱۵ پریشاں حال و آب از دیدہ ریزاں چومتاں میگزشت افاق و خیراں
ملایک زان غم اندر بال کندن فلک زین فتنہ در ز یور فلکندن

۲- کہ کرد ب حج ع۱۲ = نکر د ع۸ - صبرش سر ساجد ع۱۲ = خیرش ع۱۲ - جدا کردن حج ع۱۲ = حج
= جدا بودن ع۱۴ - ز خوردن حج ع۱۲ = نہ از حج ع۱۲ = بر خوردن ع

پریده جان ز تن دیو و پری را
 شه و شمشاده با چندین رقیبان
 گلش پزمرده و ز گس گس بار
 هراں کاں تختہ تیرت فرو خواند
 ۵ کے آن حال پُرسیدن نیارست
 یکے از خاصگان کش بود یارا
 کہ لے چشم ہماں را نور دیدہ
 چه حالست این آن غم برنت چیت
 کہ امی خار دامت گرفتہ است
 ۱۰ ز گرد کیت این بردامنت خاک
 کہ تیزت دیدہ تا چشمش بر آرم
 ورت دل رفت جائے غیر مقدور
 شہ دل خستہ از بسیم دو افسر
 بصدق این با جز خواندن نیارست
 نماندہ تاب ماہ و مشتری را
 دریدہ جسم دامن تا گریبان
 چون شاخ ز عفرانش برگ گلنار
 چون نقش تختہ در حیرت فرو ماند
 چه پُرسیدن کہ خود دیدن نیارست
 بہر سید از سہر رفق و مدارا
 چو تو چشم ہماں نوری ندیدہ
 شکاف فتنہ در پیہ امنیت چیت
 کہ امی غم گریبان گرفتہ است
 ز دست کیت این پر امنیت چاک
 کہ خارت خست تا تیغش گزاریم
 در آغوش دہیم ار خود بود حور
 کہ باشندش بدولت ہر دو بر سر
 غم دل بر زباں را ندن نیارست

۲- رقیبان سر سرتاب کا ع ۲ = رقیبان ع ۲ ایضاً تا دامن گریبان سر
 ۴- ہراں کاں سر سرتاب = ہراں کاں ع ۲ = ہراں کاں ع ۲
 ۵- چه حالست دامن غم ایضاً شکاف سینہ ع ۱۱ خستہ ع ۱۳ = بودندش کا
 = بادندش سر سرتاب ع ۲ = باشندش ع

ز بس کز شرم بے پایاں نجس بود
 بسا سخ گفت من از بان قصہ
 بود اندر شتابم جائے پرہیز
 دریں زخمی تو ہم خود منصف باش
 ۵ یونشندہ کہ کرداں نکتہ در گوش
 اگر چه این لمعہ ز اول صبح دم داشت
 دزاں پس بر طسیر تیہ سبانی
 پس آنگاہیں گفت لے دیدہ شاہ
 رسد گر چشم زخمی در جبالت
 ۱۰ اگر چشم تو کاے آتش براں نے
 فلک گر آن دو چشم افکار کردی
 فلک را اگر کشیدندی ہمہ چشم
 جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن
 اگر چه کوری دارد زمانہ
 سخن را قلب ز درخپش بیل بود
 شتاباں میشدم سوئے شہ عصہ
 زد اندر پیسہ بن نے نیزہ تیز
 کہ با چوبی چه یارم کرد پاداش
 سخن را جان دید و ماندن ہوش
 از اں خورشید دوم صدق پندت
 بے گفتش دعائے زندگان
 ز رویت چشم بردار دیدہ کوتاہ
 جہانی کور گردد در خیالت
 شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے
 چہاں با ماد و دیدہ چہاں کردی
 چہاں بودی کہ پاداش گسرتیم
 چگونہ رو تو انستی نمودن
 بہماندی کور تر زیں جہاں دانہ

۱- قلب زد ح ۲ = کا زہ ۵ ح ۲ = دریں زخمی س ع ۲ = دریں زخم
 ح ۲ ح ۲ = منصف باش سر سرتاب ح ۲ ح ۲ = منصف باش ع ۲ = اول سر سرتاب
 ح ۲ ح ۲ ایضاً صبح پنداشت سرتاب ح ۱۱ - ان دو چشم افکار سرتاب ع ۲ = بادو چشمت
 خار ع ۲ = بادو چشمت کا سرتاب ایضاً دو چشم چار سرتاب ۱۳ - جہاں سرتاب ح ۲ ح ۲ = چہاں
 ع ۲ ح ۲ = بہماندی سرتاب ح ۲ ح ۲ = نامدی ع

چرا غفلت کنی زینگونه در خویش
 چه گوئی اے فدا دوران دورت
 چه گردانم برائے عمر جاوید
 برایشان من خود این گردش چه سخم
 ۵ سرنی کت بدیناں کار کرد است
 که تو شاہی چنان گز خسر اماں
 چنان کن این دم از نے نیزه پر پیز
 نصیحت گوئی زیناں در سخن بود
 چو جانش بے خبر بود اندراں گشت
 ۱۰ چو زانجا چند گامے پیشتر شد
 پرستاراں بخدمت درویدند
 سلبمائے تنک بردند در پیش
 چو روئے ناخوش کیجاسروین
 چو پوشندش نمی باشد بر اندام
 غلط کردم ز بادی بافت دام

۲- دوران و دورت ۳- یا ماه سراج ۴- برایاں سراج ۵- پریشان
 ۶- و سراج ۷- برانیاں ۸- دل سراج
 ۹- در کشید ۱۰- یگان سراج ۱۱- یکبار
 ۱۲- تاری بافت سراج

بداں نمود میله خان اعظم
 بتن پوشید گتانی چو هستاب
 چو شہ تشریف رسوائے بدل کرد
 ز بس کاں ہر ہمہ دلمائے غمناک
 ۵ از آں ساں کسوت رفتہ ز سا ماں
 ہمہ کردند پان پان تقسیم
 نہ آں پان بجائے بند کردند
 چو از جاں پان بود آں پان چند
 از آں پس آگئی دادند شہ را
 ۱۰ دولرانی کہ میشد در درگ قصر
 خضر گوغم خور کا شوب جاں نیت
 گرفتار دل آرام از دروں یافت
 چو باز آمد ز رفتن سرو آزاد
 کہ گل چسند بہار خویشتن را
 ۱۵ تہانی بلبلے را داد پیغام
 کہ از جامہ تنک دل تر بد از نسیم
 تنک بر برگ گل شد قطر آب
 بد لہا دلغ آں کسوت عمل کرد
 شد از غم چاک چوں آں جامہ چاک
 کہ بود از مہر صبحی چاک دامان
 چونان نیک مرداں بہ تقسیم
 کہ جان پارہ را پیوند کردند
 ز جانی ہم بجبانی یافت پیوند
 کہ در منزل ثباتے ہمت مہ را
 توقف داشت آنرا با توئے عصر
 ہنوز آں چشمہ حیوان رواں نیت
 چو جاں ساکن شد دل ہم سکون یافت
 نہال ملک را در شد آں باد
 بوسد غنچہ کو چک دہن را
 کہ زو چوں باد سوئے آں گل اندام

۱- تنک دل تر بد سراج ۲- تنک تر بود ۳- تنک تردل مبع
 ۴- ز غم شد ۵- بسا ماں ۶- جاں بہت ۷- رواں بہت
 ۸- پان بہت ۹- بر سر شد ۱۰- پیر سب

بگوش از من که لیس شمع دل من
 تو گر نادانی و عالم ندیده
 زمین بشنو که خوس آسمان چسیت
 ز بهر آنست این گردنده پر کار
 کجا با هم دوتن را دادا پیوند
 چو حال اینست آن به کادمی زاد
 دهد از روی یاراں دیده را نور
 چو خواهی عاقبت بودن جدائی
 بیای بے تور و زمین شب تار
 ۱۰ برو ز آریم بر روی تو یک شب
 بکلو انی لبث انگشت یازیم
 سر و پا گم شده سویت شبتایم
 بگرد شکرت در شور گردیم
 جوانی ده کامیدش یار باشد
 ۱۵ چو گلرخ را رسید این مرده دوست

۱- بگوش از من که لیس شمع دل من = ۲- دایچده ح ح س ع ا د ۸- دیدن جدائی ب ۹- رفته
 بیار ساج ۱۱- یازیم ح ۱۲- تا زیم ع ا د = با زیم ع ح = ساج ح ۱۵- آن مرده ساج
 ح ح ع ا د = این مرده ع ب ح ح

خود او آں عیش جان افروز میخو است
 لبش در خنده شد زان لذت کام
 بران شد کز پئے نهمان خود را
 بساخ گفت محرم را که زو باز
 ۵ دران خدمت بوس از من زمین را
 ز راه مردمی سوئے من آرش
 و گردار در چشم چون تونی عار
 و گراز دیده من هم کندنگ
 ق ازین بهتر ندارم فرمش آهش
 ۱۰ دلم آنجاست کو آن مهر جورا
 پس آن وعده طلب اشد رضا کوش
 که چون بنیر دغلاں شب عنبر ناب
 فرستاده بدین میعاد دلکش
 طرب زان گونه بر شاه اشتم کرد
 ۱۵ بدان دل شد ز جان ناشکیبا
 کپسید نطع مهلت را چو دیبا

۱- خود او آں عیش جان افروز میخو است = خود آن مع م - با خود کن ساج ح ۳- ع ا د ح ۲ = کن با خود ع
 ۸- این سنگ ساج ح ۲ = آن سنگ ح ب ع ۱۱- آن وعده ساج ح ع ا د ح ۲ = از وعده ع
 ۱۳- پانفراب ح ح ح ۲ = پانفراب ع ا د ۱۵- زجاناں ساج -

وگر ممکن بود در حال چوں باد
 چه که غم نهاد اندر دل تنگ
 کجا دیوانه را سنگ باشد
 چو آب از تشنه باشد تیر بر تپاب
 ۵ چو باز رگاں که با سو و مهیت
 چو در پچید مهلت را زمانه
 دگر بان بکرم عهد و پیمان
 صنم خود بود مانده چشم در راه
 فرستاده زد دولت زدگی سخت
 ۱۰ سبب نوشد طربهای نهان را
 شراب خوشدلی در دود ساقی
 بدین شادی بیای پخلی خاص
 چنان گویند غزل از جانب شاه

غزل از زبان عاشق

زجا بجد فتنه بر روز میعاد
 که خود را چند روزی داشت بانگ
 کز تو تا صبر صد فرنگ باشد
 بیاشامد زین رات نشه چوں آب
 نماید شربت آبیش دریا
 وگر عذرے نما اندر میسانه
 سوئے بقیس شد مرغ سلیمان
 که تا در چشم او کی ره کند شاه
 نوید میمانی بر در تخت
 بهانه جمله باقی شد جہاں را
 نما اندازش دامانی هیچ باقی
 بچنگ خویشین کن خمسه قاص
 که پاکو بان خسه بد جانب ماه

۱۵ من امشب میمان جان خویشم چو هست او جان من ممان خویشم

۱- در روز سر ترا ح کاع = بر روز سرتاب = ح ۲- چوکوه ج = ح ۳- ایضا پانگ سرتاب ح کاع
 ۴- دیوانه را سنگ سرتاب ح کاع = دیوانه را آن سنگ ح ۵- با سو و ح ح کاع
 = از سو و ح ۱۰- باقی شد سرتاب ح کاع = ح = شد باقی ع

غلط کردم نوید من زجا نیست
 بپیرای آفتاب امشب تیر چاه
 نفس گر خود ز عیله دام بردی
 شب روز از تو ناخوش بودم غم
 ۵ من آن شربت امیدم امشب
 گم میرم زینش چشم غمناز
 گم در یب سیمین دست یازم
 چو هست اندر دل تنگ آن دل آرای
 دهم در چشم خویشش جائے آرام
 ۱۰ همه شب ز دل نشاط و ناز خواهم
 بگوئے باد آن سر و رواں را
 نباید از خیال خویش کم بود
 ولیک از تو نخواهم آمدن پیش
 چو بویت با صبا صحرانم است
 ۱۵ اگر چه از بوی تو هم دل بدایع است
 که جاں آنجا زین روب سر نیست
 که من شب زنده خواهم داشت باه
 گر امشب دم زدی لبے صبح مردی
 چو تو رفتی شبے خوش روز من هم
 من و آن چشمه خورشیدم امشب
 گم از نوش لب زنده شوم باز
 گم با زلف مشکین عشق یازم
 اگر تنگ آید از بس تشنگی جائے
 چو مغزے کو بود در عین بادام
 دهم بوسه بوام و باز خواهم
 که استقبال کن بخت جواں را
 که دور از من نیار د نیم دم بود
 که گل مستور به در غنچه خویش
 هجاں بویت که پیش آید تمام است
 که رامش با صبا دهر بدایع است

۴- ناخوش بودم سرتاب ح کاع = ناخوش بودم ح = ناخوش بود ع ۶- یازم سرتاب = تا زم ع ک
 ۱۱- کن سر و جوا را سرتاب کا ۱۵- اگر چه از بوی تو هم دل بدایع ح = اگر چه از بوی تو هم بدایع سرتاب ح
 = اگر چه از بوی تو هم دل بدایع ع = اگر از بوی تو هم دل بدایع ع

دلے تا چند دل درخوں تو ان دشت
 چه آرم یادگار خدمت خاص
 ہیں تحفہ نعمت شد نزد من بس
 ولیکن چون تو ام نزلے کشتی پیش
 ۵ چو بر بط زن زوایں خوش نغمه در رود
 نو ساز دگر رود دگر ساخت

پاسخ از لب معشوق

بشارت میدهد بخت بلندم
 زمانه دولت را کار ساز است
 ۱۰ جہاں می بندم پیسایه ناز
 سعادت میکشد شانہ بویم
 دوز لقم فتنہ را میدہ خیر
 بشادی میخورد جام غم امروز
 مبارک می پر چشم سیاہم
 کہ من امروز بر روی سپندم
 تان رفتم را سرفراز است
 وفای می بندم در پرده راز
 سپہ آئینه میدارد برویم
 دو چشم غم زار را میکند تیز
 ہم از شاد کیت چشم را غم امروز
 مگر خواهد نمودن روئے شاہم

۲- یارم ب ۴- چون تو ام نزلے کشتی ترا ج ۵- گرتو ام نزلے کشتی ترا ج ۶- چون تو نزلے کشتی ترا ج ۷- گرتو ام نزلے کشتی ترا ج ۸- ابی وافرودع ۸- بر رویت ترا ۱۰- جہاں سا
 ترا ج ۱۱- میکن ترا ج ۱۲- چنان ع ایضای بیروم سا ج ۱۳- می داروم سا تاحاشیہ = می بینم
 ب = می پرورم ع ۱۱- میکن ترا ج ۱۲- ج ۱۳- ع = میکشد کا ع

بیارید از فلک گلگونہ نور
 کہ ماراروئے میتابد زیاری
 اگر بد تیرہ شہائے جسدانی
 بیایے چشم دولت روشن از تو
 ۵ چو هست این دیدہ بہر خاک آن پائے
 کتوں شد وقت آن کائے خراماں
 زجاں خواہم با استقبال آیم
 مراد امان عصمت دور از انوہ
 کسے کش دامن کوہست بر پائے
 ۱۰ دلے جاں میفرستم پائے کو باں
 ہمیں جاں را بط راہ خود کن
 اگر جاں گرددوم پامال غم حصیت
 بقائے خواہمت کتر بیج سانی
 بخواہید از ہشتم زیور خور
 کہ با او جان و دل را بہت کاری
 رسید اینک زمان روشنمانی
 کہ گرد حجبہ من گلشن از تو
 بدیں منصب ندادم سر سرہ را جلے
 نوازی دیدہ رازاں گد و داماں
 دلے در قید مستوریت پایم
 بے سنگیں تراست از دامن کوہ
 زجاں گروہ جنبد جبند از جاںے
 با استقبال پائت خاک رو باں
 براں پانہ گزر بر ماہ خود کن
 تو باقی ماں کہ من خواہم تو زیت
 نباشی بے دولرانی زمانہ

صفت ہمتابی کہ پیش او مہر روشن پوہ ابر حیا بر رو کشیدہ

۱۵ شبے دادہ جہاں راز زیور روز
 مے چوں آفتاب عالم امروز

۱- بخوید از ہشتم ج ۲- می باید ترا ج ۲-
 ۵- بدیں ترا ج ۲- بریں ع ادب سا

فلک نوری که گرد آورده از مهر
 نموده آفتاب آسمان متدر
 همه خورشید و ام از نور جاوید
 تان زیر نور آسمان پوش
 پنج هفت خست اندر هفت پرده
 و بال خست را نابود گشته
 فلکده تیغ کین مریخ خوریز
 ذنب را پنج میمون کرده تسلیم
 فلک دل بسته در بیدل نوازی
 بخواب خوش چمانه آرمیده
 زستان و هوا که آنکه مشتاق
 قصب پوشی که بر یاری رسیده
 بر آتش دستها در کوه و منزل
 بزرگان قائم و سنجاب بردوش
 چو گل زردار در خز کرده در حشر

۲- نموده سانس تا حج آید = د = نمودی ع = نفقه ع ۳- مرفور شید نور از دام جاوید جا
 ۴- زیر نور سانس تا حج آید = د = زیور نور ع الايضاً بعثان سانس تا حج آید = حج ع = نور و سانس
 ۹- بیدل نوازی سانس تا حج آید = پ = دل نوازی ع سانس الايضاً با هم اندر سانس حاشیه

نشان روز در شهابی دی بچور
 در آن شب که فروغ سبز گلشن
 نهانی وعده محکم گشت خاں را
 همان شب ز اتفاق بخت ناگاه
 شد آن مستون عصمت بر آن سون
 ازین سو یافت فرصت عاشق مست
 بر بے صبری شده زان شمع سرکش
 نه دل بر جا که غم را پائے دارد
 پرتسار آن محرم نیز زین درد
 زانده بیکه عزت زار گشته
 گبودی یافت مرغ یا سیم را
 دم که ناگره بر بسته در نائے
 بسوز دل در آن تابنده متاب
 همه تن همه بود آن شمس پر نور
 نزدن دزد در متاب چون شیر
 اگر چه کاهش مه روشنش بود

۵- برانوس سانس تا حج ۹- خان ب ۱۲- دگر کر سانس تا حج د ع ۱۳- یافته سانس د
 ۱۶- مه بر نش سانس

چنان میخواست رفتن جانب ماه
 چو دختِ لپ خاں بدبختِ این طاق
 که گرد حضرت بانوئے معصوم ق
 کند خونِ برادرزاده خولیش
 دهد دوری فزون تر همدماں را
 وز آنو چشم درن مانده دل بند
 بخود میگفت گشت این ما هتا بم
 پرستاراں او نیز اندرین غم
 نشسته نرگس پتر مرده بسیار
 ۱۰ ستاده مشک ریز از دیده خونریز
 در آن متاب روشن خان بے صبر
 بدرد دل تمنائے همی نخت
 نیازی از دل شوریده میکرد
 ازال جا کاه عاشق فتح در هاست
 ۱۵ یکے عاشق و گر صاحب سعادت
 کز ان عقرب نشسته کم گردد آگاه
 برادرزاده بانوئے آفاق
 شود رمزی از ان دیباچه معلوم
 شود آزرده از فرزند دل ریش
 بودیم سیاست محسراں را
 که یارب کے چشم آید حناؤند
 که شب رفت و نیامد آفتابم
 چو مرغ گنده پر آفتاده پر کم
 به مخموری و صفه از در خار
 جگر در دل چو مشک قلب میند
 همی جُست آسماں را پاں ابر
 بسوزینه سودائے همی نخت
 دعایم خواند و آب دیده میکرد
 نیاز در دمنداں را اثر هاست
 دعایش در رود بالابسات

۱- آن طاق سآ - در آن سولتاج - گشت سآ حج ب - گشت ع ۹ - نرگس ساع ۱۰ ایضاً و صفرا
 سآ حج ۵ ح ۱۰ - صفرا ساع ۱۰ - قلبه آمیز ساع ۱۰ - منبر آمیز سآ ۱۱ - خان بے صبر ۵ - جان بے صبر
 ۱۳ - آب دیده میکرد سآ ح ۱۰ - آب از دیده میکرد ح ۱۰ - آب دیده بخورد ب

قول اُفتاد و در حضرت نیازش
 برآمد تیره ابری ناگه از غیب
 گرفت از پیش گردون پرده داری
 چنان میخبت برق از بام افلاک
 چنان گیتی در ابر و باد شد گم
 قیامت بود گیتی جمله تاریک
 که دمه گرچه بود آن شب هراساں
 بجائے خویش باش را بستر
 سزائے چار بالش مند آرائے
 ۱۰ بجائے سر و چوں جا کرد بالش
 کینزے پاسباں را کرد بر راه ق
 گوئی کاینک است آن بخت بیدار
 خود آری اهل دولت راز هر باب
 نه منی تیغ سلطان خفته در ناز
 ۱۵ بخند گرچه غافل شیر در دشت
 بکام دل شد اختر کار سازش
 همه گلهائے انجم کرده در حبیب
 نهان شد ماه در شبگون عماری
 که بودش بیم افتادن سوئے خاک
 که چون خس مے پرید از باد مردم
 قران آفتاب و ماه نزدیک
 همی بالیست خاں را هم بدانساں
 نمونه کرد و پوشیدش بچا در
 یکے بالش نگر چوں داردش جائے
 ز بالش خاست سر و نو منالش
 که گر آید کس از بانوئے شاه
 بخواب خوش چو بیداراں خبهر دار
 بمعنی عین بیداری بود خواب
 از و در هائے امن و ایمنے باز
 نیارد دام و دد سپهر امنش گشت

۱- اختر سآ ح ۱۰ - آن ح ۱۰ - چنان گیتی سآ ح ۱۰ - جان گیتی ح ۱۰ - ایضاً پرد ح ۱۰ - ع ۱۰ - گرچه
 سآ ح ۱۰ - ح ۱۰ - هر چه ع ۹ - نگر سآ کا - نگر ب ۵ - ح ۱۰ - خود آری اهل سآ ح ۱۰ - چو داری نخت و
 ح ۱۰ - ایضاً اهل بیداری ح ۱۰ - اهل بیداری ع ۱۰

چو خاں کرد این وصیت پاسبان را
 در آن ظلمات شد عنبرم نمانی
 بود اندر بسیا هی راه پیدا
 ناز پا اندرین ره بلکه از برق
 بدان نزدیک برق گیتی اندوز
 نه بد چون برق را پرواے دیگر
 همیکه و ابرهسم گریه بزاری
 چو گریه ابرو اند خلق حسالی
 دله آنکو گرفت راست جائے
 چو عاشق در رسید آنجا کدل خواست
 از آن سو در رسید آن دلتان نیز
 گل کر نه نیز دشمن بود چندے
 گل و باری نباشد سرور ایار
 نه تنها بوسے گل بود آن ز گلزار
 چو آن بود در دل غاں درون رفت

بپاس کار خود خوش کرد جان را
 خضر را سوسے آب زندگانی
 نه روشن کو کب و ننه ماه پیدا
 روان شد سوخت در پر تو برق
 که از پرده بروں افتد ز بس سوز
 فتاد امانه آنجا جائے دیگر
 براں در ماندگی و بهت آری
 که هست آن عارضی و بلکه حسالی
 شناسد کا برهسم دار دبولے
 بخلوت وعده باد نخواه شد راست
 بهار تازه و سرور و جوان نیز
 دهن هر گله در نیم خندے
 عجب سرے که بود آورده گل بار
 که با آن بود بوسے یار هم یار
 نسیم جان بمنغز جان درون رفت

۳۰ - کوکبے ساج ۵ - بصد سوزب ۱۱ - از آنجا ساج ۱۲ - گلے که نه جمع اد ایضا هر یکے سا
 ساج ۱۳ - ناری ساج ۱۴ ایضا بود آورده گل بار ساج ۱۵ = آورده گل بار
 ع = بار آورده گل و نار ساج = بر آورده گلنار

چو ز نوران گل زان بوسے شد مست
 چو در پنجه گیر در شد جوان شیر
 ستونی بود شد تکبیر برانش
 نه اسباب صبور ی مانده جان را
 ستاده هر دو چون دوسر و نوخیز
 دو دیده چسار گشته گاه دیدار
 دو مردم در دو چشم یکدگر نور
 دو تیاره قرآن کرده بیک برج
 دو طاوس جوان با هم رسیده
 دو گلبن در یکے گلشن شکر خند
 دو شمع شکر افشان شب اندوز
 دو بیدل رو برو آورده مشتاق
 بتاراج طبیعت حیرت و شرم
 قوی گشته ز حیرت عشق را حال
 عجب حالی زلال از چشمه جسته

بدان نزدیک کافتد چون گل از دست
 که بر پنجه شیر افکن شود چسپه
 بروزد تکبیر جان و دستانش
 نه یار ای سخن گفتن زباں را
 بیکدگر نظر هاداشته تیز
 بدیدن زیر منت مانده هم چار
 چو دو دیده بیکجا و زهسم دور
 ز هم بے بهره چون دو در بیک برج
 دله طاوس همه دو پر بریده
 بوی یکدگر از دور خنبر مند
 ز سوز یکدگر افتاده در سوز
 نظر با جفت و دلها جفت و تن طاق
 کجا باز از عنائی شود گرم
 قوی مستان شهوت گشته پامال
 جگر هاتنه لبها مبر بسته

۱ - بان ساج ساج ۲ = بران ساج ۳ - مانده غاں راجح ۴ - منت گشته تب

۱۱ - در شب از در زخا = در شب روز ساج ۱۲ - بحیرت ب

کمان داران رغبت تیر در شست
 هولے دل ہمیکہ دازد روں جوش
 جواں شیریں زکار خویش خندان
 ہوس دل راجباں مشغول کردہ
 ۵ ازیں سواستا وہ عاشق زار
 یعنی گرچہ بود اندر دل دوست
 در آن بیہوشی کش زار می کشت
 نقش را با چنساں زور و دلیرے
 بلے نادغنا لان قصب پوش
 ۱۰ چومرغی بست دل در سبزی شاخ
 چو چشمے سرنخ شد در لالہ نگے
 وز آنسو نازین با جان پر جوش
 نہ زلفش را کند فستند در پیچ
 شدہ میکس وجود تندخیزنش
 ۱۵ کے کو بیدست و مبتلا ہسم
 بدل دادن کجا گرد و فہم

۱- آہوئے مت سنا سنا حج ب ع ۲ = آہواں مت ع ۴ - رادل بجاں سنا = دل راجباں
 سنا حج ب ۲ = داری بجاں سنا ع ۵ حاشیہ ۹ - یکے ناز حج ۲ حج اب ۱۰ - سبزہ شاخ ب
 ۱۴ - سست خیزش ب

چو غنٹ دید کار حسود و شوار
 اگر در قسّۃ العین سشنہ ق
 اگر صد جان ماگرد و سپندش
 بدیں اندیشہ دست عاشق زار
 ۵ ہنوز آن جسّہ را کم بود ساماں
 کمال دوستی باشد بہ بنیاد
 چو نبود دامن عصمت من سازی
 بہ بزم خسرو از شیریں سخن پرس
 نشستہ ہر دو دلدار و فاجوے
 ۱۰ خیال این درو گشتہ پدیدار
 دل شیریں یاں تا قوتے داشت
 چو طاقت طاق شد در سینہ چاک
 چو آفتاد آن نساں تازہ و تر
 سر اندر پائے خضر نازین سود

۲ - کہ گر سنا ۳ - کجا باشد سنا سنا حج ب ع ۲ = گرد و ع ۲ = کمال آن وقتی سنا ع ۲ = کمال دوستی ع
 سنا حج ب ۲ = ایضا بنا شب ۶ - بازی بودنے ع ۱ = بازی بودنے آن ب ۱۱ - طاقتے سنا
 ۱۲ - بر خاک سنا حج ۲ ۱۳ - شانے سنا حج ۲ = سبز و بے بر سنا حج ۲ ۱۴ - بر بود سنا سنا حج ۲ ع
 = افزود ع حج ب ۲

بدل گفت این نشاید داشتن خوار
 معاذ اللہ کہ یا بد چشم بد راہ
 کجا باشد از اں پس سود مندش
 گرفت و برد و بنشانندش بر پیار
 کہ یازد دست در کبک حزاماں
 کہ از شہوت نیاید مرد را یاد
 ہوس بازیست آن نے عشق بازی
 خراش کو کہن از کو کہن پرس
 چو دو آئینہ با ہم روئے در روئے
 جمال او دریں بنمودہ دیدار
 غمان شیرے از سر سنجہ نگزاشت
 بہ بیہوشی فسف و غلطیہ در خاک
 صنم خود بود شاخ سبزی بے بر
 ز سودائے خضر صفہ اش بر بود

پرستاراں چو چشم آنسو گنگند
 ز ہول اندر پریشانی فتا دند
 پرید از بادِ ہمیت جانِ ایشان
 نمودند اندر آن حالتِ شتابی
 چہ نالش ہا کہ کردند اندر آن سخت
 چو زان صفہ آدمی ہشیا رگتند
 شدہ مسرور بحالِ خویش تن گم
 کینراں رہم آمد جاں بہ تن باز
 بدیناں تا گزشت از شبِ دوپہ
 پس اہل راز کردند اندر آن جہد
 پریش جاہل ابریشیں دشت
 ازاں سر پرودہ ابریشیں ساز
 کہ جاں از بہر شادی جائے میرفت
 چناں بود آن پول کہ چہ دل بند ق
 کجبان پان بتواں کرد پیوند

۴- بشار سنا حج ع اب د حج = بیدار ع ۶- بکار سنا سنا حج ع اب د حج = بحال ع ۹- دوکا
 ب ۱۲۲- ایزیں جاہل ب ایضا خان چناں حج = جانِ خاں کا = جاں چناں حج ع ۲- ع
 ۱۴- جان پارہ بتواں سنا حج ع اب د کا = باجان پارہ بتواں سنا حج ع ۲- = باجان پارہ
 نتواں ع

دلے چوں سو بسو آواز می کرد
 بیازی گفت عاشق نازین را
 ہمہ جا پردہ ستر راز باشد
 پتولہ کاں سخن گوید لب لب
 کہ گر گفتار اور ابشنود کس
 عبارت کردہ ام زینگو نہ عنسری
 در آندم کاں دو بیخو درو برو بود
 بسوز سینہ دو یار و فدا دار
 ز دل بر چہ خون انداز گشتند
 جگر پر خون و جاہنا پر ہوس بود
 خضر گونی کہ اسکندر ہوس گشت
 چو روزی رانہ شد روز ہنگام
 کے کش چرخ فردا بسرہ کرد
 دو کوکب را چو جبت شد بنزل
 ۱۵- سر سرد در دہائے کمنہ نوشت
 بروں ز دلیل درد از چشمہا سخت
 برون پردہ سنا حج ب حج = بروں از پردہ سنا حج ع ۶- کردم این زینگو نہ سرب
 ع ۲- حج ۱۴- زہرہ خورد سنا حاشیہ ۱۵- دل جانان ب

۱- برون پردہ سنا حج ب حج = بروں از پردہ سنا حج ع ۶- کردم این زینگو نہ سرب
 ع ۲- حج ۱۴- زہرہ خورد سنا حاشیہ ۱۵- دل جانان ب

گراؤں بود شاں کجیاں گدازی
 بظاہر گر چہ یکدیگر بربند
 بقطع اندر میان آن دو دل بسند
 بسا آنک جسدانی کاں با امید
 ۵ ازاں ترمی بُرد استاد ز رساز
 شکایت کردن از دوری نہ رسویت
 کے راصحبت جانان دہذوق
 کے کو دمبدم حسلوا پزد دیر
 بدوری قدر باشد یا وراں را
 ۱۰ در آن در وجدانی خان مشتاق
 رواں خمیش ز دستگی چورودی
 چو گشتی ز آتش دل در تفت و تاب
 بیامطرب فرو گو این غمزل زود
 یکے صد شد گداز عشق بازی
 درون دل بیکدیگر رسیدند
 بخون گرم شد پیوستہ پیوند
 رساند مژدہ پیوند جبا وید
 کہ با کف شیر پیوند بہسم باز
 کہ قدر آب بے پہلوئے جوسیت
 کہ یکچند بے بسوزد جانش از شوق
 ہم اندر دیدن حسلوا شود سیر
 قرآن از بعد بعد است ختم را
 ہنای میزد افغانہائے عشاق
 کے مونس نہ جز رود و سرودی
 زدی بر آتش خود زین غزل آب
 بزین آبی جبان آتش اندود

غزل از زبان عاشق

فرو گوئے خیال یار دمساز
 کہ من شب با کہ بودم یار و ہمراز
 ۳ - پیوستہ چنڈب ۴ - با میدب ۵ - اتائی ز رساز ایضا با کیرب ۶ - نے پہو
 ۷ - تاب ۸ - بل پہلوئے ۹ - برد زیر ۱۰ - خان ۱۱ - جان ع لحو ۱۲ - سا
 ۱۲ - آتش خود ۱۳ - آتش دل ب ع ع

خراش سوسے بستان کہ کردم
 بصحن گلشنے گلگشم افتاد
 نہ بے فرماں درو جہند ہوائے
 در آن رضواں سرکے بادشاہی
 ۵ ہزاراں سہو بالا دست بنداں
 گلی دیدم کہ با اونیت خارے
 ہاں گو نہ شدم از بوئے گل مت
 چو در چشمہ نبود است آنخوردم
 بآب زندگانی راہ جسم
 ۱۰ بکام دل شد آن شربت چشیدہ
 نموداں مردم چشم ارچہ در تفت
 دو جاں با یکدیگر دلہاری داشت
 بمعنی روح صافی شربت آشام
 غذائے روح مردم را بود خورد
 تماشا در گلستان کہ کردم
 کہ نبود زہرہ کا نجابگزرد باد
 نہ بے دہشت زند مرغی نوائے
 نسیم دولت اندر عطرسائی
 ہزاراں غنچہ اقبال خنداں
 خزاں نادیدہ خرم نوبہارے
 کہ از مستی نبرد سوسے گل دست
 رسیدم برب لب و لب تر نکردم
 کفے ناخوردہ از مے دست شستم
 ولے نے از دہن از راہ دیدہ
 دلم دزد دید و اندر دیدہ در رفت
 متاع کالبسد بیکاری داشت
 جسد را کام از شربت بنا کام
 غذائے تن بجوانست در خورد

۳ - از دہشت ب ۴ - سرکے سرکے ۵ - جمع ۶ - قبائے ع ۷ - سر و والا سا ۸ - ۹
 ۱۰ - کہ با اونیت ۱۱ - نموداں ۱۲ - نموداں سا
 = نموداں جمع ۱۳ - گفت سا ۱۴ - خشک از شربت کام ۱۵ - خوش از شربت کام ب ۱۶ - مردم
 را بود سا جمع ۱۷ - مردم راست ع

حریف می شناسد لذت سے
 بجائے کرد دولت میہم غم
 کشادہ قند و پروائے گس نے
 اگر نشانم آن شمع رواں را
 کسے کا یہ زبام دیدہ عمارش
 ہمیشہ دیدہ من جائے او باد
 چو مطرب از لب حسان زمانہ
 بساخ مطربہ از پردہ راز
 صراحی کے شناسد لذت سے
 کہ بیگانہ نمود آن جائے جاغم
 ستادہ شمع و پروائے نفس نے
 بہ برہم لیک غدرے دارم آنرا
 نشاندن حیف باشد در کنارش
 سواد دیدہ نطع پائے او باد
 فروگفت این غزل راعا شقانہ
 شد این سوزنہ سانی را نواساز

پاسخ از لب معشوق

۱۰ بنا میرد چہ دولت دہشتم دوش
 مرا تاجے زد دولت بر سر آمد
 یگانہ آہوئے بودم رسیدہ
 بچنچیر اندر آمد شہوارے
 مرابے زخم تیر آن مرد چالاک
 کہ بود آن بخت بیدارم در آغوش
 کز آن دولت سرم تاسہ بر آمد
 گیا در روضہ دولت چہ رسیدہ
 نے نفلند تیرے بر شکارے
 فلند و بست درد نبال فیتہ اک

۱-ے۔ ۲-ے۔ ۳-ے۔ ۴-ے۔ ۵-ے۔ ۶-ے۔ ۷-ے۔ ۸-ے۔ ۹-ے۔ ۱۰-ے۔ ۱۱-ے۔ ۱۲-ے۔ ۱۳-ے۔ ۱۴-ے۔ ۱۵-ے۔ ۱۶-ے۔ ۱۷-ے۔ ۱۸-ے۔ ۱۹-ے۔ ۲۰-ے۔
 گس ترا ایضاً سولے نفس سماع کہ ہم۔ لیک سرتاج ع ۱۰ = لنگ ع ۱۱ = نیک س ۵۔ ۶۔ ۷۔
 سرتاج ایضاً حیف سرتاج ع ۱۱ = عیب ع ۱۲۔ بودم رسیدہ ع ۱۳ = سرتاج ایضاً روضہ دولت
 سرتاج ع ۱۴ = روضہ رضوان ع = روزہ دولت ع

چو خود بودم کیے طاؤس طنار
 ہمائے بر سر من کرد سایہ
 سحر کہ در شبستان خفتہ بودم
 کہ پیدا شد چراغم روشن از دور
 بے پروانہ جسم از براو
 چو دیدم خود چراغم بود خورشید
 کجا پروانہ را باشد آن تاب
 بسا بہا کہ در جہاں خفتم
 مگر روشن شود وقتے خیالے
 کہ ناگہ آن دم صبحم اثر کرد
 ہماں مہری کہ بود اندر دل من
 بان کافتابی کا یہ از گشت
 مرا با آنچنان منہ خندہ متالی
 نظر میدارم از دور آن گردوں
 خدا یا از اتصالات مسائی
 یہ نرہمت جائے خود در جلوہ ناز
 کہ تدرم را بگردوں برد پایہ
 کہ بخت نیک خوابی خوش نمودم
 شبنم را شمع داد و شمع را نور
 کہ چوں پروانہ گردم بر سر او
 کہ ہم دم زود مد صبح میہ
 کہ گرد و گرد خورشید جہاں تاب
 حکایت بامہ و ستیان گفتم
 بہ پیش آفتابی از ہلاے
 سعادت ز آسماں در من نظر کرد
 ز طالع کرد روشن منزل من
 بکنجی پر توے افکند و بگزشت
 قرانی شد و لے بے اتصالی
 فراواں اتصالات ہمایوں
 ہمیشہ شمس مارا روشنائی

۴- روز را نور ع ۴۔ چرخسم سرتاج ع ۱۰ = چرخ ع ۸۔ از جہاں سرتاج

۱۱- ز طالع سرتاج ع ۱۱ = بطالع ع

حیاتِ مسرورہ پیوندِ ذاتش بدلت باد و لرانی جیاتش
صفت بہارِ گلگشت شجرہ بلند بالش مملکت والاخصر خان طوبی
در باغ بہشت آساوبے گلہائے گزنہ گزشتن بے دوست

بازیافتن و ہوش سادہ دادن

۵ صبا چوں باغ را پسیر یہ نو کرد دل بل بر وے گل گو کرد
بباریدن در آمد ابر در بار چو چشم عاشقان در حسرت یار
فناوند اہل دل در جہاں گدازی ز سر نوشد ہوائے عشق بازی
بسان بیدلان و ناشکیباں درید از بانگِ بلبل گل گریباں
پریشاں گشت زلفِ سنبل از باد بنفشہ بوسہ زد بر پائے تمشاد
۱۰ بر آمد سبزہ گل را در بُنِ گوش گرفتاران دل را کردہ بیہوش
دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز ہشتہ گردِ عنسہ باران نوروز
دل شاہ از جسدانی ریش ماندہ گرفتار ہوائے خویش ماندہ
ز بہر جان خود را دست بردل ز بہر سر و خود را پائے در گل

۶- حسرت یار سناستار حجب حجب = حیرت یارح = گریہ زارح = ۱- کردہ بیہوش ح
۱۳- مصرعون کی موجودہ ترتیب ہم نے سترح کے مطابق رکعتی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں
میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

اگر بشیدی از مرغے نوائے بہر سوئے کہ ابرے سرکشیدے
تمام ارباز را نم شرح این حال ولیکن الغرض زیں داغ دوری
۵ بفر دوس جسم باغیت و کشکتو ہر کجا نادر نہا لے
ز گلہائے خراساں گونہ گونہ نیاوردہ ز زمی تاب متاب
ہوا شستہ جمالِ ارنواں پاک ہنفتہ بہر چشم بد بقیل
۱۰ دمیدہ برگِ نازک یا سمیں را بر آبِ نترن نسری شکر خند
ز گلہائے تر بند و ستاں ہم گل کون کہ دو چرخ گرداں
۱۵ بتری آب را در کوزہ کردہ لطافت آب از دویوزہ کردہ

۱- دای سترح حجب حجب = آہے ح = ۶- نوشندہ حجب = ۹- رنگ ادب = ۱۳- باد و بوستان تا
حجب حجب حجب = باغ و بوستان ع تر د حاشیہ۔

گل صد برگ را خوبی ز حدیث
 بان دفتر شیرازہ بستہ
 اگر چہ پارسی نامند اینها
 گرایں گل در دیار پارسی زاد
 ۵ ہم این لشکر درین صحرا برآمد
 بے گلمائے دیگر ہندو سے نام
 ازین سویل پیشانی کشادہ
 وزاں سودا رہائے عاشقان جانے
 بخوبی کیورہ جا در کاش
 ۱۰ صبا ہر گل کہ کردہ ہسم عنان
 از وزرگس شدہ ہمیار و بیاب
 ز بویں حسد خوبان معطر
 ہر آن جا آمد کہ ازو سے بو گرفتہ

نمودہ صد ورق دیباچہ خوش
 زہر برگش سرشک شیرجستہ
 دے در ہند زادند از زمینا
 چرازونیت در گفتار شاں یاد
 ہم ایشان را علم اینجا برآمد
 کہ ایشان بو بزد مشک خطا وام
 بیک گل ہفت گل بر ہم ہنوادہ
 ہمہ تن بہر دلماراشدہ جائے
 نشان نعتہ و زمینا غلغش
 سپر افکنندہ از نوک سنان
 نشان در خواب خوردہ جتہ از خواب
 دو سالہ خشک و بویں ہمچنان تر
 دریدہ جا آمد و بویں نرفتہ

۲- زہر برگے حج ۴م - گرایں گل ستر ستر حج د ح ۲ حج ۲ = گرایناح -

۵ - ہمیں لشکر حج ۶ - ہفت توب ۹ - ازقرہ ستر

۱۱ - بے آب ستر حج د ح ۲ حج ۱ - بیاب ع ۱۲ - گل خوبان ع ادب = جامہ خوبان حج

= طلق خوبان ع حج -

دگر آں رائے چنپہ شاہ گلمہ
 چو عشوق بمنبر ناز پرورد
 چو پیکان ز رو بد ریدہ آساں
 بروغن پروردنش بہر سر ہا
 ۵ دگر اول سرے کیش طرفہ نامے
 ز باد طیب خود در خوشن گم
 ہیئت چست و برگش خرد و باریک
 برندش شہر شہرا چہ بود خشک
 بویں بکہ دلماراشتہ مایل
 ۱۰ دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ
 نصیب بوستان در خوب طیبی

کہ بویں مشکبار آمد چو لہسا
 ولے رنگش چو رو سے عاشقان زرد
 بہ پیکان صفت گلمائے خراساں
 کہ سہ از مشک تر گیسر د اثر ہا
 برنگ طرفہ مر وارید فنامے
 بطیبت نام صندل کردہ ہنیم
 بہر جیب و بد لہانیک نزدیک
 چنیں گل کم گیسر از نافہ مشک
 شدہ در گردن خوبان حمال
 قوی گل شکر ی بہر دل تنگ
 نصیب افزائے گل زاب نصیبی

۱- امت کار آمد ستر حج د ح ۲ حج ۲ = مت کار آید ع ۲ = مت می آید ستر = مت کار آمد ستر = مشک را آمد
 (مشک را آمد) حج ستر کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہی جس کی صورت کا تہجے بکار دی ہے
 اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرات
 مجھ کو نہیں ہوئی۔ فقہ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھ کو فریبگ جا نگیری میں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں "را حیا"
 کے تحت میں سناؤ پیش کیا گیا جو اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فریبگ جا نگیری
 مطبوعہ کتبہ صفحہ ۱۵۶) شہد امیر ۳۳۔ پیکان زروس ع ۲ حج ۲ = پیکانہ زروس = پیکانہ زروس = پیکان زری ع
 ۶۔ بد لہا ستر ستر حج د ح ۲ حج ۱ = بد لہا ع ۹۔ گتہ ستر حج د ح ۲ حج ۲ = گتہ ع ۱۰۔ برگے ستر
 ستر حج ب د = برگے حج د حج ۲ = برگش ع ۱۱۔ دوستان ستر حاشیہ (دوسرے صفحہ) میں تمام نسخے متن ہیں،

چکه هر جا که یک قطره خوی از لے
 دگر دونه که آن ریجان هند است
 سپر غم رنگ و برگش اسپر غم
 دگر کر نه که چون زو جت بوسے
 ۵ بسوده مشک و بویش نام کرده
 چو پیکان بیله سیوتی خند
 ز عشق بوسے او جان داده ز نور
 همه خوبان عشق وار جویاں
 قرض هم ز هندستانست و ردی
 ۱۰ چه بینی آر خوان و لاله خندان
 گل مارا بندی نام زشت است
 گرای گل خاستی در روم یا شام
 ق شدی معلوم تا معرفت آن بوم
 چس غلغل ز دندی در ری دروم
 ق که بودی پارسی یا تازیش نام

۱- چکه هر جا خوی یک قطره ح ۲- زتری سرتاج ح ۳- زتری ع ۴- زتری ع ۵- برگش
 اسپر غم سرتاج ح ۶- برگش اسپر غم ح ۷- بویش اسپر غم ح ۸- کره چون جت ح ۹- زبوسے
 او بلات ۱۰- پیکان ع ۱۱- ایضا سیوتی خند ح ۱۲- سیوتی خورد سرتاج ح ۱۳- سرولی خورد ح
 ۱۴- عشق است سرتاج ح ۱۵- عشق ح ۱۶- شیره گردی ح ۱۷- نامی هست ح ۱۸- بویش
 ح ۱۹- بویش نیست ح ۲۰- و تیزیش نام ح

کدامی گل چنیس باشد که سالی
 بتان هند را نسبت همین است
 چه گیسری نام از نیفا و خنخ
 چه یاد آری سپید و سمنخ رار دے
 ۵ دگر پر سی خب از روم و از روس
 سپید و سدر همچون کُنده یخ
 خطائے تنگ چشم و پست بینی
 لب تا تار خود خندان نباشد
 سمرقندی و آنچه از قند بارند
 ۱۰ بصر و روم هم همین خندانند
 اگر چه بیشتر هندوستان زاد
 دے بسیار باشد سبز تر
 بے زیبا کینز سبز قام است
 ز سبزی بے نمک چون برگ کشتیز
 ۱۵ نه چون طاوس بے دنبال زشت اند
 که در خوبی چو طاوس بهشت اند

۳- نام نیفای ح ۴- ب ع ۵- نام از نیفا ح ۶- رنگ بے بوسے ح ۷- لایه دوس
 ح ۸- لایه دوس ح ۹- رم خورد سرتاج ح ۱۰- نم خورد سرتاج ح ۱۱-
 ۱۲- کینزک سرتاج ح ۱۳- کینزی ح ۱۴-

سگوند رنگ ہندتاں زمین است
 بگندم گونست میل آدمی زاد
 یکے گندم بکام اندر نمک وہ
 یہ را خود بدیدہ جاگاہ است
 ۵ زبیر دیدہ باید سرہ را سود
 ازین سرہ و کو تر رنگ بستر بہت
 بزرگ بستر رحمت ہا سرشت است
 چو رحمت بار گرد و ابرافلاک
 مدد ہائے کہ آید ز آسمانہا
 ۱۰ دل اندر سبزہ ہائے گل ٹکیا است
 بہارت ارچہ صد گونہ در آیام
 بسزنی نقش بستندش زن و مرد
 کساں کز فال فنج خیر جویند
 بزرگ بسزیز بہتر چہ مقدار
 سیاہ و سبز و گندم گوں ہمین است
 کہ این فتنہ ز آدم یافت بسنیاد
 ز صد قرص سپید بے نمک بہ
 کہ اندر دیدہ ہم مردم سیاہ است
 سپیدہ عارضی رنگی است بے سود
 کہ زیب اختران زاد رنگ بستر بہت
 کہ رنگ بستر پوستان بہت است
 نتیجہ سبز زاید اول از خاک
 نشاۃ سبز میند از نشاۃ سنا
 گلے بے سبزہ در بتان نہ زیبا است
 بہار سبزہ دارد در جہاں نام
 نگوید کس بہار سبزہ یا زرد
 بس سبزی دعائے خیر گویند
 کہ از نام خضر خاں دارد آثار

۳- سپید بے نمک سرتاب جمع ۱۰ ح = سپید بے نمک ۵ ح = ۶ - راحتہا
 ۸ ح = ۸ - ابراز افلاک ۱۰ ح = ۵ ایضا سبزہ روید سر = سبزہ زاید ب = سبزہ روید ح =
 ۹ - بجزع کے تمام نپوں میں بجائے نشان کے نشاۃ ہی۔ نشاۃ میند از سبزی نشاۃ کا۔ ۱۰ - سبزہ ہائے گل سرتاب
 ۱۱ ح = ۱۱ - صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر سرتاب۔

خدا یا تا گیا ہ سبز رویت
 خضر خاں بادو، دیولد تے رانی
 سخن را میں کہ با گل داشت پویند
 کنوں زیں سبزہ با صد عنذر خواہی
 ۵ دراں باغ کہ بالا گفتہ ام باز
 ز دولتنگی چو دیدے کار شکل
 بودی گر چہ آنجا ہم شکیش
 شدی از طرہ سنبل مشوش
 دلے پنہ اشتی حالے کہ بارے
 ۱۰ خضر خاں کے نورستہ درختش ق
 گلش بے آب از تاب درونے
 در آن حنہ ہم بہار خاطر انروز
 خیال عنترہ خونخوار در دل
 چو مرغان نالہائے زار میکرد
 ۱۵ ز آہے کز دل غمتاک میسزد
 خضر در باغ و سبزہ چشمہ جویت
 ہم چون خضر و آب زندگانی
 چہاں زد باد و سوئے سبزہ افگند
 روم سوئے سپیدی و سیاہی
 ہام آن مفرع دولت داشت پروا
 شدی زانسو گر بکشاید شش دل
 نمودی خسار و خس آبی و سیش
 گرفتی در دلش از لالہ آتش
 جگا ہی میکند در سبب نارے
 بہ آب زندگی پروردہ بخشش
 جگر باران ز نرگہائے خونے
 بگرد آن چمن میگشت یک روز
 گلش در پیش چشم و خار در دل
 دل مرغان باغ افکار میکرد
 ہمہ گلہا گریباں چاک میسزد

۱- گیاہان ح = گیاہ سرب ایضا چشم سبزہ سرتاب ح = چشم سبزہ ۱۰ ح = سبزہ چشمہ ح =
 ۲- بادولدی کوست سرتاب ح = بادو دیولد یوتہ ح = بادول کوہست سرتاب ح = خار و فاک سرتاب ح = ۱۰ خضر خاں
 سرتاب ح = ۱۰ ح = خضر خاں راع ۱۱ - بے آب و از ح =

دہان غنچہ با از خندہ میماند
 چنیں تا دید ناگاہ اندراں گشت
 گل کرنے شگفتہ بردختاں
 ازاں مشکیں نسیم روح پرور
 چو در رفت آن نسیم اندر دماغش
 گزشتش در دل آن گلہائے خوشبوے
 چوزاں گلہائے کرنے یادش آمد
 بنودش بیکہ تاب نسیم موے
 تو پنداری کزاں صفائے جانی
 ازن بوے کہ عاشق بخیب بود
 چه ماند بوے گل با بوے جانان
 دراں صفا اگر گشت آن سرخ گل زرد
 ازیں سو ماند زنگس دیدہ پر آب
 ز خویش آن سوے کرنے رنجہ
 ز غمت دور بچوں غمت از خوار
 ۱۰
 ۱۵

بنفشہ سر فرو افکنده می ماند
 بدانگونه که مست و سرگراں گشت
 بوئے خوش چو خلق نیک بنحماں
 دماغ سلویاں گشته معطر
 بسینہ تان شد دیرینہ دماغش
 کہ آنرا داشت با خود یار گلوے
 دل و جان همه دور فریادش آمد
 فرو غلطید ہسم ترایب بوے
 بہ پرواز آمدش مرغ نہانی
 نہ بوے گل کہ آن بوے دگر بود
 کہ ہست این روح تن و ان قوت جان
 کینہاں را بر رخ زردی اثر کرد
 گرفتہ زان خارش آخیں خواب
 کناں ہم روے ہم گلہائے کرنے
 بسا رزندگی گشتہ بیک بار

۱- سر فرو افکنده عجب ہم - دماغ قہسیاں سہ ۶ - کہ با خود داشتی آن یار گلوے حجب
 • یار بوے سہ ۱۱ - و ان آفت جاں سہ سہ سہ حجب ع ۱۰ - و ان قوت جان ع
 ۱۳ - ازیں سو سہ حجب ع ۱۰ حجب ۱۳ - ازاں سو ع - ۱۴ - روی خود ع

تبع بیدوشش لرزندہ چوں بید
 بزاری گریہ کردند از دل تنگ
 کہ تا بعد از زمانی دیر نے زود
 چو بوے جاں دماغش رنجہ کرد
 بزاری گفت کای گل کاشکے من
 کہ تو آنجا گزر داری و من نے
 ازاں گل کو مست در صد پرده مستور
 چه بختت این کہ تو از بخش غیب
 چو آنجا ماری صبحے و شامے
 ۱۰ جوابش را دہان کرنے بشگفت
 بدو گویم مہراں رازی کہ گوئی
 پس آنکہ گفت شہ با صد حسد ابی ق کہ مہر باری کہ آنجا بار یابی

زجان خود ہمہ بربیدہ امید
 زدند آبی بر آن رخسار گلرنگ
 نسیم جاں رگ جانش فسد
 دگر رو ہم ہماں گلہائے تر کرد
 گیا ہر بودے چوں تو بگلشن
 گل آنجا محم است و نارون نے
 من میکیں بوے قانع از دور
 خزی کہ در گریباں گاہ و حیب
 تو انی گفتن ار گویم پیامے
 کہ آخر کرنے ام ہم بشنوم گفت
 بجویم زومہاں حاجت کہ جوئی
 ق کہ مہر باری کہ آنجا بار یابی

۳۳ - بفرسود عجب حجب ایضا دل جانش بفرسود ع ۳۴ - دگر رو ہم ہماں گلہائے تر کرد سابع حجب ۱ = دگر ہم
 دران گلہائے تر کرد = دگر رہ ہم دران گلہائے تر کرد = دگر رو ہم ہماں گلہائے تر کرد حجب = دگر رو ہم دران
 گلہائے تر کرد ع ۵ - دکلام کے سیاق و سباق پر کانی غور کر کے میں نے اپنی ذوق شعر فہمی کے مطابق پہلی اور دوسری
 صورت کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اسی کی موید ہے۔ لیکن چونکہ "رو کردن" کے لئے "بر" کا صلاب تک
 میری نظر سے نہیں گزرا اور "در" کا صلاب اگر پستعلی ہو گا وہ مجھ کو جہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بر" میں نے
 نئے حجب سے لیکر اپنی دانت میں مصرعے کی بہترین صورت قائم کر دی ہے۔ شاید ۸ - کہ از بس بخش سہ سہ حجب ع
 ۹ - صبحی و شامے سہ حجب ع ۱۰ = صبح و شامے ع ایضا تو انی گفت اگر سابع حجب
 ۱۲ - بار یابی سہ سہ سہ حجب ع ۱۰ = راہ یابی ع

بگوئی از من نادیده کاسے
 وگر بنیزد آن جان جهانم
 بر آرای فاخته با آه جان سوز
 ز سوز سینه این دو دجهاں سوز

غزل از زبان عاشق

۵ ندانم از کجای آید این گل
 فیمیش از که این بوستان است
 گرانو بگری ای باد شکیله
 مجنسانی از آن مرغول موئے
 بربستانی موسی خاک کویش
 ۱۰ دم سرد مرا از من بسروام
 ز آب چشم من ابری برنگینه
 بگرداگرد آن نسرين و شمشاد
 دلم شد شاخ شاخ از ناصبوری
 ز خار غنم چه بیرون بیرون آزار
 چونچه چند دل بسدم بهر شاخ

۱- سلاى سلاى = پایى جمع جمع ۳- این در دست ۱۰- شب ام تا بجمع جمع ۳- بقم
 ۲- ۱۲- آن نسرين جمع جمع ۲- این نسرين ۱۴- چه بیرون ریزم سارا جمع جمع ۲- جمع
 = چه ریزم بیرون ع

ندول بکشایم با سپیج شانے
 بروئے دوستاں گلشن بود خوش
 چه کار آید چمن بے غوبروئے
 از آن گلشن که مارا هست جائے
 ۵ اگر چه نے گلے زان باغ چیدم
 ز بے بے بهره مرغی نامرغچام
 اگر در عاشقی چشم گنه کرد
 مثل خوش ز دلفشته بر سر رود
 اگر شد شاخ نسیم خاک پیش

۱۰ چه بر زدن فاخته این خوش نوارا
 با پنخ ماده از قسریاں طاق

پاسخ از لب معشوق

که مینالد چنیں در گوشه باغ
 مگر او نیز چون مادر دمنده است
 ۱۵ گواے با دآں همسان مارا
 مرا خود صد جراحت هست پنهان
 که مارا تان کرد اندر جگر داغ
 کزیناں ناله دردش بلند است
 که آخر چند سوزی جان مارا
 چه شوپم میسننی دیگر تو در جان

۲- زگلسار ع ۲-

دلم را خود خسته‌اشی هست کاسے
 چو تو در بوستان نالے بدالنوز
 دلت گر چه زنگلی شاخ شاخ هست
 اگر باغے روی یا لاله زارے
 ۵ توانی گفت با هر دل غم خویش
 نه چون من بکنجی مانده مجور
 نمان چون سایه در پیغول تنگ
 کے مونس نہ با من جز خیالت
 دلم را روزنی ہم نیست در پیش
 ۱۰ شدہ صدر وزن این جان پرانده
 دین ر وزن دو صد گرد و مبرطن
 برم ہر دم سزار آہ نمان زیر
 چنانم باغمت شاداں درین کاخ
 چمن در گوشہ خود ادم ہوس را
 ۱۵ چو عادت گیر شد طاس خانہ
 تو دیگر ریشم از پیکاں چہ خارے
 نگر ما را بزنداں چوں رود روز
 براق عیش رسیداں فراخ هست
 نیاید یزد بدامان تو خارے
 توانی ریخت در مسل گل نم خویش
 ز رویت دور بلکہ از خویش ہم دور
 ندانم آفتاب و ماہ را رنگ
 بہ تنہا عشق بازم با جمالت
 کز اں بیرون دہم دو دل خویش
 ز زخم غم کز روزن شود کوه
 کہ دو دمن برون آید ز روزن
 کنم چون بولعجب آشام شمشیر
 کہ یادم نیست ہیچ از سبزی شاخ
 چمن زنداں بود مرغ نفس را
 بود کج بخش بہشت جاودانہ

۶- نہ چوں من سعاح ۸- با من نہ مونس ۱۲- آپے نمان سعاح ۲-

۱۴- خود ادم سعاح ۱۵- خود ادم سعاح ۱۶-

ہمیں بس نیست آخر باغ جسام
 کہ دایم بہت در دل خضر حسانم
 بود تا آسمان سبز بر پائے
 سرش بادا بسبزی آسماں سائے
 جدائی افگندن تیغ زبان بدگویان
 میان عاشق و معشوق و
 رواں شدن دلرانی از خانہ دولت
 سوسے کوشک لعل و در
 ۵ فراق خضر خاں از دو واہ کوشک لعل
 ایساہ گردانیدن

گرامی گوہرے شد آدمی زاد
 نہ این منظر سبازی بر کشیدند
 ہزار افوس گر نقشے چنین خوب
 چو در ہرنیک بد نطقان کردم
 ۱۰ کے کو میتواند مسل و در دست
 چوسون بہت ز آزادی نشانش
 نبات زمہ را کم بوکتد کس
 چو مشک و گل شوارغنت ز باشی
 نہی گوہرے کہ نہ دریا از وزاد
 کہ در روی ہر دو گیتی در کشیدند
 بنا خوبی شود در دہ منسوب
 بگفت خوب دیدم مت در مردم
 چو از یزد برون خسمرہ در گفت
 ز بوئے خوش سخن گوید ز بانس
 کہ از کشتن حکایت گوید و بس
 کہ با جانسا بوہمہ از باشی

۱- دروے سعاح ۳- افگندن سرتا سعاح ۴- جب ح = اُنقادن از سعاح ۴- از خانہ دولت اتالی

سب ۶- بازی بر کشیدند سرتا سعاح ۷- جب سعاح ۸- در کشیدند سعاح ۱۱- ز آزادی سرتا

سعاح ۱۲- جب = آزادی سعاح -

نشانید شد پای زوسیر برخواں
 کس کیش خوب بود پرده دریدن
 بسبباید سوختن ز آتش خسته را
 زبانی کو کند آتش فتانے
 ۵ بگوش مہتساں گفتار تا خوش
 نگو گوئیست بس شائستہ کاری
 خموشی بہتر از گفتار زشت است
 بے کز آنکس باشد درو بہر
 گل کز شدہ خیزد ز زوبیر ہینہ
 ۱۰ برآں بلبل بخت و غنچہ باغ
 دہانے کو نگو گوئیست پیوست
 نگو گوئی کہ بود آگاہ زین گفت
 کہ پیش مسند بانوئے آفاق
 ق چو اصحاب غرض گفتند ہر چیز
 ۱۵ صواب آن شد کز آن فردوس پر نور
 نشاندا ندر سکھاسن آن پری را
 کہ از غمازے ایشاں رنہ جاں
 زباں با سہریم باید بریدن
 کز و خارے خلد در دل کے را
 زبانا گوی آنرا یا زبا نے
 بودمانند دم دادن در آتش
 چنیں شوگر شوی گویندہ باری
 زباں چنیں درو شدہ اس کشت است
 نہ دانا ئیست از نئے ریختن ہنہ
 کہ دارد نوش و نشتر مینہ تینہ
 کہ در بستان برآرد نالہ زراغ
 بگفتن باد یارب ہر کہ است
 سخن را با سخن زیناں کند جفت
 ز حال در ہم آن ہر دو مشتاق
 ق فراوان بخت بانواں غرض نیز
 بقصر لعل سازد جائے آن خور
 چو گردوں در تر از و مشتری را

۱- یا زبانی سراسر ع ۲ = نے زبانی سراسر جمع ۱۳ - در ہی آن دو مشتاق سرح ع ۱۴
 ۱۴ - فراوان سخت ح ۱۴ - سکاس ب

اشارت کز کاناں کابل کارند
 بفرمان مسر پوشیدہ مثال
 رواں سنیا رہ پزان ترا ز طیر
 فلذ آن گلستاں را خار خارے
 ۵ شہ آدم بود حاضر پیش استاد
 سخن در قصہ یوسف کہ ناگاہ
 مرزہ چون دیدہ یعقوب تر کرد
 چو بشنید آن خبر جان عزیزش
 جمال یوسفی را سود بر خاک
 ۱۰ چو گرگ بیگناہ افتاد بیرون
 کتاب سبق و خط بر جائے بگزاشت
 بر ہنہ پاوسہ از جا بروں جت
 ہی شد چون الف زان حرف معلوم
 چو بود از راہ میداں رفتہ ماہش
 ۱۵ دو میداں وارنگ میند بدنبال
 شدہ سرگشتہ ہچوں گوئی بے حال
 ز مژد را بدرج لعل دارند
 رواں شد ہر دو پروں بدنبال
 بسوئے شمس و الاشد بک سیر
 کہ سروت را ند سوئے لالہ زائے
 کتاب عاشقی را شرح میداد
 خبر گوئی ز لیخاش آمد از راہ
 ز حال میت از دانش خبر کرد
 نامدا از جاں خبر ز بیچ چیزش
 زد از مہر ز لیخا سپہرین چاک
 ہمیش سپراہن و ہم ہمہ پر خوں
 قلم از دست کوفش از پائے بگزاشت
 ز کتب بے سرو بے پا بروں جت
 بجاناں قایم و از خویش معسوم
 ہماں جانب فتاد آہنگ راہش
 شدہ سرگشتہ ہچوں گوئی بے حال

۲ - بفرمان بر پوشیدہ سراسر ب ع ۳ = بفرمان شآن پوشیدہ ح ۵ - کتاب عاشق
 ع ۲ = عاشقی ح ۶ - از دانش سراسر ب ح ۲ = الا دانش د ع ۸ - آن خبر سراسر ب ع ۱۴
 = این خبر سراسر ح ۹ = بہر لیخاشا -

دران میداں که با صد یار دجوی
 دو پایش گشت چو گاک در دیدن
 رسید و سر به نکھآن دروں کرد
 نگار خویش را زان چشم خوں زانے
 ۵ پری چوں دید در پافرق جمشید
 بروں شد دانش و هوش از سرش پاک
 گرفتش دامن از غیرت که شد دشت
 هم از چشم تر خود زد گلایش
 نناوه ماتد پس چشم تر خویش
 ۱۰ ز غیرت بلکه پایش پاک می جفت
 برآں پابین چه غایت اشک میکرد
 همه تن گشته آب آن چشمه مهر
 ز به مه کاسانش آن پایه جوید
 صنم هم رو بروئے شه نه سادہ
 کثادی ز آب چشمش روئے دادہ
 بر پشت خنک چو گانی زدی گوی
 که ممکن گشت برگویش رسیدن
 بگری پئے جانان غوق خوں کرد
 خامی بست گونی بر کف پائے
 چو نیلو فر بصفرا شد ز خورشید
 ز سکھان فقادن خواست بر خاک
 ز لوت چشم اغیارش نگداشت
 که باز آمد ز صفا اما هتایش
 بزیر پائے آن سیمیں بر خویش
 ہمیزد بوسه و از گریه می شست
 که از لبھائے خود هم رشک می خورد
 برآں پامیزد آب از دیدہ و پھر
 که پا از چشمه خورشید شوید
 کثادی ز آب چشمش روئے دادہ

۴- در کف پئے سرتا سراج د ج ۲ = بر کف پئے ع ب ۵- در پاسر ج ب ع د ج ۲ = بر باع = پابرتا
 ایضا بصفرا شد چو نیلو فر س ۶- از غیرت سراج د ج ۲ = آن غیرت سراج ۱۱- رنگ می خورد سراج ۲
 = رشک می کرد سراج ب د ۱۲- آب گشت سراج ع د = گشته آب سراج ع = آب گشته سراج ۱۴- کثادی
 ز آب سرتا سراج ب = کثادی آب ع د ۵ = کثادی آب ج ع

بروئے خود ز گوشت خورشیدی بست
 شد مجمل کشاں لرزنده زان عور
 شتابان چشمه خورشید با ماه
 چو تاب آن نمادش در تن خویش ق
 ۵ بے پیچ برید از جسد چون قیر
 نبد جائے بریدن چون سرمه
 کسے کا و نخت در موئے دل رے
 کسے کور اسیر یار عزیز است
 پس آن موداد بر دستش که بائے
 ۱۰ ز بهر خاطر شوریدہ جانے
 با سازی از شبه انگشته رینے
 و گر خواهد دولت زان پیچ چند
 ازاں موداد مت کم موئے شد تن
 پری پیکر چو کرد آن موئے بردست
 ز رویش بهر حساباں توشه می بست
 که هم دوراں مخالف بود و هم دور
 نه از دوری نه از دورانی آگاه
 که موئے بگسلد زان مو میساں پیش
 که آری می برد و دیوانه بنجیسه
 ہی برید موئے خویش ازین روئے
 بمودادن حلاصت کی بود کسے
 سخن در سر رو دمو خود چه چیز است
 زمین بنهریز زیناں یادگارے
 کنی انگشت پیمش منہ زمانے
 دلم برتت زان سازی نیکنے
 گس رانی کنی برسل چوں قند
 چو آنرا بسنگری یاد آری از من
 ازاں مویش سخن ز لب گره بست

۴- عور سرتا سراج = فور سراج ب ع ع ۳- نه از دوراں س ۵- نه از دوری ج ب ع د ج ۲ = بر تن س
 ۵- بے پیچ ج ۲ = بے پیچ سرتا سراج ب ع ع د = بے پیچ ع ۶- یک سر سرتا سراج ب ع ع د ج ۲ = خویش ج ع
 ۹- در دست سرتا سراج ۱۰- انگشت پی ج ۱۲- پیچ چند ج ۵ = پیچ چند ج ۱۲- بردست سراج ب
 ع د ج ۲ = در دست ع سرتا سراج = رادت سرتا سراج ب س

زبان چھ موئے ماند حنا موش
 پس از دیری که موئے هوش ایافت
 براں موکر دختے گر یہ زار
 بشاه آں موئے بر کف کرده میگفت ق
 ۵ زوهر موئے دل بند جہانے
 چنین موئے بریدن چون دل داد
 روا باشد که میکینے چون را
 مرا باید دو صد جان وفا جوئے
 با صد جانست چون هتار مور
 ۱۰ ملے جانم چنساں دیوانہ تست
 اگر چه مویت آں بند ہلاک است
 ولیکن جان چون من مستمزی
 جانے غم نہی گر تو بریں تن
 چوزیناں عنذر خواهی کہ بسیار
 ۱۵ بصد عذرا ز دو دست ناز نیش
 سر موئے نماید ترشش هوش
 ز بهر هوش ہسم زان مور سن تافت
 چو بارانی کہ بار و در شب تار
 کہ لے باتار مویت جان من بخت
 کمنہ عقل و دست آویز جانی
 کہ بریک موئے تو صد سرف باد
 چه افگندی و بریدی رسن را
 کہ ہر جانی بندم در یکے موئے
 یکے جان چنہ جا آویزم اورا
 کہ با صد سلسلہ بندش بودست
 کہ ز بخیر ہزاراں جان پاک است
 چه داند دولت زینگو نہ بندی
 جہاں نغم بتار موئے تو من
 شدش لابد جواب ہدیے یار
 کشید و داد و دانگش ترش

۱۔ و ایافت سآب د = ریافت جمع ع آح ایضا ہم زان مور سن تافت سآب د = خود ہم زان مور سن ایافت
 ۲۔ خود زان مور سن تافت سآب ع ۳۔ صد سرف سآب سآب ع ص ۴۔ صد سرف سآب ع ص ۵۔ ص ۶۔ ص ۷۔ ص ۸۔ ص ۹۔ ص ۱۰۔ ص ۱۱۔ ص ۱۲۔ ص ۱۳۔ ص ۱۴۔ ص ۱۵۔ ص ۱۶۔ ص ۱۷۔ ص ۱۸۔ ص ۱۹۔ ص ۲۰۔ ص ۲۱۔ ص ۲۲۔ ص ۲۳۔ ص ۲۴۔ ص ۲۵۔ ص ۲۶۔ ص ۲۷۔ ص ۲۸۔ ص ۲۹۔ ص ۳۰۔ ص ۳۱۔ ص ۳۲۔ ص ۳۳۔ ص ۳۴۔ ص ۳۵۔ ص ۳۶۔ ص ۳۷۔ ص ۳۸۔ ص ۳۹۔ ص ۴۰۔ ص ۴۱۔ ص ۴۲۔ ص ۴۳۔ ص ۴۴۔ ص ۴۵۔ ص ۴۶۔ ص ۴۷۔ ص ۴۸۔ ص ۴۹۔ ص ۵۰۔ ص ۵۱۔ ص ۵۲۔ ص ۵۳۔ ص ۵۴۔ ص ۵۵۔ ص ۵۶۔ ص ۵۷۔ ص ۵۸۔ ص ۵۹۔ ص ۶۰۔ ص ۶۱۔ ص ۶۲۔ ص ۶۳۔ ص ۶۴۔ ص ۶۵۔ ص ۶۶۔ ص ۶۷۔ ص ۶۸۔ ص ۶۹۔ ص ۷۰۔ ص ۷۱۔ ص ۷۲۔ ص ۷۳۔ ص ۷۴۔ ص ۷۵۔ ص ۷۶۔ ص ۷۷۔ ص ۷۸۔ ص ۷۹۔ ص ۸۰۔ ص ۸۱۔ ص ۸۲۔ ص ۸۳۔ ص ۸۴۔ ص ۸۵۔ ص ۸۶۔ ص ۸۷۔ ص ۸۸۔ ص ۸۹۔ ص ۹۰۔ ص ۹۱۔ ص ۹۲۔ ص ۹۳۔ ص ۹۴۔ ص ۹۵۔ ص ۹۶۔ ص ۹۷۔ ص ۹۸۔ ص ۹۹۔ ص ۱۰۰۔

چو خاتم بر کشید آں مایہ ناز
 چو آں خاتم بدست شاه شست
 ہزاری گفت چوں میداد خاتم
 برا و رنگ زرت جا باد و زور
 ۵ بدست از چرخ فیروزہ نیکنت
 ننگین دولت رنشاں چو خوشید
 دلم کاں موسد خاتم گرد داد
 بودم چند جان طعن جاوید ق
 گیر از ناقصے لاف کمالے
 ۱۰ ہمہ یہ گر رضا باشد در نیت
 ولیک انگشترین نختے ہ پاید
 پس اندر دست چو تو آشنائی
 و گر گویم کہ این دو شکل تدویر ق
 بشارت میدہند از عالم حق
 کہ یابی بردو عالم دست مطلق
 ۱۵ ولیک این زیر دست اندر نہانی
 بقا از دست آن خاتم دہن باز
 بقا از دست ہانش انگشت زان دست
 کہ لے دست نہ کہ خاتم جسم
 چو تمکین ننگین بر خاتم زر
 جہاں در دست چوں انگشتر نیت
 قضا برے نوشته ملک جاوید
 شب معراج بستما ہ نو داد
 ۱۰ نہ نوشتہ بردن پیش خوشید
 نہاگر شمس را بخشد ہلا لے
 وہم انگشت با انگشتر نیت
 ز انگشتم وفا داری نیاید
 وفا داری ہم نے یوفائی
 ق دو عالم داں کہ بخت را تاثیر
 کہ یابی بردو عالم دست مطلق
 ق از اں انگشتر نیت دادت کہ دانی

۱۔ بر کشیدتا جمع آد ح ۲۔ در کشید ۵۔ ننگین است۔ انگشتر نیت جمع ح آد ۳۔ ۹۔ نہا کو
 سا کا = سہار شمس اگر ساعت ۱۰۔ یا انگشتر نیت سات ۱۲۔ وفا داری کلمہ سات ۱۳۔ تاثیر سات
 سات آد ح ۴۔ تاثیر جمع ح ۵۔ دادم جمع = دادہ سات

که عالم بے تو گر خلد برین است
 وگر زان دادمت زیناں خیالے
 نگمدار دگر بوس نہ نام
 بوسی کہ گے این انگشتریں را
 اگر چه سنگ چون مرجاں نباشد
 کجا چون این دہاں انگشتریں است
 ولیکن چون بخویشے نسبت ہمت
 بدیں ہمید جانم میشود شاد
 چو ہر دو یادگار مہربانی
 ۱۰ و دایک گدگر کردند گریاں
 شتابان گشت زانو ماہ رہمد
 پری چون بر پرید و رفت چون باد
 توانی داشت آن فرزند جمشید
 ولیکن چون سلیمان بود برجائے
 ۱۵ بمنزل گاہ خود شد بادل تنگ

مرا چون حلقہ انگشتریں است
 کہ دارد از دہان من مٹائے
 ہمیں انگشتریں جائے دہا نم
 بدل داری ز غلم این نگین را
 مثال کالبڈ چون جاں نباشد
 کہ آنجا موم و اینجا انگین است
 میان انگین و موم پیوست
 کز ان موم آیدت این انگین یاد
 رسانید ندیکد یگر تمانے
 بطوقاں ہر دو غرق و ہر دو بریاں
 وزیں سو باز گشت آن ہمدی عمد
 سلیمان زادہ را دیوانگی زاد
 کہ باز آرد سلیمان وار خورشید
 بتعظیم سلیمان گشت زان رائے
 نئے چون گل ز خون دیدہ گل رنگ

۳- نگہ دارد کہ بوس بیع کد حج = نگہ دارد بوس اندر سا = نگہ داری کہ بوس نہ نام حج = نگہ داری
 کہ در بوسے ع ۸- بدیں سرتا حج بیع کد حج = ازاں سرتا = بایں ع ۱۵- بادل تنگ سرتا حج
 بیع کد حج = زان دل تنگ ع -

زدستنگے نوا سازاں طلب کرد
 غم دل زین غسزل بانالاش زار
 نوا ہائے دلش آہنگ لب کرد
 بمطرب داد تا آرد بگفتار

غزل از زبان عاشق

جمال صحبت یاران دبوئے
 کہ گردوں گر چه چشم آمد سر اپائے
 غنیمت داشت باید از ہمہ روئے
 دو مردم دید تو اند بیک جائے
 ز شمشیری کہ بر بالاکشید است
 بسا پیوند ہا کہ ہسم برید است
 کجا دو غنچہ باہسم کہ دروئے
 کہ ہر یک را خزاں نفلند سوئے
 چہ بینی رستہ دہ گل بریکے شاخ
 کہ ہر یک جانے رنگیں کند کاخ
 بیک رشتہ شود صد دُرفسہ اہم
 وے در رشتہ کے انسد باہم
 ۱۰ امید انم کہ دوران دغا باز
 چہ پیوند دو برد ز ہسم باز
 جدائی گر چه آمد جاں گدازے
 شود دشوار تر د عشق بازے
 مرا کہ ہر غم آمیخت باخوں
 جدادارند آخر چون زیم چون
 زمین تارفت سرور اسیتنم
 زخوں یکدم نشد خشک اسیتنم
 درآں برجی کہ آن شد حصاری
 سپردم دو د دل را پردہ داری
 ۱۵ ز دم موبی ز چشم خون چکیدہ
 کہ قصہش لعل گشت از خون دیدہ

۲- این غسزل حج ۸- چہ بینی سرتا حج د ع = بزینی ب = چہ بینی سرتا حج
 ۱۳- کز مہ سرتا ب حج ع کد حج = گر مہ ع
 ۱۴- در پردہ داری سرتا حج = را پردہ داری سرتا حج ب د ع

بگوای بادکت آتش بنعل است
 بقصر لعل آن دخواه چونت
 کجائی اسے چسراغ دیدہ من
 بقصرے کز تو فرخ شد درو بام
 چو گل چینی بہشت را کھاں را
 ہسار عیش من گشت خزانے
 عطارد از زبان شمس انور
 بپاسخ زہرہ نیز از پردہ فویش
 رہت کہ گر برآں گھمائے لعل است
 شفق چونت درو سے ماہ چونت
 رخ خوب تو باغ دیدہ من
 دل و جانم ہما بنجا ساخت آرم
 کم از بوسے گلے پیمانکھاں را
 ترا سر روز باد انو جوانے
 چو بنمود این فروغ ہمسہ گستر
 کشادین زیرخوں پروردہ فویش

پاسخ از لب معشوق

۱۰ بیایے نوشدارو سے دل من
 ہر آنچہ از مسہ تو آمد برویم
 من و شہمائے ہچوں کوہ در پیش
 پس دیوار عنم غمخوار ماندہ
 خیالت نقش بندی گشت استاد
 ۱۵ گے نقشت ز خون دل بر آرد
 ز تو صد تلخی عنم حاصل من
 نیار و تاب اگر بر کوہ گویم
 فراتے باہتر از اندوہ در پیش
 تنے چوں صورت دیوار ماندہ
 گرفتہ پیشہ نشاؤر و فر باد
 گمت در جان سنگینم نگار و

۵- گے بیانکھاں راسر سہ سہ حاجب سے لاجچہ ۲ = گل بیانکھاں راع ۶ - باد از زندگی ع ۱۰ - تخی ہاں
 ع ۱۱ - آید سے ۱۳ - تخی حاج ۱۴ - گشت سے حاجب ایضا پیشہ نشاؤر سے لاجچہ ۲ ع
 = پیشہ نشاؤر سے = پیشہ شاپور سے ۱۵ - گمت سے حاجب سے ۵ = گے سے لاجچہ ۲ ع -

دراں کنجی کہ شب بگریزم از جمع
 کے چوں شمع با سوزم ناز و
 گے سوزم چو شمع از دو دواغے
 ز سوز دل چو خونم برزند جوش
 ۵ ولیکن چو تویی پیوستہ باخوں
 ز تو خوں گریم و بر خویش مالم
 چو تنگ آیم ز شہمائے سید روز
 ندانم از تو این رنج ابد را
 زغم بر حال خود خندم نہ بر تو
 ۱۰ دعا ہا کہ ز پیت جان کردہ تلقین
 ز چشم خویش سجہ آموزم آنکھاہ
 نیاز خویش بیستم چوں ز حد پیش
 گر آمد آفتاب من بز روی
 مرا بر زندگی گر گم شد امید
 مرا گردون سبز ارادہ بر باد
 مرا سوزندہ نبود مگر شمع
 کہ ہم میسوزد و ہسم میگدازد
 گے افسانہ گویم با چسراغے
 ترا خواہم کنم عمد افشاموش
 باساں چوں روی از سینہ بیرون
 شکایت از تو و از خویش مالم
 بر آرم از جگر آہی جہاں سوز
 دعا سے بد کنم شب را و خود را
 گنہ بر بخت خود بندم نہ بر تو
 ہمہ شب گویم و دل گوید آیین
 فسون صبر خواہم گاہ و بیگاہ
 دعا سویت دم افوں سے فویش
 چہ چساں با سپہر لا جوردی
 ترا خواہم بدولت عمر جاوید
 خضر خاں را بسر سبزی بقسا باد

۱- بجز شمع سے ۲ - باسوزت سے ۶ - از خویش سے حاجب = بر خویش سے ۲ -
 ۱۰ - دعا سے کہ ز پیت سے حاجب ۲ = دعا ہا کہ ز پیت سے -
 ۱۳ - بر زندگی سے سہ سہ سے حاجب ۲ = در زندگی سے حاجب = با زندگی سے -

صفت آرایش شهر و کشور چوں عروس از برائے تزویج
شاه و شاهزادہ بے بخت خضر خاں زادت حضرت
رأسه و شاکت وجه العد و بیا سہ

سعاد ہاست اندر پردہ غیب
سری کو خواست شد تاج جہانے
دُرے کز روشنی گرد و جہانگیر
ز برجد زادہ کوہ بلند است
شعاع مہرگیر از زمزم است
بے ہست ارچہ زاد خسرواں نیز
۱۰ مے من گوہرے رہی کم یاد
سزائے تخت گرفتار زند شاہی است
دو دولت دار دآں گیتی خداوند
یکے آن کوست خود ظلّ الہی
نگہ کن تا کرار یزند در جیب
تو لہ یا بد از صاحب قرانے
شو پید از ابر آسماں گیر
کز انساں در بندی ارجمند است
کہ این آفاق گیر آں در سپہ است
کہ در نوح شرف ترزد بکشینز
کہ از مے گنج شاہی گرد آباد
ہم از عہد ازل گیتی پناہی است
ق کہ یزدانش دہشتائے فرزند
دگر دار دخلت در خورد شاہی

۱- "چوں" سولے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں۔ غائیہ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابل اطمینان ہو گیا ہے۔ ۵- قرانے یا بدک ۸- گیران ترب ایضاً اور سپہ سرتا ج ک ح ۲ ع ۹- بہت ارچہ زاد سرتا ج ح ۲ ع ۱۰- بہت ارچہ و زب ج ۲ ع ۱۱- شاہ است۔ پناہ است ج ۱۲- آن سرتا ج ح ۱۳- انکار است ج ۱۴- تا از گردش سرتا ج ۱۵- بر خزانہ سرتا ج ح ۱۶- این نہ ج ح ۱۷- این نہ ج ح ۱۸- تا کر ج ب ۱۹- یا پس ج ۲۰- چرخ زانچم سرتا ج ح ۲۱- چرخ زانچم ج ۲۲- ہر آن فرگہ کا ۱۳- سایہ بانے۔ آسمانے ب ۱۵- نقشے ماندہ سرتا ایضاً جہاں شدہ س

زہی بستان آں شہ را جامے
چو الماس آئی شاہ را گفت
اشارت کرد تا در گردش دہر
کہ بر بست در کارش زمانہ
۵ چاں در نغمہ و شادی شد آفاق
بگردا گرد قصہ پادشاہی
جہاں از قبہ ہائے کار و اراں
چسب چقبہ حیراں قبہ چسب
در طلسم چسب قبہ پیش تا پس
۱۰ مضع پردہا چوں چرخ زانچم
بہ زرد و زری ہمہ زرا انگیز
عسراں کلہ کہ بر کردند آں را
کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا
مہ و غور شیدہ چوں پتری و حور
۱۵ بہ دیوار نقشے کردہ پرکار
کہ باشد چوں خضر خانش نہالے
کہ آں دُر سعادت را کند بخت
بسیار ایندیکسہ کشور و شہر
بخسج آمد خزانہ در خزانہ
کہ در رقص آمد این نہ سقف شوش طاق
بر آمد قبشہ از مہ تا مہا ہی
شدہ چوں رٹے دریا روز باراں
برابر عسرو چوں بغداد با کرخ
چو دیگر قبشہ با در چسب طلسم
شدہ انجم در آں دُر و گم گم
نظر با صد تعجب و دہشتہ تیز
شد استرا برائے آسماں را
فرو پوشیدہ عیب آسمانہا
بشا در وان عصمت ماندہ مستور
فلک حیراں درو چوں نقش یوا

۳- تا از گردش سرتا ج ۴- بر خزانہ سرتا ج ح ۵- این نہ ج ح ۶- این نہ ج ح ۷- تا کر ج ب ۸- یا پس ج ۹- چرخ زانچم سرتا ج ح ۱۰- چرخ زانچم ج ۱۱- ہر آن فرگہ کا ۱۲- سایہ بانے۔ آسمانے ب ۱۵- نقشے ماندہ سرتا ایضاً جہاں شدہ س

رسیده صورت قبه باخشم
 فرس گوئی که درخواهد دیدن
 بهر جانب که مردم بر زمین رفت
 زبس شاعر که خفت اندر خزاناب
 نشسته کوس و انساں برده برماه
 فتادون خواسته شیر فلک زیر
 بهماں نعره که شد تا چرخ گرداں
 چو آن نعره شود در نیلگون سطح
 دامه تیس نچتہ ز برضام
 ۱۰ نرو ماده بهم چون دوست باد دوست
 زهر سو خاسته غلغل برآں ساں
 دُہل در بانگ زخشاں پیش او تیغ
 جو اندر دست کاس لا ابالی
 ببازی سیلح اصحاب شمشیر
 ۱۵ شدہ در تیغ رانی تیغ راناں

۲- در خواہ پریدن سرب ۱۱- زہر جاست ۱۲- زخشاں برق در تیغ سرب ۱۳- کاسہ سہا = کاندہ ح
 = کوس ب ۱۴- سلح سہا حاک ۱۵- دو مویاں سکاک = دو موئے سہا ح ۱۶
 ح ح ع = دو کردہ موئے ہر برق جاناں ب-

بخجر ہائے چوں تر گیس صاف
 بر آواز دُہل مرد سلح کار
 ہر آن بازی کہ بودہ آسماں را
 سپر بولجب از ہفت پر وہ
 ۵ بگر دیش دار بازاں بر سردار
 نظر در ہر یک از دور رواں دید
 رن بازاں سبالائے رسنا
 نہ با آن جل چپاں کردہ بازی
 زوست بولجب گوی آسماں گیر
 ۱۰ زبس کاں گوی بر چرخ آتلم کرد
 فرد بردہ مشعد تیغ چون آب
 بیہنی تیز کز لک رافسہ خورد
 ز لعب مرکباں طفلان غازی
 جہاں از حرد چنبر ہر گراں تن
 ۱۵ نمودہ چہ باز اں گونہ گوں ریو

مگس پڑاں دو نیمہ کردہ بے لاف
 معلق زن بنوبت نوبتے دار
 بردوں افگندہ ہس از پردہ آن را
 جہاں را دار بازی راست کردہ
 شدہ سرگشتہ زیشاں چرخ دوار
 کہ گر نلفظہ نہی حلقہ توان دید
 چو دلسا گیسواں را در شکننا
 کہ خود بار شتہ جاں کردہ بازی
 بساں گر دہمہ ہ تو سن میہ
 سپہ از بیم دندان خندہ گم کرد
 چو مستقے کہ نوشد شربت ناب
 چو آبی کز رہ بینی خورد مرد
 بہ پشت باد چوں گل کردہ بازی
 چو پیل از رون و اشتر ز سوزن
 گئے خود ز اپری کردہ گئے دیو

۴- داد بازی ح ح ع کاب = دادہ بازی ح ح ۱۱ اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نغموں کی غلطی متعلق
 ہو گئی ہے صحیح لفظ دار باڑی جس کے معنی نشہ ہیں۔ فرنگ جہانگیری میں ہی شعر مذکور پیش کیا گیا ہے۔ (شیلہ)
 ۵- زانساں ب ۶- از دور سہا ح ۷- ایں دور سہا = آن دور ح ح ۱۲- نہ بینی ح ۲-

زہد آموختہ گونی دورنگے	کہ گہ رومی مناسید گاہ زنگے
بہر کج آدمی ہم زیت و ہسم مرد	کہ در ہر نغمہ ہم جاں داد وہم برد
ترنم زہرہ را آواز میداد	نواجساں می ربود و باز میداد
بریشم بر ہوا بڑوہ نو ارا	کمند انگذہ مرعناں ہوارا
چو شاہ ساز ہانگت ز آہنگ	بزہ بر بستہ وہ جا تیرا چنگ
زیک ساقش شدہ موتا زمیں پست	دگر ساقش بے مچوں کف دست
رگ و موسر ہسم بستہ دو سویش	تو گوئی کہ سر رگ رستہ مویش
ہم تن نامی گشتہ خلق و مخلوقم	چو زنگی کارغونی ساز داز روم
سیاہ و زرد شافی طرفہ سانی	کہ رستہ ز آنہوسی خیس زانی
۱۰ دف از دیوار خو و حصن حصین است	حصار چوب و صحن کاغذین است
میان دستہا پیوستہ گرداں	عجب باشد حصار می دست گرداں
چو بر کف کرد دف زن آن سبت را	بناخن کردہ حکے ورق را
ز ابریشم نو اباریک زادہ	پر چوں خو و خلف باریک زادہ
نگر در چنگ و بر بلط فرق روشن	کہ بہت آن سر بزرگ ایں فروتن
۱۵ چو رود بر بلط آوادادہ بیرون	بطری کردہ ہسم گرم گریہ خون

۵- برہ بر بستہ ب = بز بستہ ح = عھا - زہرہ = نیزہ راسع ادب = تیرا سٹا سٹا عھا
 ۶- بازمیں ب = بر زمیں ستا ۱۰- بست - بست ستا ح ب = ش - ش ح ۱۴- ایں سر بزرگ واں
 ح ب = ایں سر بزرگ وا ح ۱۵- رود و بر بلط ح

نواگر کاسہ طنبور حالی	بغايت کاسہ پریک خالی
گراں سراز کہوے خویش طنبور	فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخور
یکے تخم کدو سازندہ بردست	کدو خالی و حنقلتی زان کدو مست
بر سہم ہند گوناگون مزہ میر	بجانہ بستہ اشکال از ہم وزیر
۵ الاون رارگ از اندام بیرون	کدو بر پشت در گما گشتہ بے خون
عجب میں کو کدو بر خو و نہ سادہ	دلیک از چشم خلقی خون کشادہ
دگر ساز بر بچیں نام آن تال	بر انگشت پری رویان قتال
دو روئیں تن کہ رو بارے در حرب	چو دف در پارسی میزان ہر ضرب
ٹشیدہ تینکے ہندی ٹفانے	شدہ تینک زلف چوں تر جانے
۱۰ خمیر خام کش بر روزه پست	نمودہ صد دقیقہ بچتہ ہر دست
عجب رود از کیس دندان نمودہ	لبش نی و دہن خنداں نمودہ
ز زہرہ بردہ لجن ہندوی ہوش	شدہ مریخ را تر کی فسہ اموش

۱- نواگر کاسہ = صد اگر کاسہ ب = صلا گر کاسہ ح = صلا گر کاسہ ح = صلا گر کاسہ ح - حالی ع
 سٹا ح ۳ = خالی ب ح ح ۴ ایضاً بنا بیت ع سٹا ح ۵ نواب د ع ۶ سٹا = نبات سٹا = نواگر ب
 (انوس ہر کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہے۔
 تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳- تخم کدو ح ۴- سٹا ح ح ۵- ایں مصرعوں کی تریب سکوں ہی ہم اشکال
 ع ۵- اولادان سٹا = الاون ح ۶- نام آن ح ب ع اد ح ح = نام اد سٹا ع ۹- مندل سٹا ح
 = دنبل سٹا ح ح ح (ابن القیاس مصرع دوم) ۱۰- خام راب ایضاً بردست سٹا ح
 ۱۲- ہندواں سٹا ح ح ح ح = ہندوی بیع

پریرویان ہندی جادوی ساز
لباس دیوگیری شان تنک دام
بریشم پوش بعضے پر نیاں روئے
گرفتے چون پیالہ تال در دست
۵ سرود دکش از لہائے خوابان
برقص و جہت خوابان ہوا باز
پرنده ہچو طاسان والا
بجستن فرق شان گشتہ فلک سائے
ہنہ سنگس دلان و سیم سیمینہ
۱۰ بخوریز جریفان زخمہ در چنگ
بے در ہستی افگندہ زیانسا
کہ رفتن بصدنا ز آمدہ پیش
بمژگانے یکے صد سیمینہ سفتہ
نوازش زیر لب تا دست گیرد
۱۵ بہر چشک زدن گشتہ جو آنے

زلب کردہ در دیوانگی باز
پری راسایہ بگرفتہ در آندام
بابریشم دروں در رفتہ چون موئے
ناز می کز سرود و خویشتن مست
نشاباں سوائے گردوں پائے کوبان
نما دہ پائے بر بالائے آواز
مستلق زن کبوتر ساں بالالا
بگاہ رقص سینہ زار از زمین پائے
دورخ در مہرود و نرگس کبینہ
لب اندر آشتی و غم نہ در جنگ
بے تاراج دادہ حسان و ماننا
بہر گامی مستراں شکنہ بیش
چہ غم دار در مراد ز دیدہ گفتہ
کرشمہ در رہا کن تابمیرد
بہر خندہ زدن بر بودہ جانے

۱- جادوئے ساز ستارہ حجاب عھا = پارسی ساز مع = ہندی ساز مع ۲- تنگ شان دام ع
۳- بردست ب ۶- پریدہ ح ۹- دلان سیم ح ۱۱- تی ح ۱۲- بصد چشم ح ۱۳- بمژگانے یکے
تا = بمژگانے یکے ح ایضا در دید رفتہ تا ۱۵- جوئے سراج ع ۲ = جلنے تا تا ۱۵

زخاں چون شبہ بر بوج مر جباں
زا برو ہا کہ قرباں گشتہ جانا
زا برو ہا کہ انکس گشتہ تزیں سو
دو گیسو گر دہر یک پیچ کردہ
۵ خیال زلف شان در جان یاراں
کثری در چشم شان شور نظر یفاں
ربودہ خواب بیداراں بکیبار
رجابت دادہ ابرو را بہ پیغام
دہن ہائے چو غنچہ گاہ گفتن
۱۰ ز نینمائے چو سیب لعل گوئے
ز زلف افگندہ تا پادام عشاق
عوق کز روئے ہر طنا ز میر سخت
بینیے فرق سر پوش شفق وام
ازینو دادہ دل ز آں سور بودہ
۱۵ بجز نظاں خوابان مہ روئے

بیک گنجد بنسازہ ترخ صد جباں
دو گان افگندہ در قسبان کماننا
بر آں جانب کند افگن ز گیسو
چو ماری گر و صندل پیچ خوردہ
چو شام اندر خیال روزہ داراں
چو کعب کز نشین چنگ جریفان
ز چشم نیم خواب و نیم بیدار
اجازت کردہ لہسا را بہ شنام
گئے در بستن و گہ در شگفتن
نہ چون سیب دوزنگ ابرص نمونہ
بر آں پادام بستہ ماہی ساق
کرشمہ میچکد و ناز میر سخت
شفق را نیم روزی کردہ با شام
ازینو کشتہ جان زانو درودہ
دگر نظار ما نیز از ہمہ سوئے

۲- قرباں دادہ ح ۵- گشتہ تا ایضا دو ترک افگندہ در بازوب ۳- گیسو ب ۴- کو بصندل ح
۵- کعبے ۵- کعبہ ح ۲ = لب ح ۵- حکایت دادہ ۵- حاشیہ ۱۱- سر زلفش کہ باشد ب ایضا بدان پا
سراج ب ۱۳- نیم روزی ح عھا ۱۵- خوابان و جوئے تا ایضا دگر سوئے ح ۱-

بسر جانم خفته سر فگنده
 ز زخم هر گرو به میت در میت
 تیر هفت حشری ز عمامه
 ز بس سینه که بر سینه نشسته
 فراوان قبت با از اهل پر هیز
 بجس نالجن داودی نشانده
 بنا لشائے شیرین شکر بار
 سال آن ساز شادی ساز کردند
 چو شد عالم همه در زور و زیب
 اشارت شد ز در گه کابل تقویم
 فلک سخا که شانزاد و افلاک
 نه از رسم اختیارے پیش بردند
 بیس طالع که خواهم گفتش باز
 مروزه دراز در جک برون داد
 گرو به بر گرو به سا = گرو به برگرو به از زر فگنده
 ح ۲ - هر گرو به سا ح ۳ = هر گرو به ع ۴ = برگرو به ح ۵ - قبت ارازل پر هیز
 ح ۶ = قبت ارازل پر هیز ح ۷ - بر سر بزرگ شومین
 ترتیب مکوس هر ج ح ۸

۱- گرو به برگرو به سا = گرو به برگرو به از زر فگنده
 ح ۲ - هر گرو به سا ح ۳ = هر گرو به ع ۴ = برگرو به ح ۵ - قبت ارازل پر هیز
 ح ۶ = قبت ارازل پر هیز ح ۷ - بر سر بزرگ شومین
 ترتیب مکوس هر ج ح ۸

میان ذوق بے پایان دل شمشیر
 کشته گویم این تاریخ بجد
 بروز چارشنبه مه سه و میت
 قمر در قوس جواد خواست کرده
 عطارد بازل در جدی همدست
 ذنب کو هم پے ایثاں گرفته
 کند تا سبز هائے خاک را تر
 با هر زهره کاندز زیر گشته
 گرفت بزه را بر حصین در پیش
 ۱۰ بشورانده اخته مرتج بارے
 سعادت راس را بختیده مایه
 تنی مانده بے بیج دگر زاوج
 چوزیناں شد شمار آسمانی
 شه و شهزاده شمس الحق که جاوید
 ۱۵ برآمد بر کیت تند و پر جوش
 شمار سال داده از طرب بهر
 بسال یا زده از بعد هفصد
 تروزه خلق اندر بهترین زیست
 کمان خدمتی را راست کرده
 چو همد و بر سر بزرگ تیر در شست
 دم بزرگچو درویشاں گرفت
 بد لو افگنده گردون چشمه نور
 برو دختک ماهی گیس گشته
 که بر سلطان برد قربان درویش
 مهیا کرده از پروین شتارے
 نشانده بر سر بر پنج پایه
 که پر گوهر کند سلطان بیک موج
 بفسخ تر زمان کامرانی
 جهان را باد چوں تابنده خورشید
 چناں کرد و راوشد چرخ بیوش

۳- قطعه ب ح ۵ - بر سر بزرگ تیر در شست ح ۶ - بر سر بزرگ تیر در شست
 تیر در شست ح ۷ = بر سر بزرگ تیر در شست ح ۸ - فرمان درویش سا ح ۹ ح ۱۰ -

چنان شد بانگ بستم الله سے ماہ
 زحل چون ہند و از رہ خاک میرفت
 دو ان پیش بر آتش خسرواں شاد
 بخندہ تیغنا چون برق درینغ
 ۵ عمار یہاں زریں گوہر نمود
 بگردش تیغ و خنجر رستہ رستہ
 تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ
 طبقہاں رزویا قوت گلگون
 زمین در زیر لولوئے خطرناک
 ۱۰ بدیناں کایزدش یاری گر آمد
 بر آب سدرہ و طوبیٰ نساںش
 فلک حیراں ز زیبا نیش ماندہ
 بدور حلقہاں آسمانے
 بترتیب آنچناں کا قبال میخواست
 ۱۵ جہاں صدر آں شیخ آسمان قدر
 کہ گفتند خستہ ان الحمد لله
 فلک برے ہداک اللہ میگفت
 چو گھماں پیادہ در رہ باد
 ببطہ آفتاب از خندہ تیغ
 ۵ ملمع چسبج را کردہ ز راندود
 رہ چشم بد از پولا دبستہ
 بگرد لالہ سوسنہا میدہ
 چوروی عاشقاں در گریہ خون
 تو گوئی ژالہ بارید است بر خاک
 بایوان الپچانے در آمد
 نشست اندر میان چار بالمش
 گش سیاہ کہ ثابت فشانہ
 فلک در خواندن سبع المثانے
 نشستند اہل اقبال از چہ رست
 جہاں دُر معنی ریخت از صدر

۳- بر سر باد ب- دستہ دستہ سارا سارا ب- ۱۰- کایزدش سارا سارا ب- ایزدش حمد ۱۱- بر لب بندہ
 ۵ حاج ۲ ع- ۲- پر اب سدرہ ع ۱۲- گش سارا سارا حمد ۳- ب ع- ۱۳- فلک سراج ۵
 ع ۱۴- اہل دولت سارا حمد ۱۵- جانے از معانی ب-

بمقدارے کہ ملکہ را بود رفت
 تبار افکن رسیدند اہل درگاہ
 بہر کس ہدیہ دادند از خزان
 چو رسم کار خیر پادشاہاں
 ۵ بہ آئینے کہ رفت آنوسل فرماز
 نشستہ بود بیرون سوئے خنداں
 بیرون ز بفت شاہاں گشتہ سازش
 چو در صد ریزرگاں مجسم نمود
 چو تنگ آمد ز اندوہ دروئے
 ۱۰ خیال یار خود را داشتہ پیش

غزل از زبان عاشق

فراغ عیش و برگ شادمانے
 نشاط خورمی را یکیک اسباب
 کشادہ آسماں در ہائے روزی
 ۱۵ بزرگاں شغل جوئے پس بانم
 متاع خوشدلی و کامرانے
 کہ جویندہ نیسار دید در خواب
 چراغ بخت در عالم فروزی
 سلاطین خاکروب استمانم
 ہمہ رو ہانجاک آنجا کہ شینم

۶- باتش سراج ۱۰- غزل میگفت سارا ۱۳- نشاط خورمی سارا سارا ب- ۲-

اگر خوانم غلامے راسوئے خویش
 رسد سجدہ گنناں اقبالم از پیش
 چو گروم چاکری را کار فرمائے
 دو دست از سر خود ساخته پائے
 ز دولت ہر چہ گنجد در صفت چیز
 مہیا گشتہ بیرون از صفت نیز
 چہ سو دایں جملہ چوں یاران من نیست
 دل دیوانہ در فرمان من نیست
 ۵ خیال از خون من پروردہ گشتہ
 دلم آوارہ و جساں بردہ گشتہ
 ز دل بسبب دی کہ دارم کار مشکل
 بد لبندی دگر نکشایدم دل
 نہ ہمدردی کہ با اور از گویم
 نہ ہمازی کہ رازش باز جویم
 ستادہ در نظر صد ماہ پان
 یکے در دل نمیکنجد چہ چار
 ہزارم بندہ باز لے چو زنجیر
 یکے دل بند من بود چہ تدبیر
 ۱۰ ہزاراں شربت اندر کام جسام
 جزاں شربت کہ من زان زندہ مانم
 ہمہ شب بر تنم خار است ہر مو
 مٹیلانت قاقم زیر پیلو
 چو من نے از خورم آگہ نہ از خوب
 چہ خارم در تہ پیلو چہ سنجاب
 دل ہر کس بجا من بیدل و بس
 ہمہ کس با من و من ماندہ بیکس
 ہمہ دلجوی من گشتہ درین عنم
 دل گم گشتہ ترا جویندہ من ہم
 ۱۵ ندانم تا کجا انجامد این کار
 خدا یا صبر و آرمی پدید آر
 چو زمیناں در دیار از دل بڑن اند
 از وہم پس خویش این غم فرو خواند

۵- پروردگشتہ ع۱۲ ایضا جان پروردگشتہ ع۱۲- خورم ع۲ = قوم مح ع۱ د ع ۵

پاسخ از لب معشوق

گذر کن اے صبا سوئے کہ دانی
 بگو از من بران سوئے کہ دانی
 کہ اے بریدہ از دیرینہ پیوند
 بنسا ز نعمت تو گشتہ خسرو بند
 ترا خوش باد با ہمدم نشستن
 مرا از دولت در عنم نشستن
 ۵ چو با ہمدم نشینے شاد و خوشترم
 نے یاد آری از در ماندہ ہم
 چو آن سر و لبند آری در آگوش
 مکن زیں کاہ برگ خود فراموش
 بشادی شب تو با ہمدم خویش
 حوالت کن بجان من عنم خویش
 تو شہا باش با یار آریدہ
 کہ من پاس تو میدارم ز دیدہ
 من ہر شب ز دیدہ خوشفتانے
 بس است این از تو مز و پاسبانے
 اگر من دور ماندم از جمالت
 خوشم نیز از کہ مہائے خیالت
 تو بہ نام اگر تاری بیادم
 من اندر دل ہم از نام تو شادم
 و گر صد زخم از جورت بجان است
 بجان تو کہ مہر دل ہسان است
 ندانم گرز من تنگ آمدی تنگ
 کہ تنگ آید ہمہ کس از دل تنگ
 و راز من دل گرفتہ نیست مشکل
 ز غنا کاں بگیہ و جسدہ رادل
 ۱۵ بجا ہائے کہ می آید ز گفتدیر
 چو من شائستہ آنم چہ تدبیر

۸- بیدہ ب ۹- درفتانے سرح ۱۱- ہرگز نام ب ۱۳- ندانم سرح ۱۴ ع ۲ = ندانم

گر ز من تنگ آمدی تنگ ع ۱۴- دل گرفتہ سرح ۱۵- ایدیم سرح ۱۵

چہ آفت د از فلک بر آدمی زاد
 اگر نگے فتد بر پشتِ مورے
 چو باد ی پشہ را بر باید از جائے
 بہ تندی میگر زید بختم از پیش
 نہ دولت سایہ اندازد بریں مور
 نیار د دولتت چون یاد ازین خس

صفت نگار بستن مشاطہ نور روز دستہائے نازک گل اوشیش

کردن نو براں اوصاف از پردائے حریری در جہلوہ گاہ

شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سترنی اتار النور خالدة

چو گل در جہلوہ ناز آمد از شاخ
 ہولے شد چو آعن از جوانی
 نیم صبح چون مشاطہ پُرکار
 بسرخ و سبز نور و زطر ب زائے
 کتاد از گوشہ نرگس چشم گشاخ
 سزاوار نشاط و کامرانی
 بزبور بستن خوبان گلزار
 عروسان چمن را پیکر آرائے

۱- ننداستا ح د ع = ننداستا ح ۲ = بناد ع ۳- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- راچوں
 بیچم از خویش ستا ۵- بخت آنکہ ستا ب ح ح د ع = بختے آنکہ ستا ع ۵- ننداستا ح ۲ = شمس مشرق
 نشتاہ مشرق ع ۱۱- نشاط و کامرانی ح ب
 ۱۲- پُرکار ستا ح ح د ع = برکار ستا ع ۲-

بروئے باغ بارانِ بہاری
 بہار از لالہ و سوری بگلشن
 ز رنگ سبز و تر شاخِ نگوں سر
 بصد گلونہ باغ آراستہ زوئے
 ۵ خراماں در چمن خوبانِ سقلاب
 ز عشقِ پائے خوبانِ نرگس مت
 بتی کو سوئے بتاں رائے کردہ
 ز غنچہ بک بکنا دہ دم مشک
 بنغمہ بلبل و قترسی خروشاں
 ۱۰ زمر غسانے کہ گشتہ آرنغونوں زائے
 دریں ایام کردند اختیارے
 چو کیشنبہ کہ ہست آنروز ز خورشید
 مہ ذی القعدہ در ذی الحج ز ہست
 شبِ غوغاہ دو شنبہ باہادش
 ۱۵ سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ
 بسترانجِ مشرف خورشید راہم
 بڈر پاشی و مروارید باری
 خابستہ بپائے سر و وسوسن
 چو ابروئے بتاں در و ہمہ تر
 بشک سودہ سنبل بافتہ موئے
 کتادہ چشمہائے بستہ را آب
 تہادہ چشم خود را بر زمیں پست
 میسان چشم نرگس جائے کردہ
 شدہ از بوئے ترچوں نافہ مشک
 سر افکن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
 منی آمد صبارا بر زمیں پائے
 کہ نبشند گلی با نوبسارے
 فلک را داد بر کف جام جمشید
 چو باہی در کشید از نیمہ ششت
 ہماں سائے کہ اول رفتہ بادش
 قرآن سجد کردہ زحمرہ با ماہ
 شدہ مرتخ در خرچنگ پر کم

۴- نافذہ موئے ح ۱۳- برکشیدت

۵ سرریے سر بادج ماہ بردہ
 ۱۰ گہرائے کہ ہریک راز امید
 قنادہ ہر طرف بے قیمت و خوار
 ہمیں بارید ستیارات پر نور
 نشاط پرودہ راز پیش برداشت
 پیدا آمدنہ کاند رنظارہ
 ۱۵ نمود از جلوہ چوں برصیں در قوس
 عطار و جفت گشتہ مشتری را
 ز برج ماہ راس آراستہ درج
 مہ وز مہرہ شرف پیوند مسعود
 دزد چوں ناف شد مشکو معطر
 ہمیش خورشید را از راہ بردہ
 کہ بود آن ہمیشہ پاپا عیش
 چو بر چرخ آفتاب صبح گاہاں
 کہ گردون خواست تا دامن کند پر
 شد اندر آبلہ پائے گہ سائے
 بصد خون جگر پروردہ خورشید
 چو آب چشم عاشق بردر یار
 کہ ابر از پیش مہ شد ناگماں دور
 ستان ز آفتاب خویش برداشت
 دل مہ پان شد زماں ماہ پارہ
 ہمیں دیباچہ دوران فردوس

۲- برج ماہ ح ۵ - سریش س ۶ - ہمسومع ۲ ح ۲ = از شرف س ۲ = در شرف س ۲
 = ہم شرف ب ح ۲ = سر و ہم د ع -

۵ مبارک صبح از رویش دمیدہ
 نمک دانی بہ تنگے چوں دل مور
 از اولنگندہ طاس بہشتی
 سے سرفے جمال افسوز بتاں
 دو صدفت ز وزارت دار رویش
 ۱۰ زخوے ناید براں رخسار دیدن
 بنا از مشتری آن شکل دیدی
 نہاں در شرم چوں لولو بدریا
 ہمہ گومہ سزائے تاج جمشید
 شد اندر جلون چوں خورشید افسلاک
 نوشتہ آیت فرخندہ فانی
 بلب بازار خوزستان شکستہ
 دو لعلش تو اماں ہمیشہ ہفت
 غلط کردم کہ نے مست و نہ ہشیار
 کز اں چوں صبح مہ دامن دیدہ
 نمک چنداں کہ در عالم فتد شور
 ہزار آیت نیاست دار مویش
 چراغ حسانہ و شمع شبستاں
 ہزار آفت نیاست دار مویش
 تو گوی خواست آب از بے چکیدن
 فلک بفر و ختی نازش خسری
 بگو ہر غسوق چوں مہ در شریا
 چراغ افروختہ از شمع خورشید
 عروس پاک تن در حجلہ پاک

۱- آیت ع ۵ = آیت ح ۳ = خون پیوند س ۲ ح ۲ = وزارت ران ح ۲
 = وزارت زارع ۱۰ - گزہ بے باید س ۲ ح ۲ = زخوے ناید بر س ۲ ح ۲ = زخوے ناید س ۲ ح ۲

بند آئینه همبر سایش
ولیک آن آئینه چون درجسل بود
همه شاد از خضر خان غنم اندیش
نه از خویش و نه از خویشاں خبر داشت
۵ بروں گل بر عروس خویش میزد
دو چشمش ماه را نظاره می کرد
لب نام عروس خانه میگفت
پس از جلوه چو بر شد بر سر تخت
گمراهی دگر بیرون شد از درج
۱۰ ز بهر مصلحت را چار و ناچار
نگرد از چپین خود کم نقطه نیز
در آمد تند شیر از دهان زور
به نیروی ز داند صید خود چنگ
چو بیرون کرد پوشش گوهری یافت

بجین بود در خورد منسایش
جمال خضر خان غنم لب بدل بود
خضر خان هم ولیکن با غنم خویش
که تن آنجا دل جائے دگر داشت
در و نش خامجبه ان نش میزد
مه دگر دلش را پاره می کرد
بجان پیش خیال افسانه میگفت
قران کردند با هم دولت و بخت
مه و خورشید با هم ماند در برج
بکا مصلحت شد صاحب کار
که خلق آن عمل کردی بردگر چیز
چو شیر و اثر دها کاید سوئے گور
کزان نیرو جهاں بر صید شد تنگ
تنش چون گوهر خورشید می یافت

۱- در خورد نمایش سراسر ۱۰ کا = در خورد نمایش حج ۱۰ ع ایضا سالی - اندر رونائی ب
۲- دل ۵ - ۳ - ولیکن سراسر حج ب کا حج ۱۰ ع = ولی شاد ع ایضا با غم خویش س
حج ۱۰ ع ب ۵ = از غم خویش ع ۱۴ - گوهری یافت سراسر حج حج ۱۰ ع = گوهری یافت
سراسر -

بسا آسمان میداد تابه
نخستش دل بگرد پسته در گشت
پس اندر بر کشید آن نازنین را
چو خازن دست برد بوج نهان شبت
۵ رسید چشمه را ماهی حسریار
بر آن ساں تنگ گشت آن ماهی تیز
مبارز گشت در جولاں منائی
هم اندامش بجینش برق گشته
از آن در خیز گشته خیز رانے
۱۰ چو میل مس شد اندر سر مه داں صرف
در اقلش بوته می برد از مس ناب
چنان تر گشت شاخ بشدیں سر
ز فوس هر بو بروں افکنده جوئے
چو آد آب و آتش را فرو گشت
۱۵ دو تن کز سود پنهان سودگی یافت

درون چادر شب آفتابے
ز پسته چاشنی گیسو شکر گشت
بتنگل چون قنطره انگبیس را
صدف مهر خندائی بردهاں شبت
۵ چشمه ز ماهی نا پدیدار
که شد زان چشمه آب آتش بنگینه
به نیزه بازی و طلقه ربائی
هم انگشتش بگوهر غرق گشته
شده در کامرانا کامرانے
ز مس زنگار زاید زاد شنگرف
شگانی دشت بوته ریخت سیما ب
که زاد از شاخ بشد لولوئے تر
شده سگب گمراه ترار موئے
ز زنده آزاد شد محراب ز زشت
از آن سودن دے آسودگی فیت

۳ - چون قطره سراسر ۵ = قطره چون حج ۵ = بچو موری کا = چون صراحی حج ۱ = قطره چون سراسر ۲ ع
۸ - گوهر سراسر حج حج ۱۰ = بچو هر سا = بکلا و کا سراسر حاشیه
۱۴ - و آتش سراسر حج ایضا زرد شت سراسر

چو گشت آسوده آن گلهای سیراب
 صنم در خواب رفتی خضر خاں دید
 بخت از خواب غش و از خواب گه نیز
 هماغه ماه خودش در دل نشسته
 ۵ چو تنگ آمد از آن فردوس پر خور
 مجلس رفت و مطرب را طلب کرد
 برویک شعله خود کرد روشن
 نوازن زان دم افغانی بروی زد
 تو گویی بود زخمه نشتر تیز
 ۱۰ چنان گشت این غزل زان زخمه در ساز
 که هر جانب رواں شد خون ز آواز

غزل از زبان عاشق

فراوان دیدم اندر دور ایام
 جہاں جز حیدر پرداز می نداند
 فلک بی چون منی را چون دغداد
 ۱۵ آماجی فلک دم تیر وقت بدیر
 نه آسانست دل رایافتن کام
 زلمنه جسته و عنا بازی نداند
 که ریحتم نمود و گند ناداد
 آماجی دیگر بردش چه تدبیر

۲- آنچه در دل حج ۶- گشت سرح حج ۲ع ۲د = شد سرح ایضا این سرح ۲ع ۲د
 = آن حج ع ۱۰- زخم حج ایضا چکان سرح ۲ع ۲د
 ۱- و تقدیر سرح = تقدیر حج ب حج ۲ع ۲د -

بر فتن رو بخیز ستاں نهادم
 چنین است آسمان را سیرت و کیش
 طرب ارد در دل بسینا رساند
 اگر ماه است بخت من دگر خور
 ۵ بساتن کاں بهسم در عطر سائیت
 اگر خود صورت باغ بهشت است
 دلم را چون ز سر و خود بهار است
 چه سودم ز بهر و پروین در آگوش
 به حسوالمی که بود میل چندان
 ۱۰ و گر کریمت بانا بر ترش تاب
 بقدر آرزو زیب بود خورد
 چو در شد دوستی در مغز و در پوست
 نه یکدل در دو دل بر کن گم
 مرا یارے که در پیش است رویش
 بیاد دیگرے بسینم بسویش

۳- طربک ب حج ۲- طرب را سرح ایضا ز مرد گونی حج ۶- خود کنار سرح ۹- آن بخش ز ندان
 سرح سرح حج ۲ع ۲د = سرح ایضا چکان سرح ۲ع ۲د
 ۱۰- و گر کریم است سرح
 ۱۲- شود دوست سرح سرح حج ۲ع ۲د = بود دوست ع

بلے آنکہ از بے دار و بدل داغ
 ز غمناکے کند میل گل و باغ
 وے دانہ ضمیر کار و اناں
 کہ بود رے گل چون رے جانان
 سخن با عرض سہیں چہ ماند
 شکر با بوسہ شیریں چہ ماند
 ہماں گلبرگ من در عیب من باد
 کہ از گلہائے دیگر ناید م یاد
 چو گفتند از زبان عاشق این حال
 زجاں این حال بیرون نخت قوال

پاسخ از لب معشوق

الائے آرزوے جان مشتاق
 کہ جنت دیگرانی و زمین طاق
 مبارکباد بر تو دلبر نو
 حسیر اندام تو بر بستر نو
 مرا ہم باد ز اقبال مبارک
 ولیک از غیرت آشام پلارک
 ۱۰ تو خوش میکن لب جانان بدندان
 کہ من ہم میکشم از دولتت جاں
 ترا خوش باد شب با یار دلکش
 کہ من ہم شب نوشتم لیکن بر آتش
 تو با او خپ بردی باطن پاک
 کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک
 مراکز سایہ خود رشک بودی
 ق گس پہلوے تو غمت نمودی
 کنوں خورشید جائے سایہ دیدم
 نہ گنجیدے گس غمقا شنیدم
 ۱۵ چو کردی بر سریکے باد لب فریش
 سر من ہم کن دور از در فریش

۱- ز غمناکے کند میل گل و باغ = جیب من سارترتہ جہ ۲۱ ج ۲ = جیب اوع ۵- زیار عکا
 ۱۰- خوش میگردد جہ ۱۳- سایہ خورشید ۱۵- چو کردی دل سماع ۲ حاشیہ-

نگہ کن تا چہ باشد مشکل این کار
 تو با او خفتہ و من بے تو بیدار
 مراد دل سوئے بازوئے تو مائل
 ترا باد گیرے بازو جسم میل
 نے زین عنصم ز درد سمر نہ ام فرد
 کہ زیر آں سرت بازو کند درد
 سرے کورا ازاں بازو جسم آید
 چہ باشد گردیں بازو ہسم آید
 ۵ و گراں سرازیں بازو درینغ است
 کم از موئے نہ آخر مو درینغ است
 گریزانت جان مستندم
 ز سر بفرست موئے تا بہ بندم
 ز مشکس موئے تو با بوئے سازم
 چو گشتم موئے ہم با موئے سازم
 تو بہر نام اگر ناری بیادم
 من اندر دل ہسم از نام تو شادم
 چو با ہم صحبتاں رانی مرادے
 فراموش گشتگان را کم زیادے
 ۱۰ چو بنختے آشارا بوئے غوئے
 بہ بیگانہ ہم آہنہ کم زدو دے
 دل از ہنخواہہ نوشت دبادت
 طفیل او ز من ہسم یاد دبادت
 صفت داغنائے جدائی کہ دو داز نہاد آں دو آتش

زن فراق بر آورد

مباد آسماں را خانہ معسوم
 کہ یاراں رازیکد یگر کند دور
 ۱۵ کثایدعت ہائے مہربانی
 برد پیوند صحبت ہائے جانی

۳- این سرت جہ ۲ ب ۵- سرے کورا دآں بازو جہ ۸- یہ شعر صرف ح ح کے لیا گیا ہے۔ باقی
 نسخوں میں نہیں ہے ۹- ہم زیادے تھا۔

دو ہدم را کزاں مہرے کردارند ق نے از ہم جدا بودن نیازند
چناں دور افگند کز بعد یک چند بنام و نامہ گردند خہ سند
اگر صبر بندتن باید جدا کرد نہ چون در وجدانی باشد آن درد
و گرد سینہ گردند آتش ہنوز نہ ہچوں سوز ہجران باشد آن سوز
ہ ہمہ کس پیش رو باشد خریدار بدورے دوستی گردد پدیدار
نیاری خس کشتی باشد کہ گہ گاہ ز نزدیکے رہاید کسہ با گاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک ددوسر گشتے سوسے مہر افلاک
بہ نیلو فرنگ کز مہر جاوید فرو میرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری ز ماہی باید آموخت کہ گراز آب یکدم شد جدا سوخت
۱۰ چو سوز عشق بازی شد ضروری چہ باد لہ از نزدیکے چہ دوری
چو زوغن رچسرخ از جاں پزیرد بسوزد باوی وبے اوبمیرد
مراد دو کام رسے ز آشنائی است چو عشق آمد علاوت در جدائی است
بدوری دوستاں رافت در دانند بیری انگین رسہ کہ خوانند
ز بہر وصل کردن چہ سارہ سازی ہو بازی بودنے عشق بازی
۱۵ کے باید کہ نام شوق گیرد کہ درد نیمہ کردن ذوق گیرد

۱- از ان مہرے تراخ ح ۴- گردن ستر ح ۵- گرد تراخ = گرم ح ۶- نیاری خس کشتی باشد
= نیاری خس کے باشد ستر ح ۷- کب عا = نیاری خس کے باشد سا = نیاری خسے باشد ع-
۱۲- رسم آشنائی ح ۲- ب ۱۴- جستن ح ۱۵- ایضا ہو بازی ستر ح ۱۶- ہوناسکی ستر ح ۱۷- ب

اگر تو عاشقی آتش کن آ شام اگر تو عاشقی آتش کن آ شام
کے کش روزیت این سینہ سوزی کے کش روزیت این سینہ سوزی
ببازی چند بیرون ریزم این راز ببازی چند بیرون ریزم این راز
چنین خواندم دریں لوح نسانی چنین خواندم دریں لوح نسانی
ہ کہ چون دوران چرخ از بیوفائی ت کہ چون دوران چرخ از بیوفائی ت
شہ آمد باز از اجسا بادل تنگ شہ آمد باز از اجسا بادل تنگ
از آن پس یکز ماں بغیم بودی از آن پس یکز ماں بغیم بودی
گے شوریدہ در ایواں نشستے گے شوریدہ در ایواں نشستے
گے تنہا بخلوت حسنا نہ بودی گے تنہا بخلوت حسنا نہ بودی
۱۰ ہنادہ رو بزبانو بادل تنگ ہنادہ رو بزبانو بادل تنگ
گے بیرون شدی بر عزم نیم نچیر گے بیرون شدی بر عزم نیم نچیر
زد و ددل بطاں راز غ کردی زد و ددل بطاں راز غ کردی
بمیدانش غبار دل بہر سوئے بمیدانش غبار دل بہر سوئے
شب روزانہ و تیسار یارش شب روزانہ و تیسار یارش
۱۵ و گرفتے ز عزم کردی بے میل و گرفتے ز عزم کردی بے میل

۲- فزوں بادش ع ۶- دزاں پس ح ۱۰- آئینہ رازنگ ح ۱۱- ب ۱۳- زہر سوئے ب
۱۴- اندہ تیار یارش ح ۱۵- اگر تھے ح ۱۶- ایضا بے کردی ز عزم میل ب-

قرا بہ کردی از لب مے فشانی
 چو بودی گاہ نقلش با صد افسوس
 گرفتہ بر کف آں انگشتری را
 کہ آں انگشتری بر دیدہ سودی
 ۵ گے زان گوہر گم گشتہ از مشت
 بجلس دیدہ ہچوں ساغوسے
 نہ محرم جز غم و دردی و روئے
 گے از لیلی و مجنون سخن راند
 صف اند صف پرستاران ہوش
 ۱۰ عروس نازکش گرچہ بہ بر بود
 کسے کش دل گرفتار ہواست
 اگر صدر وے خوب آید فراپیش
 باغ ارسد چمن در پیش باشد
 چرا گل دامن از بلبل نہ چسبند
 ۱۵ لے کش ہر دم از رے فروخت
 بر ایناں عاشق اندر ناصبوی
 مے از دیدہ فشاندی لعل کانی
 زدی بر خاتم جانان بے بوس
 بیا دآں دہن بوسیدی ایں را
 نگینش را نگینے در فتنہ دوی
 گرفتے در دہاں چوں خاتم انگشت
 بخوگم کہ چو در آتش دروں نے
 نہ مونس جز کتابی و سر دے
 گے افسانہ ہمہ و وف تواند
 دلش ہم با خیال ماہ خود خوش
 چہ بیند چوں دلش جائے دگر بود
 مہ دیگر بچشمش اثر دہا است
 کجا باشد چو روئے دلبر خویش
 نہ ہچوں گلے زار خویش باشد
 کہ ہمدم برسگے دیگر نشیند
 حدیث عاشقی از وے دروغت
 ہمیش دوری وہم وصل ضروری

۴۔ انگشتری ج ج ج ا د ب = انگشتری ع ۱۶۔ بریناں ج۔

وزاں سوئے دگر معشوق طن از
 شب و روز از ہوائے دیدن یار
 از اں مئے کہ بودش ہدیہ دوست
 در اں کلمے رقم بسیار دیدے
 ۵ در اں سوئے دلکش دشتی ہوش
 چو آں مور شکیخ و تاب دادی
 ہمہ روزاں شب دیوچہ بردست
 گمش خونریز و شور نگینہ خواندی
 نہانی گفتمے بودش محرم راز
 ۱۰ بشادی با عروس خویش نبشت
 مہ گوشہ نشین زان داغ جاں کاہ
 غم دوری نہ بس بودش جسگر خوار
 یک آتش می نشاند از چشم خونریز
 تو اں خوردن بسینہ و ور باشی
 بخوں خوردن درون پردہ راز
 چو چشم خود و شرم چوں غم نہ ہمار
 نگینیدی بان مویں در پوست
 بجائے سرمہ در چشمش کشدے
 چو طفلی کو کند سبقش فراموش
 ز مژگاں شانہ کردی آب دادی
 چو دیدہ نطلتے پرنور بردست
 گمش دل بند و جاس آویز خواندی
 کہ زان دیگر اں شدیدار و مساز
 عروساں دگر بگزاشت از دست
 ہی بود از دروں کاہندہ چوں ا
 بر آں غم گشت غمناکے دگر یار
 کہ سوئے دیگر شش زد آتش تیز
 کہ تو اں خوردن از غیرت خراشی

۳۔ چو غمہ خود و شرم چوں چشم ہمار ج ۵۔ داشتہ ساج ج ۲ د ع = دشتی ساج ایضا سن ساز دستا
 = سن کردہ ع ۲ = چو طفلی کند در بچتے فراموش ج ۲ = چو طفلی کو کند سبق فراموش با (۱) میر خسرو نے ہمیشہ سبق کو
 ساکن الاوسط باندا ہا ہے۔ سوئے ان اختلافی فنون کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط امیر
 نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

توان در چشم خود صدتار دیدن
 چسب غنچه نذر و پیرهن را
 غم بود آن پریش را در آن سوز
 چو شب رایت بر آوردی بعیوق
 چراغ دل همه شب دشت پیش
 بنستی با همه ناراں داغ دوری
 دلش پیش چسب غنچه افسانه گفتی
 حکایتهاے عشق اندو دگرودی
 دل خود را فریبی دادی از تار
 ۱۰ که گر غم پُرس من می پرسد کم
 هنوز از شلخ سبزم برزسته است
 هنوزم بر زمره دم کانی است
 هنوزم فتنه دار مونهفته است
 هنوزم طس با شوریده کارند
 ۱۵ هنوزم بوسه مرزنگوش تند است

که نتوان یار با اغیار دیدن
 که او گل دوست دارد گل چمن را
 که شبهایش بد شواری شدی روز
 چو روز عاشق و گیسوے معشوق
 خواندی جز نمانی قصه خویش
 بخون دیده تعویذ صبوری
 گداز شمع با پروانه گفتی
 شکایتهاے خون آلود کردی
 بنوک غمزه کردی زلف را باز
 چه کم دارم ز خوبی تا خرم غم
 هنوزم این سبزه را شبنم نشسته است
 هنوزم در سزای پاسبانی است
 هنوزم لاله در رونا شگفته است
 هنوزم غم غم با خنجر گزارند
 هنوزم از دیدن من دیده کند است

۱- یار با اغیار دیدن سرحد ۱۰۰ = یار خود با یار دیدن سرتاب دح ۳۳ - جگر سوز ۲۲ ایضا شود روز ۱
 ۲- عشق اندو د - خون آلوده س دح ۹۲ - کردی زلف را باز دح ۵۲ = گفتی زلف را از س دح ۲
 = گفتی زلف را باز س دح ۱۰۰ - یه شعور اس کے بعد کے ۳ اشعار میں نہیں ہیں۔

هنوزم ابرو اں محکم کمانند
 هنوزم ز گس خونریزمت است
 نیاز دوست آفت بر جسم لم
 لبم ہم شیرہ تنگ نبات است
 ۵ خریدار من اربا این نکوے
 بمباش با و صد زینب رخ عمده
 صدش خورشید و ماه از پیش و از پس
 دگر راهش که کردی غیرت افکار
 که لے زان من و زان کساں ہم
 ۱۰ چو شمع از رشک جانم میفرزد
 چو دل زد و کز تو سوزد و سوز جان دید
 ز بیخوابی همه شب چشم من باز

هنوزم چشمها پیکان نشانند
 هنوزم زلف کا فریت پرست است
 نیابی تمت فتنه بنحالم
 رخم هم چشمه آب حیات است
 ندارد در غبغی از مهر جوے
 ہم از دامان پاک من مرا مده
 خیال او مه و خورشید من بس
 زدی پیش خیالش ناله زار
 شہ من بلکه سلطان کساں ہم
 ز شمع کو بیالین تو سوزد
 که کو با تو سازد چون تو اں دید
 تو با بنحو ای خود خفته در ناز

۱- پیکان نشانند سرتاب ۲۲ = پیکان نشانند دح ۳۳ - نیازا ده است آفت را س دح ۵ = نیازا ده است آفت
 س دح ۳۳ = نیازا ده است آفت بر ج ایضا سار و ہیں فتنه است خالم س = بنا تعنی فتنه است خالم س = نیایشینی
 فتنه خالم = نیابی ہم تمی از فتنه خالم ک = نیابی ہم تمی فتنه است خالم ح = نیاید تمی فتنه خالم د = نیایشینی فتنه خالم
 ع = نیابی تمت فتنه خالم ع = نیایشینی فتنه خالم ح (ح) میں یہ شعر نہیں ہے اور ۵ میں یہ مصرع ہے پڑھانیں طس کا
 یہ تمام اختلافات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کر دیا ہے کہ شاید ان کو دیکھ کر کسی کا ذہن صحت کی طرف
 منتقل ہو سکے ۵ - درمہ جوے س دح ۹۲ - سلطان خساں ب ۱۱ - چو دل کو از تو سوزد س دح ۵۲ = چو دل پیش تو سوز
 س دح ۱۲ - خفته در ناز سرتاب ۲۲ = خفته بانازع -

ترا باد احرام آن شکر دے
 مرا باد احلال اندوہ خوردن
 روا باشد کزین بخت رسیدہ
 در آن منگر کہ تو صاحب کلا ہی
 ترا گر چہ زربالائے ماہ است
 مراد دل وہ کہ بیدل ہسم تو کردی
 گر از روی تو رنگی بسیم از دور
 در از بویم گریزی ہم بخوشم
 ز گل بوئے پایز آید کے را
 ۱۰ برابرہ کش نماید ز عفران خشک
 در آن روزی کہ با صد گونہ شادی
 در آن جولاں کہ امیں گردت آلود
 فروخت در کہ امیں خاک پیوست
 دے خون شد دلم از رشک آن خاک
 ۱۵ نہی اقبال آن خاک نہ افسوس

کے نوشی ز بہسایش پیاپے
 ز غیرت لقمہ چوں کوہ خوردن
 تو ساغر نوشی و من خون دیدہ
 کہ من ہم دارم اندر حسن شاہی
 مرا ہم گر دس چتر سیاہ است
 گرہ بکشا کہ مشکل ہم تو کردی
 تماشا را ہمیںم بس بود سور
 کہ تو عطا رو من ماہی فروشم
 کہ بر یکے گزیند کر گے را
 جوئے انگوزہ بہ از خرمن مشک
 شمعہ را تاج زر بر سر نہادی
 کہ ماہ وزہرہ زان کاہش نیا سود
 کہ از در یوزہ خورشید و مہ رست
 ہم از خون دل خود شویمش پاک
 کہ نسل تو سنت میسنہ دیراں بوس

۲- غیرت لقمہ ترا چہ حاجت دے = نہیں غیرت نے ع ۱۰۹- زعفران پشک ستر ایضاً با خرمن ترا چہ = یا خرمن
 حج ۲ = از خرمن ج ۱۲- سالود ستر ترا چہ = نیالودج = بیفزود ستر ترا چہ = بیالودج حج ۲ = یا سودج
 ۱۲- خورشید و مہ رست حج ۱۵- برآں بوس ستر ترا چہ حج ۲ = برو بوس ع ۱۰۹-
 ۱۰- برابرہ کش نماید ز عفران خشک = برابرہ کش نماید ز عفران خشک

دلیک از دست باد م آہ و صد آہ
 خوش آن رختے کہ نعل روشن دے
 فلک زیں آرزو میمرد کای کاش
 بدیناں پیش دل چوں ناشکیبی
 کہ و بیگہ ہمیں شعلہ بجای دہشت
 ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی
 بگنجیدش چو در دل قصہ درد
 عتاب نامہ دو لہرانی کہ عذر ابو دسوعے و امق خویش
 بنام آنکہ نقش خوب رویاں
 ۱۰ چاں آراست ہر یک را کمالش
 ز کان عشق گوہر داد دل را
 کیے راتمع وصل آرد شب افروز
 بکمت گشت حکمش کار رانے
 بس آن بہ کاومی درینش و در نوش
 ۱۵ نہی اقبال آن جان پر اخلاص
 نشانہ اندر خیال ہر جویاں
 کہ مقناطیس دلسا شد جبالتش
 وزاں پیرایہ زیور بست گل را
 کیے راز آتش جہان دہ سوز
 نہ زمینش سود دے زانش زیا نے
 سپاس حق نگرداند فراموش
 کہ بخشند از سپاسش خلعت خاص

۱- دل از دست ترا چہ = خوش آن رختے کہ نعل روشن دے = خوش آن رختے کہ نعل روشن دے
 ۲- فلک زیں آرزو میمرد کای کاش = فلک زیں آرزو میمرد کای کاش
 ۳- بدیناں پیش دل چوں ناشکیبی = بدیناں پیش دل چوں ناشکیبی
 ۴- کہ و بیگہ ہمیں شعلہ بجای دہشت = کہ و بیگہ ہمیں شعلہ بجای دہشت
 ۵- ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی = ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی
 ۶- بگنجیدش چو در دل قصہ درد = بگنجیدش چو در دل قصہ درد
 ۷- عتاب نامہ دو لہرانی کہ عذر ابو دسوعے و امق خویش = عتاب نامہ دو لہرانی کہ عذر ابو دسوعے و امق خویش
 ۸- بنام آنکہ نقش خوب رویاں = بنام آنکہ نقش خوب رویاں
 ۹- ۱۰ چاں آراست ہر یک را کمالش = چاں آراست ہر یک را کمالش
 ۱۰- ز کان عشق گوہر داد دل را = ز کان عشق گوہر داد دل را
 ۱۱- کیے راتمع وصل آرد شب افروز = کیے راتمع وصل آرد شب افروز
 ۱۲- بکمت گشت حکمش کار رانے = بکمت گشت حکمش کار رانے
 ۱۳- بس آن بہ کاومی درینش و در نوش = بس آن بہ کاومی درینش و در نوش
 ۱۴- ۱۵ نہی اقبال آن جان پر اخلاص = نہی اقبال آن جان پر اخلاص
 ۱۵- نشانہ اندر خیال ہر جویاں = نشانہ اندر خیال ہر جویاں
 ۱۶- کہ مقناطیس دلسا شد جبالتش = کہ مقناطیس دلسا شد جبالتش
 ۱۷- وزاں پیرایہ زیور بست گل را = وزاں پیرایہ زیور بست گل را
 ۱۸- کیے راز آتش جہان دہ سوز = کیے راز آتش جہان دہ سوز
 ۱۹- نہ زمینش سود دے زانش زیا نے = نہ زمینش سود دے زانش زیا نے
 ۲۰- سپاس حق نگرداند فراموش = سپاس حق نگرداند فراموش
 ۲۱- کہ بخشند از سپاسش خلعت خاص = کہ بخشند از سپاسش خلعت خاص
 ۲۲- = کار دلنے ع ۱۰۹- آن جان ترا چہ حج ۲ = از جان ع -

پس از دیباج نام الهی
 زانده و جلدی قصه رانده
 بنوک خامه خاریده سرریش
 کسای یار و فسادار جفاکار
 ه جفای کز ویم شد بند چا مست
 تو بایار دگر گشته و فاکوش
 و فاکر اگر نمیدانی شمارے
 شے با من تو کے پیوند خواهی
 نرود آید بصحبت سرفراز
 ۱۰ من و شها و فسادار جگ سوز
 نه شام رچسراغ آشنائی
 نه دولت سایه اندازد بریں مور
 تو در برج شرف من در و بالت
 تو شها رو نی بر رفته گل دام
 ۱۵ ترا در آینه رویان نظیر تیز

که آراید سپیدی و سپاهی
 بر شے نامه خون دل فشانده
 جگر بار نخته بیرون ز حد میش
 جفا با من و فایت باد گریار
 و فاکے عمر میدانم چو از تست
 خیالت از و فبا من هم آگوش
 بیاموز از خیال خویش باے
 که هم شاهی و هم فرزند شاهی
 نه در دام افتد آساں شاه بازی
 شب خود را ز آه خود کنم روز
 نه صبحم را میسر روشنائی
 نه آن بازو که باد دولت کم زور
 تو در خواب خوش و من در خیالت
 مرا بستر مغیلاں زیر اندام
 مرا ز آینه دیدن نیسیر پریز

۲- بر شے نامه سنا سنا حج اب دع ۲ = بر شے نالرع ۴ - وفایت پیش اغیار حج ۶ - میدانی سنا
 سنا حج اب دع ۱۱ = چرخ ز آشنائی سنا حج اب دع ۲ = چرخ از آشنائی ب حج
 = چرخ ز آشنائی ع ۱۳ - با خیالت حج ۵ -

ترا صد سر سره کش هر شب در آگوش
 تو چو گاکاں بر کشته که سبز و گه زرد
 تو هر جانب کند انداز بر صید
 تو در مجلس نشینی شاد و حنرم
 ه تو در بستان گل و گلزار در پیش
 تو خوش خوش می خوری با بخت قبل
 با بانگ چنگ و نه تو مجلس آرایے
 نثار تل و یا قوت گزیده ه
 تو رانی در سیاباں باد پاتند
 ۱۰ تو صید افکن بر صحرا و هر کوه
 تو آنجا میزنی پیکان پخچیر
 دلم صید تو با صد گونه زاری
 ترا هر سو بچو لال ره نوردی
 چو هر سو سره از گردت برد باد
 ۱۵ چو گریشت چشم را سیاهی

مرا خود سره از زنگس منده اموش
 نیسارم من برابر و وسه کرد
 مرا پا از کند خویش در قید
 من اندر گنج دیواری خورم غم
 مرا در بسته و دیوار در پیش
 خورم من هم و لے خونا به دل
 من اندر بزم غم نالنده چو نایے
 نثارم لعل و یا قوت دو دیده
 من آشام گو شه خنجر کند
 من محبوس در زندان اندوه
 مرا اینجا بسینه میخلد تیر
 تو در دنبال شاهین شکاری
 بد نبالت دواں جانم چو گردی
 چه باشد گرز چشم من کنی یاد
 کنم لا بد ز گردت سره خواهی

۲- و همه هم کرد ستا ۴ - تو شے خوش میخوری ستا = تو خوش میخوری حج ۸ - از دو دیده سنا حج
 ۱۰ - من محبوس ستا = من محبوس سنا حج حج اب دع ۱۳ - دواں حج حج اب دع
 = رواں ع ۱۵ - عذر خواهی ستا = سره سالی ب

ایا یاری که من جاں بودمت پار
 دلت چونت و دلدار تو چونت
 من ار معزول گشتم زان نظر گاه
 تو خوش می غلط بر دیباے گلگون
 ترا اگر خواب خوش در چشم ناز است
 تو گر بگریزی از خوانا به من
 من و در پشت دیوار تو رویم
 چو جاں مسر لخط در پرواز گردد
 بگردن دیر بود ز آرزویت
 نیم گلشن که ز جاں فزونت
 نعت مزدور میگیرد بلارا
 چو شد کا دیده بسناد نمانم
 چو بشکست از غم این شخص سفالین
 نگرتا چون بود آن جان مجور
 گے بے رویت ازین چشم بد خوئے

شدهی امسال با جان دگر یار
 من ار رفتم ز دل یار تو چونت
 نظر گاه تو باد آرزوئے چون ماه
 که من می غلط اینک بے تو درخون
 ثبت خوش باد ما رشب راز است
 خیالت بس بود همچو آبه من
 ترار و سوئے دیگر پشت سویم
 صبا بوئے تو آرد باز گردد
 گرم جا بخشی نبود ز بویت
 تو آن گلشن تصور کن که چونت
 که کا و دسینه این بستلارا
 رساند مزد و دستش نعت جانم
 چه سودم باش دیبا ببالین
 که دور از دیدن رویت بود دور
 جهاں خواهم که منیم ہم بدان روئے

۶- در پشت ستر حاجب دج = بر پشت ع ۱۱- میگیرد ستر حاجب دج = کعبا ع = میگرد
 حج = نعت دو اسپه میگیرد ستر ۱۲- تان مزد کا ۱۳- این جان ستر ب-
 ۱۵- از این چشم بد خوئے ستر -

دگر بے خاک پات این چشم نناک
 چو بینا بے تو ماند این دیده درن
 چو خواهم دور ماند از تو پس زیت
 زمین گسل چو میدانی که جانی
 من ار چند آستانت را کنیزم
 چو گفستی عاشقم گر گفستی این راست
 بشق اندر که باشد شرط یاری
 هراں بنده که دارد پادشاد دوست
 گے بے آب دیدم ہم بدان خاک
 بکش زین چشم و منت هم بروند
 بعدا دور بودن از پئے چسیت
 که بے جاں کردنتواں زندگانی
 بدین خواری کش در خاک نیزم
 ز نقد سروری بر بایت جاست
 نگنجد سروری و تاجداری
 مخاں بنده که بشک پادشا دوست

حکایت تمثیل

۱۰ شنیدستم که در درگاه محمود
 که جز در پیش تخت از صبح تا شام
 بخدمت پیش شاه مندا رئے
 چو عکس روز روشن برگزشتی
 هراں طاعت که کردی بنده در روز
 ایاز خاص را خدمت چناں بود
 نکردی جائے دیگر یکدم آرام
 ساده بندگی کردی بیکپائے
 طریق بندگی بر عکس گشتی
 ملک شب پیش ازاں کردی بصد سوز

۱- گے بے آب دیده کا ۲- چو بینا بے تو ماند این دیده درن
 ستر = دیده ره دج ع ۳- پس زیت ستر حاجب دج = پس از زیت حج دج ۴- زمین بندگی
 بر بایت خواست ستر ایضا خواست ستر حاجب دج = خواست ستر ع ۵- حکایت سلطان محمود
 غزنوی انار الله برهان حج ۱۰- چن بس بود بپهیں بود ع -

ز مژگان مردم چشمی تسلیم کرد
سیاهی بتد از چشم در قسم کرد
جواب سخن آلوده عاشق از سیاهی دیده سوئے معشوق خویش

سیر نامه بنام کردگاری
نگار نقش پیران و جوانان
مبارک رفتی هر صاحب جامے
مے کز زندگی بخش نشان
کے کش در دل اس آتش نیفر وخت
بمقصود اور ساند مقبلان را
پس از دیده جگر در خون مرشته
۱۰ کسے آزرده زین جان جفا کار
دل مرا گر چه از دوری خراشی است
مے کردم چو زخم نشت نوش
فرستادی من نقشے پُر از دود
بعنوان دیده از خون پاک کردم
که از عکس رسید یاری بیاری
کندیوندمه و همه بانان
بیا را یید بیدری و هلاکے
ز جانانے دہ در سینہ جان
بماند خام گر خود جاودان سوخت
ہم او بخشہ صبوری بیدلان را
عقاب دست را پانچ نوشتہ
جھانے مرا از جہاں خریدار
کہ در دل ہر مے چوں دور باشی است
چراحتماے خویشم شد فراموش
سراسر چوں دل من آتش اندود
نہ عنوان بلکہ جاں را چاک کردم

۴- مہربانان ج ۲ - زجانان می دہتا ۷ - گرچہ بتا عاشیہ
۱۱- خراش است - دور باش است ج ۲ - چو این نقشے ست -

ز خون دیده دیدم مہر آن راز
چو آن راز ہنہ نام برب آمد
ہم از دیدن چنان بیخویش بودم
ہمی بوسیدم و دیدہ جگر بار
در آن بوسیدن و سودن ہمہ شب
ہسان ہدیہ طفلان ازین چہر
نشت از ہر قسم برینہ داغ
بر آن داغ از مژگہ گشتم تک ریز
رستم کردی کہ در باغے و بتان
۱۰ بے دارم بہ بتان دچمن جائے
گلے نورستہ ام در دیدہ خار است
بیادت چوں کنم در گل نطفان
مگر لالہ چوں شد عشق پیشہ
مگر چوں من بنفشہ دید مویت
۱۵ اگر صد نار پتانست پیشم
ہم از خون دو دیدہ کردمش باز
باستقبال جانم برب آمد
کہ بردل خواستم بردیدہ سوئم
ہمی سودم رقم بردیدہ ہر بار
لب از دیدہ بر شک دیدہ از لب
سیاہ و سنج گشت آن نامہ مہر
چو بر پہلو و پشت مردہ تراغ
کہ تا سوزم بترازاں سوزش تیز
حریفیت لعبستان تار پتان
ولیکن گل بچشم و خار در پائے
درخت نارم اندر سینہ نار است
کنم چوں گل گریباں پارہ پان
کہ داغے در جگر دار دہمیشہ
کہ بکستہ است چوں زلف دو توت
کم از یک نار پتانست پیشم

۳- بیخویش ستا ج ۲ ب = بیوش ع = بندوق ع ۴ - دیدہ جگر بار ستا = دیدم دگر بار ستا ج
ب ۵ - بوسیدن و دیدن ب ۷ - دیدہ داغے ستا ۸ - شو ز ششم تیز ستا
۹ - حریفیت ستا ۱۳ - گل لالہ ساع ۱۴ - کہ نم نشت ستا -

کے کش نارِ سیمت یاد باشد
 و گر طغم زدی کز عیش و شادی
 اگر کینخسروم و رقیب دم
 برے جفت دارم دیدہ باز
 ۵ نظر اینجا و چشم جانم آنجاست
 تو گر تنگ آدی از گوشه تنگ
 عوساں را چو مستوری جمال است
 مرا میں عصہ گشم جہانے
 روم بر آہوئے صحرا بہ پنخیر
 ۱۰ ز دل تنگی چہ در صحر اشتابم
 ز جفت خویش چوں دورا وقت گور
 بہر باغ بے آبی و سبب است
 نکس مرغ چمن را راہ بستہ است
 لے چوں دل بجائے بستگی یافت

ز نارنج دگر کے شاد باشد
 کئی کینخسروی و کیقبادی
 بجان تو کہ بایاد تو شاد م
 ولیکن با تو ام در سینہ ہمزاز
 تن اینجا و دل بریانم آنجاست
 بردن پرده نتوان کرد آہنگ
 جمال آن بہ کہ خود مستور حال است
 ز دل تنگی بہ تنگی ماندہ جانے
 ولیکن ز اہوئے خانہ خورم تیر
 کہ صحرا ہم بریں دل تنگ یام
 بیابانش بود چوں دیدہ مور
 بہر آب مرغابی فریب است
 نہ ببط خانگی را پر شکستہ است
 ہوساے دگر آہستگی یافت

۲۔ اگر طغم زنی کز عیش و شادی ج ۳۔ کہ بایاد تو شاد م ج ۴۔ کہ بایان تو ج
 ۳۔ ہم سینہ و راز سبب ج ۴۔ ہم سینہ راز ج ۵۔ بردن پرده س ۶۔ ج ۷۔ برون از پرده
 س ۸۔ گشتہ جہانے س ۹۔ ایضا ماندہ ج ۱۰۔ ماندہ ج ۱۱۔ مردہ کا۔

اگر زنداں است چوں باد و ستان است
 چمن برسینہ کو دردناک است
 و گر ہنوا بہ دارم در آگوش
 نشینم باوی و دل در خیالت
 عجب میں خواگہ باوے گزینم
 و گر گولی کہ خوابم ناید از غم
 بنغم گر چہ آدمی بیدار باشد
 گو خوابت خوابِ غم بہ تمیز
 دو جور است از جہاں بر روزگارم
 ۱۰ یکے نایدین روئے کہ خواہم
 جالے کاں بدخواہی دلیل است
 و گر حسنی است کرنے دل نفور است
 خیالت نقبتندی گشت استاد
 گم نقش تو پیش چشم دارد
 گو زنداں کہ باغ و بوستان است
 جہنم باشد از سوس پاک است
 بجائے صاف دُردی میکنم نوش
 پوشم چشم و بینم در جہالت
 لے نختہ ترا در خواب بینم
 بے باشد کہ خواب آید ز غم ہم
 ولیکن خوابِ غم دشوار باشد
 کہ ہست آن مردن از مردن تیز تر
 کہ بر میگیم و طساق ندارم
 دگر رو دیدنے کرنے بکا ہم
 اگر آتش بود باغ خلیل است
 نماید دیو مردم گر چہ حور است
 گرفتہ پیشہ شاور و سہ باد
 گمت در جہان سنگینم نگار د

۳۔ و گر ہنوا بہ دارم در آگوش س ۴۔ اگر ہنوا بہ دارم ہم آغوش ع ۵۔ بندم چشم س ۶۔
 ۷۔ بوسم چشم س ۸۔ نکو خوابت ج ۹۔ در روزگارم س ۱۰۔ ہر روزگارم ج ۱۱۔ و روزگارم ج
 ایضا بر میگیم س ۱۲۔ ج ۱۳۔ ایضا طاعت نیارم ب ۱۱۔ ج ۱۲۔ کوب ۱۳۔ پیشہ شاپور
 س ۱۴۔ ج ۱۵۔ گم نقش تو ع ۱۶۔ گم ج ۱۷۔ گم ج ۱۸۔

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم
 چه پرسی ما جراتے ناصبوری
 بچشم من که از دریا فرو نشت
 بدت گویم چو خوں گریم دریں راز
 چو گویم این حدیث درد منداں
 گرم روزی شود روزے جالت
 رسید آوان ما گوش در گوش
 اگر چه دولتتم راصح گاه است
 وگر خود هست گنجے بے شمارم
 شتم خواندی و در عشق این دین است
 چو عاشق رائے چوں آگینه است
 چو آتش راست نوک ز نم بمیرد
 مزین طعم بسلطانی و شاهی
 که بے یسین برت باشک مانم
 که طوفانے بر آید از توری
 زهریک قطره صد دریائے فونت
 پشماں گردم از گفتار خود باز
 زباں خواهم فرود برم بدندان
 فروریزم جفا ہائے خیالت
 ز روز بد نیامد دوش بردوش
 بے بی تو جاں بر من سیاه است
 بہائے نیم جو نازت ندارم
 نوازش نیست این بل زخم تیغ است
 نوازش چوں عتابش سوزینہ است
 آباں زندگانی ہسم بمیرد
 کہ پشت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

۲- طوفانے برآمد سراج ۲ = طوفانے بر آید سراج ب ۳ د ۳۳ - صد دریا فرو نشت سراج ۲ ایضاً بھریک قطره
 ۳ = نہریک قطره سراج ۲ = نہریک قطره ج ۳ = نہ آں قطره کہ ب ۴ - چو خوں گریم سراج ۲ ج ۲ ب
 ۴ = چو خوں گریم ع ۵ - چو گویم ج ۲ د = چو گویم ج ع ایضاً فرو بندم ب ۶ - خیالت - اور تاقیف
 مصراع نانی جالت ب ۶ - گوش برگوش ع ۲ ایضاً دوش بادوش کا ۱۰ - نیست این سراج ۲
 ع ۱۰ = نیست آں ع ج ۲ ب ۱۱ - عتابش سراج ۲ = عتاب ج ع ج ۲ ب ۱۲ - ز آب سراج ۲ -

بکار عشق شاہی برنگی سرد
 چو از بقیس جنب باد بیداد
 بتندی گلزارے سرو خراماں
 کسے دانکہ در دوچوں منے نصیت
 شہراب درد منداں خون دیدہ است
 ہمہ دانکہ ز نشتر رسد درد
 نہ سوز عشق بازی ہست یکساں
 چو پروانہ کند ہمانے شمع
 چو سوزد بہر ہند و خویش رازن
 کہ از ہند دست آکس وز زنی ہم
 بغم صاحب کلاہی برنگی سرد
 بے تخت سلیمان را برد باد
 چو من خاکم کش زین خاک داماں
 کہ کیچندے بدر و بیدلاں زیت
 کسے دانکہ این شہرت چشیدہ است
 نہ ہچوں آنکسے کو نشترے خورد
 یکے خرمین یکے دامن یکے جاں
 شود خود مرغ بریاں از پنے جمع
 ز مغز خود ز نذر بر شعلہ و غن
 کہ در عشق آید از ہند وزنی کم

حکایت

شنیدم ہندوئے آتش پرستی
 ز خود پر کالہ پر کالہ پایے
 یکے گفتش چہ مہر است اینکہ جانے
 دہی بہر چہیں نا مہر بانے

۱۵ جوابش داد مرد غم کشیدہ ق کہے از سوز من دوئے ندیدہ
 ۲ - بے تخت سراج ۲ = زبں تخت ع ۳ = زبں تخت ج ع ۶ - ہست آساں ب ایضاً یکے
 راتن یکے جاں ساد حاشیہ ۱۰ - و زبں سراج ۲ - چہ مہر است سراج ۲ ج ۲ د = چہ مہر است ع
 ایضاً نا مہر بانے سراج ۲ ج ۲ د = بے مہر بانے سراج ۲ -

درینے نیت جاں را پوست دادن
 کسے کز عاشقی زیناں نوزد
 بدست خودینسم من ورنہ خود را
 کہ گرداں حکایت درجہاں فاش
 ۵ کہ ناگہ ہندوی آتش برافروخت
 تو تہائی بزدانِ عشم و درد
 اگر دودے بر آری از دل و کام
 من اندر دل خورم از بیمِ عینار
 کے کو خجہ آشاہ بسینہ
 ۱۰ بگردن میدہد جہاں نویدم
 شب ہجران اگر چہ تیرہ روز است
 چہ بینی مار را کچھ بلا سنج
 با مفلس کہ پابر گنج دارد
 و گر میدارایام از تو دورم
 ۱۵ درونِ سینہ می بینم بویت
 مرا از خود نے شاید بخدا خواند

نوالہ درد بان دوست دادن
 مدہ پروانہ کیں آتش فرورد
 بسوزم اندپے نام ابد را
 وزاں شعلہ رسد داغے باو باش
 مسلمانی دراں چوں ہندواں خست
 غم اندر کینج تنائی تو اں خورد
 نوزد کس جسنہ دیوار یا بام
 مشعبہ وار شمشیر جگر خوار
 نگرکش چوں بود باغوش کینہ
 ولیکن پائے میگیرد ہیڈم
 امید وصل دروے و لفر و زست
 تو اں را میں کہ دار دہمے فر گنج
 چو آگہ نیست قوت از بیخ دارد
 توئی در سینہ من زان صبورم
 کہ دل بتجانہ شد از آرزویت
 کہ جاں نزدیک تست ارتن جدا ماند

۶۔ ازل نام ب ایضا یوان یا بام ۱۱۔ برے ب ۱۲۔ چوبینی ۱۶۔ نے باید ست۔

من آنجا ایم کہ تو با تو نہانے
 خدا اینجات دارد مند آراے
 چو آمد آں سوادِ خضر خانی
 بیچا پیچ شوق آن نقش خام
 ۵ بروں بد حرف نامہ برز بانش
 رواں جانش در آں خطائے ابوہ
 نہ از خارش غم دامن دریدن
 گے با عجز و گہ بانا ز میخواند
 سرش می بت و دیگر باز میگرد
 ۱۰ گے بردل گے بر دیدہ مے سود
 بدست از ماجراے راستینش
 بدتش آتش و در آستیں آب
 فقاں خیراں نہ صبری و نہ تابے
 نہاد آں نامہ را پس بردل خویش

مے اینجانہ تو تا بدانے
 کہ جانم وار ہدز آہنگ آنجانے
 نہانے ترز آب زندگانی
 صنم میخواند مے پیچید نامہ
 دروں چوں نامہ مے پیچید جانش
 لباس کاغذیں میگرد زان دودہ
 نہ از تیغ سراسر سر بریدن
 گے پست و گے ز آواز میخواند
 چو پایاں شد ز سر آغناز میگرد
 گے برجان محنت دیدہ مے سود
 رقیب گریہ گشتہ آستینش
 بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب
 چو مصروعی کہ ناگہ بنید آبے
 کہ آں کاغذ کشد از آں ریش

۳۔ نزد آب ب ۴۔ رواں جانش ۵۔ دواں جانش ستر ۶۔ دروں جانش ب ۷۔ دل نیش
 کا ایضا از اں خطاب ۸۔ ایضا خطا زابوہ ۹۔ آں ماجرا ستر ۱۰۔ ع ۱۱۔ چو یا
 = از ماجرا ب ۱۲۔ ایضا رفیق گریہ ۱۳۔ آتھے در ب ۱۴۔ کہ از کاغذ کشد ستر ۱۵
 = کہ آں کاغذ کشد ستر ۱۶۔ ع ۱۷۔ چ ۱۸۔

فتاد از پای و در بر خویش در بست
ازاں پس ہمدراں پیو لہ غم
بجائے رقعہ صبر لندراں سوز
درو کردی نگہ بے صبر و تسکین
۵ دزاں جانب چوشہ نامہ رواں کرد
اگر خفتی و گریہ دار بودی
دو نیمہ کرد جاں را از میمانہ
نوا سازان محرم کا ندر آں راز
ہمہ ہمدست ہم آواز و ہم سال

غزل از زبان عاشق

۱۰
چہ فرخ بود پیکے کاہ امروز
بہستم نامہ کزدلستاں داد
خٹش ہر یک کہ از من جان دل بخواست
بہر حرفے کزاں کردم نگاہے
کہ فرخ شد مرا زو طالع روز
نہ نامہ بلکہ دستبوسے جاں داد
مگر زان زلف کز بد نسوہ راست
بر آں دودہ دمیدم دود آہے

۱- بر خویش در بست ب ۲- دزاں پس ح ۳- رقعہ صبر س ح ۴- رقعہ صبر س ح ۵- دزاں کردی
س ح ۶- (سزا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب مقلوس ہے) ۷- آں ح ز ح د ب = ایں ح ز ع ح ۲ ع ۲
۸- کا ندر آں راز س ح ح ب ح ۹- کا ندر آں ناز ع ۱۰- بود آں س ح ح ۱۱- ب ج س ایں حال س ح ح ۱۲- ب ج س ایں حال
۱۲- نسوہ راست ع ح ح ب = نسوہ راست س ح ح ۱۳- نسوہ راست س ح ح

بہر نقطہ نشان حال دیدم
بہر نونے کہ دیدہ بر کشادم
بیائے نامہ درد از کجائی
ندامت زیں نسیم خوش کہ دادی
۵ غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے
زجاے کاہی آں جاے چونت
زجان کیت ایں رازے کہ دست
چہ ناخوش روزگارے بود روزی
من اندر دادن جاں بودم آں دم
۱۰ در آں جاں دادم دل آںچجاں داد
چورفت او باز گشتم ہم برانساں
ہاں دل با من بہت او در آں دل
دہم مہر دم درون سینہ آواز
اگر تنگ آمدی از تنگی جاے
بسان نقطہ در جان کشیدم
چو ابرو بر سر چشم نہادم
کہ بینم در تو حرف آشنائی
کہ ناف مشک یا شاخ زبادی
کہ جتہ از دل یارے برٹنے
بگو با چشم من کاں پائے چونت
ز سوز کیت ایں سازی کہ دست
کہ رفت از من چناں گیتی فزوی
کہ بود آں ہمدم در پرش غم
کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد
کہ پنداری دلم داد و ستد جاں
چو جانی کیش دہد جا در میاں دل
کہ اینجا چونی لے سرمایہ ناز
اجازت دہ کہ جاں بیرون نہد پائے

۲- بر سر چشم س ح ح ۳- حرفے ز آشنائی ع ۴- حرف آشنائی س ۵- یاری برٹنے ح ح ع ۶- یارم
برٹنے س ح ب میں معنی کے نقطہ پھیل مار بنا دیا ہے = یار برٹنے ح ح = یار برٹنے ع
۸- گیتی س ح ح ۱۰- بود آں س ح ح ۱۱- اجازت کن س ح ح ۱۲- اجازت دہ ع
ب ۵ = اجازت دہ ع

دریں دل تا تو باشی یار تا تو
مُزاحم چون تو انم دید با تو
چو پر شد رو و عاشق زین ترانه
جواب از رو دیدگر شد رو

پاسخ از لب معشوق

مبارک نامه کا ید زیار سے
کہ بخشہ بیتیاری را قرار سے
ہ کنڈ تازہ وفا ہائے نہانی
دہ یاد از وفا داران جانی
رید امشب بچوں من بستلا سے
ز باغ ہمسہ گلبرگ و فائے
عقابے را کہ از من کرد پرواز
جولے بود کا دسوئے من باز
دل کاں باجرئے راز میخواند
غے باغم مقابل باز میخواند
بہر خط بود دودے آتش انگیز
تہ ہر حرف پناں شعلہ تیز
۱۰ بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میجاست
ہنوز آں خواندن اد جان ہی خواست
چو آن مرغے کہ باشد آتش آشام
کز آتش خوردنش شیریں شود کام
من و ایں دو آتش خیز زین پس
من و ایں شعلہ ٹے تیز زین پس
دل بے سوزاگر خود گنج معنی است
بروز اہل وفا ہر خط طعنی است
چراغ از شعلہ زندہ است ارچہ دانی
کہ ہمتش روغن آب زندگانی

۱- تو باشی یار تا تو = تو نے یار تا تو دہاشیہ = تو باشی یار تا تو = ایضا مزاحم
ح بیع = تراہم ستا = فراہم ع ۲- تر شد ستا = عقابے سارہا = ح ۳- عقابے دق کو
پہل کر کسی نے ت بنا دی ہے ۴- تہ ہر حرف ہونے آتش انگیز ع ۱۰- انجان می خواست
ح ۱۱- شعلہ آتام ستا = ۱۳- گرچہ جواب = اگر خود = اگر خود ع ۱۲- ایضا ہر دو

دل عاشق ز سوز دل زید خوش
چو آن شمعے کہ جانش ہست آتش
مرا بگزار کیس آتش فروزم
وگر سوزم رہا کن تا بسوزم
دریں سوزا رہ جان و دل زیاں بُو
رضائے دوستان سووی گراں بود

بغا ہا دیدم ارچہ از عشق بازی
وفا آمونختم از عشق سازی
ہ کنوں گرمہ خواہد یارو گر کیس
پزیر فتم بجاں خواہ آن خواہ ایں
بغا و مہر ہرچہ از سوئے یار است
چومن یارم مرا باو چہ کار است
من و خون دل و ایں نامہ درد
نکارم بہر دمش بر چہرہ زرد
دریں نامہ چو نام خضر خان است
نہ نامہ است ایں کہ خود تو نیز جان است
چوزاں نامم گریز صبرہ و ایں
ہمیں نامہ فسون صبرہ من بس

۱۰ صفت شب سیاہ بحر ایں کہ خضر خان اور کو شک جہاں نمائے جہاں غم
نمود و دلرانی در قصر عرق خوناب بود و فروختہ شدن شمع مراد
دو محترق ہم از آتش دل ایشان و شنائی در کار ایشان پدید گشتن
شبے چون سینہ عشاق پر دود
ز تار کی چو جانہائے غم اندود

۳- دریں سوزا رہ جان دل ب ح ۲ = دریں سو دا اگر بدل ع ۳ کا مانیہ ۴- از عشق سازی سارہا ترا ح ۲
ب ۵ = در عشق سازی ح ۲ = ۶- چون از سوئے ب ایضا مرا بائح ح ۳ = ب ۵ = با آن ع ۳ = باو ع
۸- نہ نامہ است ح ۳ = ۱۲ کا = نہ نام است ع ۹ = چوزیں نامہ ب ۱۰- جہاں غم نمود ح ۳ = ع
۵ = غم رٹے نمود ک ۱۱- خوناب خون ناب ح ۵ = ۱۲- پدید آمدن سارہا ع ۲ = پدید گشتن
ح ۳ = پدید شدن ۵

فلک دونه ز دوزخ وام کرده
 اگر چه رهبر خلقند انجمن
 سیاهی بسکه بسته ذیل جاوید
 رسیده ایمن از دریائے اندوه
 همه آفاق ز انسانیت سره و تار
 شده چون پرتو زغ این نیلگون باغ
 ز بس ظلمت که پروین آمده تنگ
 چنان مانده سپهر از رفتن راه
 بمانده در زمین خورشید انور
 ز چشم انجمن افتاده هم از شام
 چنان صبح از حد عالم گذشته
 بهماں ابرسیه در گرد آفاق
 شب زیناں بغمناکے یہ پوش
 فرو مانده بسو دامبتلائے
 پرتو تاراں بگردش خفت جمعه
 وے اندر سو خلق تنها پوشے

۲- خلق اندر سر سرتاج ج ۲ ع ۲۴ = خلق آمد ع ۳- ذیل سر سرتاج ج ۲ ب ک ج ۲ = نخل
 ع ۴- ابر سے سر سرتاج ج ۲ ع ۲۴ = ابر ج ۵- زیناں سرتاج ۴- بر دم سرتاج
 ۱۰- ابر دیده دام ج ۵ ب ج ۱۲- برگرد سر سرتاج ج ۲ ع ۲ = در گرد سرتاج ج ۵ ب ج ۶-

چو چشمه کنش ستان گشته تاری
 چراغی را که هم ز دسوزش آموخت
 رخ از خوانا به دل ریش میسکد
 نه در دل صبر کار دتاب دوری
 ز تلخی غمش گشته جہاں تلخ
 شفق از ده بلاش درد وادو
 بهارش از خنہ ان حجب در آرد
 ز ترسی ز گرگش بنجواب مانده
 دو تا گشته ز غم سرور وانش
 گے سبل ز گل بر خاک میسند
 گہ از سجادہ مروارید میرفت
 گے سقف از خندنگ ناله میدخت
 گے بر چہرہ میسکد از مزہ نخے
 گے میکرد رے از لطمہا پست
 قیامت کرده در ستیاره باری
 بدم میکشت و باز آہ میسوخت
 ز بخت خود گلہ با خویش میسکد
 نہ در تن دل که سازد با بصوری
 ز زخم ناخن نش غنہ در سلخ
 بیکماہ دو ہفتہ صدمہ نو
 شدش نسریں کبود و یاسمین زرد
 بنفشہ برگلش بیتاب مانده
 بدل گشته بخیرے ارغوانش
 گہ از گلبرگ گل را چاک میسند
 گہ از لولؤے تریاقوت میسفت
 گے مقع ز آہ سینہ میسوخت
 بجائے غازہ خون میراند برشے
 ز خون رخ خا بر دست می بست

۱- چو چشمه ج ۲ ع ۲۴ = چو چشمه ک کا = چو چشمه ب ایضاً نامے سرتاج ج ۲ ب ج ۲
 ب ج ۲ ع ۲۴ = کاک = یارے ع ۴- زدم سرتاج ایضاً باز آہش از وقت ج ۶- شدہ سرتاج
 ج ۲ ع ۲۴ = شدش سرتاج ۹- بخیرے سرتاج ج ۲ ب = بزردی ع ج ۱۴- خون رخ سرتاج ج ۲
 ج ۲ = خون دل ج ۵ ب ایضاً بر دست سرتاج ج ۵ ع ۲۴ = در دست سرتاج ج ۵ = بر دیده ج ۵ ب ج ۶-

مگر بروے ازاں میسنه و بتجیل
 و گر ناگه بروں سے آمد از کاخ
 زینخویشته همی اُفتاد مسر بار
 بدل میگفت کای دلغ نسا نم
 مگر گیتی گرفت از روز من بهر
 مگر خورشید چون من گشت غناک
 مگر کاورد و دودم بر فلک زور
 مگر که دآب چشم در اُفق راه
 مگر دید انده من صبح خداں
 ۱۰ موذن را اگر قسم ز اهر پیر
 چه شد حال خروسان سحر خیز
 مگر خور و ندی نوبت ز تاں دوش
 چه شد مرغان که خیز چمن را
 شا بگریز باروے سیا هت
 ۱۵ لے دانم که تو کم جنبی از جائے
 که میدادش ز به چشم بد نیل
 بنا له چسبج رامی که دسورخ
 چو چشم مست خود بر بام و دیوار
 شبت این ده که یا سود لے جانم
 کزیناں تیره و تار یک شد دهر
 که سر بر می نیارد از تر خاک
 که انجم زین نمط گشت شب کور
 که در دریا فرو شد کشتی ماه
 کزیناں باز بست از خذه دندان
 بر آورد اقل شب چای کجیه
 کزایشان هم خنیز دنا لے تیز
 که هنگام سحر خفتند بیوش
 که بستند از نو ازیناں دهن را
 که تا داغ جلش ننهم ز آهت
 که هست از اشک من ز بخیر در پائے

۸- مگر زد کا ایضا چشمه ماه ۱۰- گرفته سع ۱۲- مپوش ب ۱۴- ز آهت ح ۱۵- ح ۱۶- ح ۱۷- که هست ز اشک من ب ۱۸- که هست ز اشک من ح ۱۹- ح ۲۰- که هست از زلف من ح ۲۱-

چنین کاند رسیا هی جمد داری
 چو شد خورشید در زیر زمین دوش
 سوادت رانه از خویش است بوے
 کم رخنه فلک از آه خود زود
 ه کے شہائے من دانند که چونست
 بدیناں در دل شب ناله می کرد
 چو شد نالیدنش ز اندان بیرون
 ز نالیشان آں مرغ گرفتار
 بزاری گفتش لے شمع طرازی
 ۱۰ از آں مهرے که داری اینمه سوز
 صبحوش با بتان صبح رویت
 کے کش بنده شد صد سرو آزاد
 منہ دام ہوس بہر شکارے
 کے کش صدے نقد است در جام
 مگر با صبح محشر عمد داری
 تو ماناک از غمش گشتی تسیه پویش
 کہ هست از سینہ من تیرہ دودے
 کہ تا بیرون رود زان وزن این دود
 کہ چون من حشر شبے در بوج خونت
 ز دم بر رویے مره تجالہ می کرد
 ز کنج حجره جت آوازہ بیسوں
 زمین خواب ز گس گشت بیدار
 چرا زیناں ہمہ شب می گدازی
 شیش با مہر باناں میشود روز
 شیش بالعبتان مشک بویت
 زیک پزمرده سوسن کے کند یاد
 کہ پویدہ دے در مرغزاسے
 بنیہ شربتے کے خوش کند کام

۱- سیاہی مد سع ۲ ایضا کن ع (باقی تمام نسخوں میں گر ہے)
 ۲- تو ماناک از غمش سر سراج ح ۳ = تو ماناک از غمش سراج ع ۴
 ۸- گشت بیدار سع ۱۱- باتان صبح روس سراج ح ۱۲ = باتان مہر و ست = سابقان مہر و
 ع ۱۴- صاف سے سرت

کدیورکش زخما صد جو است
 بصوری پیشه کن تیمار بگزار
 چو روزگامرانی در رسد تنگ
 پر یوش زین نصیحت زار بگریست
 ۵ که من بسیار میخواهم درین درد
 شے در سینم ام بجز آتش افزود
 چو کاس گرم نتوان کرد لب چش
 بنم خوردن چنان خوک و جاتم
 مرا تو زین خورش گراز خوانی
 ۱۰ چو روزی شد مرا کز غم خورم خوں
 چو شادی نیست بهر من بمالم
 تو کز بهر من غم داری و سوزم

کلوخ اندازیک نخلش نخاست
 بتقدیر خند این کار بگذار
 هم اندر روزگار آید فرا چنگ
 بیاسخ گفت چون بسیار بگریست
 که یابد صبر جان در دپرورد
 بصوری چون توان کردن درین سوز
 کسے چون در کشت طوفان آتش
 کزین خورداروسے مانم - نامم
 چه باشد پیش حال زندگانی
 شراب شادانی چون خورم چون
 مرا بگزار هم در خوردن غم
 بدای میماند این سوزت که رونے

حکایت بر طریق تمثیل

۱۵ شترانی شتر را پائے می شست
 بشستن در کف پا خاری جُست
 کزین پاست کارم را روانے

۱- کلوخ امرودیک نخلش سر ستر ح ۲۴ ک = کلوخ امرود با نخلش ع = کلوخ اندازیک نخلش ۵۵ - حال
 ستر ح ۲۴ د ب ک = جان س ع ۱۳ - حکایت بر طریق تمثیل ح ۲۰ -

شتر کا زرده بود از پویه جانش
 بنا لگفت پشت و دل گراں بار
 بسیری در لب از ندیم خارے
 چه زین پا جُت وجعے خار کردن
 ۵ کسے کورا نواله حنار باشد
 تنی را کز پے رنجی سر شتند
 تبرزن را که خوشد بردن رنج
 سری کش بار به نیم شد مبارک
 منم وز دوست بردل کوه اندوه
 ۱۰ صنم در تیره شب نیگونه نالان
 چنین تازان نغیر در وصل
 شبے کز صبح بودش نا امید ی
 مرثب خیز زان صبح جهان تاب
 چو روشن بود کال هنگام از انہاست
 ۱۵ بعض آورد با صد جاں گدازی

زرنج دل لکد ز درد برد ہانش
 چه بیرون میکشی از پائے من خار
 ہمیں خارم بسیار بگزار بارے
 مرا بگزار هم در خار خوردن
 تو خار از پاکشی دشوار بہشد
 بخواند لا بد آنچه اورا بنشتند
 برنجد گردمی بود تشر سنج
 بیازارد ز بار گل بتارک
 برنجم گر بنفیت زین دل آن کوه
 پرتاران بجز دست مالان
 بجنبید آسمان را مہر در دل
 ازاں مہر نساں بر زد سپیدی
 زمینہ بر زد آہے آسمان تاب
 کہ درشت آید آنچه امید جانہاست
 نیاز خود بملک بے نیازی

۳- آرنہی تو ست ۴ - خار خوردن ستر ح ۲۴ ح ۲۵ = خار کردن ع ۸ - ز بار گل ستر ح ۲۵
 = بار گل ح ۲۵ = بار گل ح ۱۰ - بجز ستر ح ۲۴ ح ۲۵ = بجز ستر ح ۱۱ - چنین تازان ستر ح ۲۴
 ح ۲۴ ح ۲۵ = چنین زان ع ۱۳ - مہر جان تاب ب ۱۵ - در دست آید ستر ح ۲۵ -

بدان شفیعان در زده چنگ
 بمشغولان در صبح گاه
 بروز تیره دلمائے سوزاں
 بجان بگناہ خود سالان
 ۵ پاپکانیکه در چلباب نوزند
 به بیج نمان بے زبانان
 به پیرانے بعزت روئے کرده
 مجبوسی که عمرش رفت در بند
 به بیماری که بیکس مرد و بد حال
 ۱۰ بدان بیرانائے محنت آباد
 به محتاجی که زد در نیستی چنگ
 بنان خشک پیش بے نوائے
 بعیش مفساں در کسب روزی
 که رحمت کن بریں جان گرفتار
 دریں نو میدیم امید نو کن

همی گفت لے اینس هر دل تنگ
 بمقتبولان در گاه آکھی
 بیشائے ییاہ تیر روزاں
 بشام بے چراغ تنگ حالاں
 بخا صاینکه دایم در حضورند
 به توفیق صلاح کاروانان
 بزلالانے بمحنت خوئے کرده
 بنمناکی که با غم گشت خرسند
 بدان موری که در ره گشت پامال
 بدان دلماکه از محنت شود شاد
 بدرویشے که از هستی کند تنگ
 بدلق ژنده بر پشت گدائے
 بزوق مدبران در کهنه دوزی
 ززاری وارهاں این سیمه زار
 امیدم را بکام دل گرو کن

۱- در زده ستا ح ۲ ب = بر زده ع ۲ ع ۵ - خود سالان ح ۲ ع ۴ د ب
 = خود سالان ستا ۹ - بدان کوری ساع ۱۳ - بعیش مفساں در کسب ب = بعیش مفساں
 در تنگ ستا -

خلاصم ده ز شہائے جسدانی
 کلیدے بنختم از سر رشته راز
 چونخے کرد زیناں درو مندی
 بگریه خواست تا بر بایش آب
 ۵ خضر را دید کاوردشش نمانی
 بگفت لے که خضر خان دشمن خوری
 نویدت میدهم زیری آب دکش
 بت بیدار دل زان خواب مقصود
 بخت از خوابگه بے صبر و آرام
 ۱۰ پرتاران محرم را طلب کرد
 دلش راتان گشت امید واری
 ازاں میں زان نمایش یاد میداشت
 در آں شب کاں صنم را حالت این بود
 گے در برج و گه در منظر خاص
 ۱۵ گه از دل با کواکب راز میگفت
 گے با خود غنم دل باز میگفت

بخش از صبح بنختم ز روشنائی
 که در ہائے مرادم را کند باز
 ق دغا را داد با یارب بسندی
 که در گریه بودش ناگماں خوب
 یکے ساغر پر آب زندگانی
 بتوش آب خضر تا زنده گردی
 که خوش با خضر خاں آبی خوری خوش
 چونخے خویشتن بیدار شد زود
 چو مرده کا بجیواں یا بد از جام
 بگفت این خواب دلمایر طرب کرد
 زمانی باز رست از بیستاری
 بدان امید دل را شاد میداشت
 خضر خاں نیز همچوں او نمیں بود
 خود اندر ناله بود و گریه رتص
 گے با خود غنم دل باز میگفت

۱- صبح و سلم ستا ۴ - برودش ستا ح ۲ ع ۵ = نمودش ع ۵ - پر آب ستا ح ۲ ع ۲ د ب ۵
 = ز آب ع ۴ - که خضر خاں ستا ح ۲ ع ۲ د ب ۵ = خضر خاں ع ۴ - که خوش با خضر خاں ستا ح ۲
 کا = که خوش با خضر خویش ساع ۲ = که خوش با خضر خود ب = که تا با خضر خاں ح ۲ -

گے بامہ شکایت ساز میگرد
 گے باشب عتاب آغاز میگرد
 گہ از غم پست می افتاد بر دور
 گے میزد ز ہجران دست بر سر
 گہ از اندوہ می غلطید در رگل
 گے میکرد دامن پان چون دل
 گہ از حسرت ہی نالیس چون کوس
 گے باز وہی حسائید ز افسوس
 گے بر چہرہ خون ناب میر سخت
 گہ از کف کوبش رخسارہ میگرد
 گے سینہ بناخن پارہ میگرد
 بہر کتبی کہ آہ زار می زد
 در آں بود از دل بے صبر و آرام
 بگرمی شعلہ بردیوار می زد
 کہ ایواں بشکند یا برد در دام
 چو در ماندہ شود مرد از دل تنگ
 ز دل تنگی کند با بام و در جنگ
 غضب بر سبزہ ریزد کینہ بر زانغ
 چو بلبل را بود از عشق گل داغ
 کہ ختم ماکیاں بر بطمیںنداز
 مثل خوش زد کبوتر در حق باز
 ز سا ماں کارے ہوش و فردوست
 کسے کز عاشقی زنجیر گبست
 از دافناۃ لیلی دروغت
 چو مجنون راز دانا ئی فروغت
 کہ باشد سوزش جباں دلنوازی
 عجب دغیت داغ عشق بازی
 ہم از دل زندہ گشت ہم ز دل مرد
 گرفتاری کہ سنج عاشقی برد

۸۔ برآں شدتہ ۱۰۔ کینہ بران سآب جا ۱۲۔ ہوش و فردوست سآب جا ۱۳۔ خود رفت بر بست
 ۱۴۔ افناۃ لیلی سآب جا ۱۵۔ افناۃ لیلی ع ۱۶۔

ہر آں مردم کہ در عالم کنی فند
 ہر ماں شاد باشد عاشق از درد
 ز دردی کاں شب آں بیدل بجائ شبت
 درو دیوار فند باید و فغان شبت
 چہ یارب بود کو میگرد یارب
 کہ بود از یاربش ستیارہ در تب
 چناں بردل ز کوبش دست می برد
 کہ میگرد استخوان سینہ را خرد
 دلش یکبارگی چون نخر و شکست
 دعا را برد سوئے آسماں دست
 نہاد از سر غرور پادشاهی
 در آمد چون گدایاں در گدائی
 کہ لے دانندہ راز درونم
 دریں حسرت تو میدانی کہ چونم
 چو رویم رہ نذار سوئے دیدار
 مرادم رارہ و روئے پدیدار
 بسر عارفان حضرت پاک
 بدر و عاشقان در سینہ چاک
 بنجو تاب دو چشم مستمنداں
 بتا پاک درون درو منداں
 بود لے کہ از شہوت برون است
 بعشق کو بصمت رہنمون است
 بہا ہے کو با کی گشت روشن
 بہرے کز حیا شد برقع افکن
 بزلفے کش نزدنا محرمی دست
 بچنے کش غبار فتنہ نہ نشست
 پیرہینہ جواناں در جوانی
 بعیش کو دکان در پاک جانی

۲۔ ہی برد جا ۳۔ ب = میزد ع ۴۔ دریں حسرت سآب جا ۵۔ ب = ازیں حسرت
 ۶۔ رہ نذار سآب جا ۷۔ ب = روز نادرع ایضا سوئے دیدار جا ۸۔ ب = سوئے دلدار
 ۹۔ ب = بچنے دیواع ۱۰۔ بسر عارفان سآب جا ۱۱۔ ب = بسوز عارفان ع ۱۲۔ بتا پاک سآب جا ۱۳۔ ب =
 ۱۴۔ بتا بانے ع ۱۵۔ ب = برآید = بجائے ۱۶۔ بعشق کو دکان سآب

بجانمانے کہ هست از سوزشان ذوق
 بروئے که رفت از گریشان پوست
 بدان عاشق که مرد از وصل محروم
 بضرهادی که زیر کوه عنسم مرد
 بنفسم که عنسم آمد در هلاکی
 بوجدے کاں بدرویشی در آید
 بدان حالے که سامانش نباشد
 که بخشایش کنی بر مستمندے
 زهد بگزشت شهبائے جدائی
 اگر کام تہ دریاست نایاب
 و اگر مقصود من بر آسمان است
 بکام دل رساں دل داده را
 دل غمناک شه بود اندرین راز
 که خوش باش لے ز ہجر آزار دیدہ
 پشارت میرسانم ز آسمانت
 بدلمائے که خاک تر شد از شوق
 بسرئے که شد خاک رہ دوست
 بمشتاقی کہ ہجرتش گشت مظلوم
 بچونے کہ با خود کوه عنسم برد
 بچشمے کو نید ا لآب پاک کی
 باہے کاں ز نو میدی بر آید
 بدان دردے کہ در مانش نباشد
 ز دردے وارہانی درد مندے
 چراغم را تو بخشے روشنائی
 بکام من رساں چوں شربت آب
 دلم را دست دہ جائے کہ آن بہت
 بر آورد کار کار افتادہ را
 کہ ناگہ ہاتھے درد ادش آواز
 ترا ہیائے دل بسیار دیدہ
 کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم صاع کہ حاشیہ ۶- ز نو میدی رساں رساں جمع ۲ جمع ۲ ب ۲ = بنو میدی ع = بد لریشی ترا حاشیہ
 ۴- بدان بطنے ع ۱۱- و اگر ترا جمع ۲ جمع ۲ ۱۵- میرسانم ز آسمانت جمع ۲ جمع ۲ ب = مید ہم از آسمانت ترا
 = مید بخت جانت ع ایضا ہر اندیشہ رساں رساں جمع ۲ جمع ۲ ۱۶- = ہر اندیشہ ترا ب ع -

گرازدوری فراوان خار خوردی
 و گر کامت بنگامے گرد بود
 چو بشنید این پشارت عاشق مت
 بماند آفتادہ چون کجنگ بے بال
 چو مژدہ رست بود از ہاتف غیب
 سخت از اعتماد این نمودار
 پس از شادی چو آہنگ طرب کرد
 خیالے را کہ در خاطر نماں داشت
 بقانونے کہ در جاننا زند چنگ

غزل از زبان عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتف بخت
 بیا جانان کہ گویم با تو آں راز
 در آں راز از تو چوں ہر چہ خواہم
 چناں لب بر لبم نہ مست کن پیش
 لبم کن ریش زان بوسی چو شکر
 کز ان شادی ز دم بر آسمان تخت
 دل خود را کنم پیشیت گرہ باز
 بزاری چسبند بوسی نینہ خواہم
 کہ نشاسم لب را از لب خویش
 ہم از بوسہ برو نہ مرہے تر

۱- شاخ نمرب ۲- ہنگام رساں رساں جمع ۲ جمع ۲ = ہنگامہ راع جمع ۲ جمع ۲ ب ۶- آن نمودار رساں جمع ۲ جمع ۲ = این نمودار
 رساں جمع ۲ جمع ۲ ۱۱- شب رساں رساں جمع ۲ جمع ۲ ع = خوش سا = دی جمع ۲ جمع ۲ ۱۳- ہم بوسہ بوسہ جمع ۲ جمع ۲ ۱۵- بوسہ
 رساں جمع ۲ جمع ۲ = بوسہ جمع ۲ جمع ۲ ۱۶- لبم ریش کن زان لب چو شکر جمع ۲ جمع ۲

بے کوچاشنی ندہ بھتاج
 چو از جسمی نوشد کس نزلے
 وگر باشد سفالیں جام پرے
 شبے دارم ز حال نابسا ماں
 ۵ نپسچایچ این شب گرد ہم شج
 بدیں تکیں ز صبرم ہست بوئے
 براں رخسار تاکے بینم از دور
 برانم لے زلال روح پرور
 خوش آناعت کہ بر رویت ہم روئے
 ۱۰ کشد زانگو نہ تلگت در جگر جاں
 وگر صد پے کئی جان و دلم چاک
 بیوئے می بری از دوستان ہوش
 بدانگو نہ یکے شد با توجہ غم
 نکداں بے نمک چیمیت یا عاج
 اگر ز تریں بود باشد سفالے
 چکد صد قطرہ یا قوت ازوے
 بدامان قیامت بستہ دامان
 تو ان دادن رخ و زلف ترا طرح
 کہ میماند بگیسوئے تو موئے
 رہا کن تا زند پر و اند بر نور
 کہ پشت خشک جانے را کم تر
 رسد بویت بجان آرزو جوئے
 کہ گنجے چوں خیال خویش در جاں
 کجا بیرون تو لے رفت زین خاک
 میت بر لب گلابت در بنیا گوش
 کہ از خود تا تو فرقی نہ انم

۵- رخ و زلف ترا ع = دو رخ زلف ترا سراج ب = ۲ = ز دور رخ زلف ترا ۴ = بدیں تکیں
 ز صبرم سراج = بدیں صبرم ز تکیں = بریں گوی ز صبرم ب = بریں تکیں ز صبرم = براں تکیں ز صبرم
 ع = دران رخسار = ع = براں رخسار ایضا پروانہ بر نور سراج ب = ع = ۲
 = پروانہ را نورع = ۹ = بر رویت = ع = ایضا بویت سراج ب = ع = ۲ = پویع
 ۱۰- در خیال خویش چوں طال سراج = ۱۱ = کم = ۱۲ = بے سراج ب = ع = پویع ایضا در لب سراج = ع

مدار از من دینغ آن مے کہ داری
 وگر مر کہ فروشی ہسم دہ دست
 بجی آن نمک دور از دہا نم
 ز سوزشہ چو در ساز آمد این گفت
 گلابی دہ مرازاں غمے کہ داری
 کہ در لہبات ہم مے ہم نمک ہست
 کہ وقتے کن بدیاں مے میہما نم
 شدش زان جانب این سوزد گر حفت

پاسخ از لب معشوق

نوید کام دل گر خود بخواب است
 دے در دیدہ اول خواب ناید
 دلم صد پان خوابم کے بود کے
 چہ دو ترم این دل صد پان ہر بار
 ۱۰ رقیبانے کہ بر من مسہ بانند
 دے دشوار دار و عقل سرکش
 منم آن چشمہ کام زندگانی است
 بخت و جوئے چوں من چشمہ پاک
 چو در خواب آمدش این چشمہ در پیش
 ۱۵ خوش آنروئے کہ روزی گرد آرزو
 چو تکیں میدہ دل را صواب است
 کہ این دولت بعاشق رومنا ید
 بجز خوابے کہ نتوان خاست ازوے
 کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار
 ز مرگاں قطرہ بر سوزم پکانند
 بقطرہ کشتن طوفان آتش
 زمن کس رانہ جائے کامرانی است
 خضر در چشمہا میگشت غمناک
 روانی دست شست از چشمہ خویش
 کہ پشت زین جگر بیرون دہم سوز

۱- آنکے کہ داری سراج = ع = ۲ = ب = خوگزار ع = ۸ = تو ان خواست سراج = ۱۰ = رقیبانیکہ
 ع = ب = ۲ = رقیبانیکہ سراج = ع = ۲ = غیزانیکہ سراج = ع = ۱۲ = آن چشمہ = ۱۵ = بیرون دہم سراج = ع
 ع = ب = ۲ = بیرون نم = ع

نغم پر دیدہ آن پائے گزیدہ
 خابندم بہات از خون دیدہ
 بآب دیدہ گویم راز با تو
 شوم کہ تندوگہ و مساز با تو
 در آن گفتن چو باشد در تو رویم
 زیبوشی ندانم تا چہ گویم
 لب گر انگیں و رس کہ دارم
 بیاری در پذیرا ز من کہ یارم
 ہ مارشوریت اندر سینہ چاک
 چوں چو سپشورستان شدم خاک
 لیکن زین خوشم کز جان نالاں
 بود خوش حالت شوریدہ حالاں
 دے کش نیست شوے خاک باشد
 کباب بے نمک خاشاک باشد
 گرم جاں در فراق رفت غم نیست
 ز جاں نقش تو ام در سینہ کم نیست
 خیال را برم جاں سازم آنرا
 چو او بود چہ در ماں سازم آنرا
 ۱۰ لے بایں ہمہ جانم ہم او باد
 مدارم سیرانم ہم او باد

رسیدن خضر خاں بادولرانی و با او چوں بخت خویش بادولت بخت گشتن

چہ خوش باشد کہ یاد تشنہ دیر
 گر مائے بیاباں شربت میر
 حلاوت گیرد از شیرینیش کام
 جگر آسودگی یابد ز آشام

۵- چو بہ شورستان سترہ ۲۷ = خوبخورتان ۶ = جوہرستان ۷- ۹- آنرا سترہ
 ۸- ۱۰- ویرانم سترہ ۱۲- ۱۱- بگرام در بیاباں
 ۱۲- بگرام بیاباں سترہ ۱۳- بگرام در بیاباں ۱۴- بگرام بیاباں

چہ خوننا خوردہ باشد دل بصد جوش
 کہ ناگہ نوشدارے کند نوش
 اگر سلطان ست در عالم و گر کے
 دلش باشد بے سلطان ترا ز کئے
 چنان مطلق عنانے کم تو ان یافت
 کہ بتواند ز گفت دل غناں تافت
 عنان مرد چوں در دست دل ماند
 ز سودے خودش باید نخل ماند
 چو دل بر کام نتواں کامراں کرد
 بساید صبر کردن گر تو ان کرد
 چو ہنگام رسیدن در رسد تنگ
 بہر دم خود کند کام دل آہنگ
 تو اندجام مقصودی چشیدن
 کہ ممکن نبودش در خواب دیدن
 زریحانی رسان دیدہ را نور
 کہ نطفہ رہ میسر نبود از دور
 ہمہ چیزے بوقت خویش یا بند
 ہماں کز بیش کوشش پیش یا بند
 بر آید در زمان خویش مسر کار
 بوقت خود دہمسد میوہ بار
 محالست اینکہ یا بند از چمن گاہ
 بنفشہ در قوز و گل بدی ماہ
 تو ان شد بر ہمہ مقصود نرسد روز
 مگر روزی فردا خوردن امروز
 اگر چہ این لحظہ ممکن کار شب نیست
 ز بخت متقبلاں انم عجب نیست
 خضر خانے کش از دیوان نقدیر
 مرادی در زلفان داشت تحریر
 ۱۵ چو وقت آمد کزاں کامش بود ہوسر
 بکام آں شربتیش روزی شد از دہر
 گنہ سخی کزین گنجینہ دست
 زمرہ دبا گنہ زینان کت دست

۱- چو خنوع ۲- تولنے ب ۱۲- خضر خانے سترہ ۱۳- خضر خانے سترہ ۱۴- خضر خانے سترہ ۱۵- رسد بہر سترہ

که آن آشفته ولدا ده در بند
 چونگ آمد ز فوناب درونی
 بگوش محرمی کرد این گره باز
 هر آن سونے که در دل داشت متور
 ۵ بصد لوزی آن پروانه زان شمع
 شد اندر مجلس بانوئے آفتاق
 بزاری گفت گامی در پرده شاه
 ز مهرش بلندت یاد پای
 کجا شاید که باین بخت شاهی
 ۱۰ حتی دستی بودنی تابعداری
 مکنش بسر برادرزاده منزند
 اگر چه ریخ خویشاں ریخ خویش است
 در انگشت برادر گر خلد خار
 ز درد ارچشم خواهر ریش باشد
 ۱۵ چو تو بر چشم تو کحل دگر سود

ن ز خورشیدی بباهی گشته حسرت
 گره زود در روشن اشک فونے
 که تا در پیش بانو ریزد این راز
 بر آن سوزنده روشن کرد چون نور
 روان شد کرده آتشها بدل بسبع
 بروں ز دشمنه زان دو عشاق
 ز نور خود فگنده پرده بر ماه
 ز ظل ایزدت بر فرق سایه
 بود فرزندت اندر سینه کاهی
 که بر کامے نباشد کامگاری
 که آن رسے و این جانیت پویند
 ولیکن نے ز ریخ خویش میش است
 نه چون انگشت خویش باشد آزار
 نه همچوں در چشم خویش باشد
 بخسانه تو تیا کے داروش سود

۳- ریزد این راز سماح ۲ ح = زبرد آن راز سماح ۲ ح = ب ۶ = گید این راز سماح ۴ - دو عشاق
 ح ۲ ح ۶ ک ک ب = در عشاق ۶ - سایه بر ماه سماح ۲ ح عا شیه ۱۱ - رسمی است این ست
 ۱۵- ز درد چشم ح ۱۵ ایضا آردش سود ب = سازوش سود ستا -

مکن چندان برادرزاده را مهر
 هنوزش هست پایاب اردهی دست
 هفت چار هست مردان را بیک تیر
 چو مردی چار خاتم راست در خورد
 ۵ خصوصاً پادشاهان را که بے گفت
 چو باشد شاه را صد کاسه در پیش
 بخدمت گر قبوے یابد این راز
 و گزیز بر تر است اندیشه خاص
 چو آن فونابه قطره قطره در جوش ق
 ۱۰ دل از یاقوت گوشش سفته تر گشت
 نهانی جت فرمانے ز درگاه
 ز قصه لعل فرماں داد در حال
 بیک فرماں پذیراں در دویدند
 رسانند با صد عونت و تاز
 ۱۵ خبر دادند عشاق را نهانی
 که کیو تا بے از فرزند خود چهر
 بمالی دست چون در قعر نشست
 اگر زین خسته گرد زدن چه تدبیر
 بیک خاتم چه قانع شود مرد
 بیاید هم نسب افزوں و هم هفت
 بیک لذت صبوری چون کند پیش
 درمی از نیک خواهی کرده ام باز
 چه چاره نیک خواهاں راز حسد
 چو در و لعل بانو کرد در گوش
 دو چشمش همچو گوشش پر گشت
 که فرماید قران زهره با ماه
 که آرند آن نگار مشتری سال
 ز کان لعل گوهر بر کشیند
 بر ضواں گاه تخت آن حو طناز
 که کام دل رسید کنوں تو دانی

۲- اردو دست ستا ۳- خسته گرد زدن ح ۲ = زین ح ۲ ح = زان ستا ب ک = تا ستا = این ع
 سماح - خاتم (دو نون مصرعوں میں) ک ۵ - هم نسب ح ۲ ح ۲ ح ۲ ح ۲ ح = هم نشست ح = هم نشست
 ستا ۱۴ - این حو طناز ح ۲ -

خضر خاں که چنان کامی خبر یافت
 اگر چه بود موی گشته از عنم
 زحیرت در دهانش گم شده گفت
 لبش پر خنده چشم از گریه ترهم
 ۵ در آن فرحت که شد جان نوش یار
 هلاک شادیت از عنم گراں تر
 چرخ گریه مثل از دم بمیرد
 رواں شد چون خیال خویش بخویش
 درویش شد چون بخلوت گاه دل جو
 ۱۰ دلش در دام بخویشی زبوں شد
 نه اندیش بقلش کار می کرد
 نظر با گرم و جاننا در جگر بود
 چو باز آمد شکیب هر دو نخت
 شہ گم گشته هوش و یافته جان
 ق بچندیں حیرتش جانے گروگان
 نشست و عقد کا میں کرد پیوند
 نفقہ با دروئے خاصہ چپن

۵- در آن فرحت ساجع ادب = در آن فرصت ساجع ادب ۶- چرخ گریه مثل جج تب د ع
 = کوشل ک = کوشل ساجع ادب = کوشل ۱۰- بخویشی ساجع ادب جج تب د ع = بیوشی ع جج تب د ع
 ساجع ادب د ک = حیرتش ساجع ادب ایضا جانے گروگان ساجع ادب = جان شد گروگان جج تب د ع -

زورج دیده گوهرها برور نخت
 بدان شد تابداں همان شیریں
 ولے چون شکرش بر جلوه ن دشت
 چنان شاہی و ہوش از مے شد پاک
 ۵ بشادی بانگار خویش بنشست
 بہار وصل بوئے داد و بچوئے
 دو دل رخت ہوس در جان درویش
 فروخت از دل آتش ہائے اندوہ
 مقابل دل بدل آئینہ شد باز
 ۱۰ پیروئے از بروں آلودہ شرم
 بوئے شاہ خود دزدیدہ میدید
 بروں سوئے نمود آئین پرہیز
 زلب برق بلا چوں میغ میسزد
 بنامی سزد نہ مردم بلکہ جانی
 ۱۵ بنا گوشے ز مویس را یہ او
 نثار از گریہ شادی فرور نخت
 شکر ریزی کند از جاں شیریں
 ز بہر شربت آن شکر نگدشت
 چو درویشی کہ ذری باید از خاک
 شدہ از دست زلف دوست بر دست
 جراحتما فراہم شد از آن بوئے
 جدالی از میان زحمت بروں برد
 فرود آمد زجاں غمناے چوں کوه
 زلب جاننا درون سینہ شد باز
 درووں سو شعلماے دوستی گم
 گے پیدا گے پوشیدہ میدید
 درووں سو دل ہی دادش کہ بر خیز
 زغزہ آشکارا تیغ میسزد
 بلاے شہر و آشوب جانی
 چوماہی و ذنب ہمایہ او

۱- برور نخت - فرور نخت ساجع ادب = فرو - درو ع = بروں - فروں جج تب د ع - آن شکر س
 ع ادب ۱۱- گے پیدا گے پوشیدہ ساجع ادب جج تب د ع = گے پیدا گو پوشیدہ ع جج تب د ع
 ۱۲- درووں سو دل ہی ساجع ادب جج تب د ع = درووں سوئے دلے ع -

مع کال و لے ہر ہفت کردہ
 مصفا مقنہ انگندہ بر فرق
 بوخیزی چو سر و نیم رستہ
 نہ آن بخ بلکہ جانزاقوت و قوت
 ۵ دراز لعلش بیج تنگ تاری
 لب عتاب رنگش پر ز جلاب
 سخن از بہر دل بردن فسونے
 گرا ز گفتار شیریں مرد فساد
 ببالا سر و پیش و تاش خم
 ۱۰ بچھے قلب ترکتاں دریدہ
 رنے اندک بسزئی میل کردہ
 رواں سر و ترو بسز و جواں ہسم
 تو گوئی رنگ بسزش گاہ دیدن
 ہمہ طاؤس ہندی بسز و ام است
 ۱۵ تدر و ان خراساں نفس زمانند
 ز نور خویشتن در ہفت پردہ
 در نقشاں فرق چوں زابرتنگ برق
 لب خنداں چو درج نیم بستہ
 نہ آن لب بل نمکدانی زیا قوت
 مہ از رویش ثقل نیم کاری
 ز رخ سبے معلق زیر عتاب
 فونش رانہ حاجت آزمونے
 از و صد جان شیریں گشت برباد
 بحر نے از قیامت و تاش کم
 ہوئے ملک ہند و ستاں خریدہ
 بہاے از کف خضر آب خوردہ
 ندیدہ بسزہ و آب رواں ہسم
 ز بسزئی و تری خواہ چلیبدن
 کز ال گونہ بز بیانی تمام است
 فے طاؤس ہندی را چہ مانند

۱- نے کال زول ۶ = دروچ ۳ = فے ساج = دو پئے ۳ = ۴ = قوت قوت ساج ۴ = قوت قوت ۳ =
 ۵- بکل نیم کاری ۶ = نہ حاجت ساج ۴ = چہ حاجت ۳ = ساج ۴ = گشت ۳ = گشت ۳ =
 = زلف ۳ = ۱- بچھے ساج ۳ = ۲ = ۳ = ۴ = ۵ = ۶ = ۷ = ۸ = ۹ = ۱۰ = ۱۱ = ۱۲ = ۱۳ = ۱۴ = ۱۵ = ۱۶ = ۱۷ = ۱۸ = ۱۹ = ۲۰ =

خمار آلودہ چشم نیم بازش
 بکشتن طشہ راسد باز کردہ
 دو زلفش مشک خالش مشک دانہ
 مثالش چشم احوال ہسم ندیدہ
 ۵ جامے حسن کس نفرودہ بر فے
 بلا سر ہنگ دیوان جبالش
 بیرجی کا یاد او در چشم میسید
 پنخداں زیوے افزوں گس مند
 کسے کش صنغ حق شد زیور آراکے
 ۱۰ خرد از دیدنش تسبیح خواناں
 ز نادانی از اں گونہ کردانی
 رخس در دل شعلع نور میزند
 بجاں میدا راحت دیدن فے
 گہ دیدن تن از جاں رشک می بُرد
 جمانے نیم کشت نیم نازش
 بخندہ فتنہ را در باز کردہ
 وزاں بوبلغ رضواں گشتہ خانہ
 نظیرش آئینہ ہم ناو ریدہ
 ز لالے دست کس نا لودہ دروے
 اجل جانداں سلطان خیالش
 نہ شب مہ تابد ونہ روز نور شید
 مگر در گوش و گردوں گوہرے چند
 چہ حاجت زیورش سبتن سراپاے
 گریزد ہچو فر قوت از جواناں
 ہمہ بے رحمی و ناہمربانی
 کرشمہ دور باش از دور میزند
 چو شربت در تموز و شعلہ در دے
 ز تن جاں نیز ہم در شک می مُرد

۲- طرہ را سفینہ را در ساج ۳ = طرہ را پر - فتنہ را سرع ۴ = چشم اولماع ایضا آئینہ
 ہم ناو ریدہ ساج ۳ = ساج ۳ = د ب ک = آئینہ ناو ریدہ ۴ = آئینہ ہمتا ندیدہ ۵ = جامے ساج ۳ =
 = جلال ساج ۳ = ایضا زلالے ساج ۳ = ساج ۳ = زیورے ساج ۳ = زیور
 = زیور ساج ۳ = ۱۳ = میدا ساج ۳ = ساج ۳ = د ب = میدا شت ۴ =

بسی تا چند باشد مہر بہاں
 دو دیدہ دوختہ عاشق بسویش
 چو میدید اندران محراب دیدہ
 پس از دیری کہ حیرت رخت برت
 در آمد عاشق شوریدہ مشتاق
 حریر آگہوں کرد از برش دور
 درد آویخت چون باز شکاری
 گرفت اندر کنار آن سر و گلرنگ
 رسید اول بحبانا شکرین قوت
 ۱۰ پس از مہر خزانہ دور شد پاس
 نمی شد ریمان را راه در دور
 چو در شد در شگوفہ شاخ گلگون
 چنان در قفل سہم شد کلیدش
 بہم لعل و عقیقہ داشتہ جفت

کہ جاں از تن بردر شک و تن از جاں
 دریدہ جامہ جاں پیش رویش
 جاب دیدہ میشد آب دیدہ
 ہوائے دل بستاری کمر بست
 کہ تنگش در بر آرد چون بغلطاق
 چو ابر از آفتاب وصلہ از حور
 کہ آویزد بیک مرغزاری
 بان برگ گل در غنچہ تنگ
 زدو انگشتین و چسار یا قوت
 بہ لولو سفتن آمد نوک الماس
 کہ دُر ناسفہ بود و در یسماں پُر
 شگوفہ خندہ زد با گریہ خون
 کشت تا پڑہ دل تا پدیش
 عقیق از بر مہ یا قوت می سفت

۶- قش سا ایضاً از نور سستا ۹- شکرین قوت سستا ح ۲ ک = از شکر قوت ع
 = شکر قوت ح ۲ ایضاً انگشتین سستا ح ۲ ک = انگشتی ح ۱۰- مہر خزانہ
 سستا ح ۲ ک = خزینہ ح ۱۳- در قفل شدیم سستا ح -

بچشمہ غنچہ نینلو فری تر
 در آن ختن کہ خرمابے سکوں بود
 از آن خسرو با دخرج و دخلش
 ز بس کاں خوش شد از بوش خون سپت
 چو کرد آن جوہری در گرم خیری
 از آن معدن کہ بتر معدنی گشت
 خضر سیراب گشت اندر سیاہی
 چنین بزمنے کہ دل سوئے آن شبت
 چو آسود از دو جانب شعلہ را تاب
 ۱۰ از آن پس شان نبود از بخت کاری
 ازین در پیش برون بستہ تر
 ازین کردن بدزدی سینہ تسلیم
 ازین بستن برو زلف گرہ گیر
 ازین دادن بد و بالاء مائل
 ۱۵ ازین ساعد بدست او سپردن
 بصد حید بھی برد اندرون سر
 چوختہ در دل خسرو درون بود
 دو پاس شب بجنیش بود نخلش
 ز رخس آب ز آتش خون بر دست
 بدرج اسل مروارید ریزی
 حریر بہرمانی روئی گشت
 چکید آب حیات از کام ماہی
 مگر شد کہ معنی جائے آن شبت
 در آن آسایش آمد ہر دور خواب
 بجز غمہ حظ بوسی و کناری
 از وزاں پستہ خوردن قند و شکر
 و زوق تاراج کردن تودہ سیم
 و زو گردن در آوردن بزنجیر
 و زو بازو بد و کردن محاسن
 و زو گلگدستہ بردست بردن

۱- بچشمہ غنچہ نینلو فری سستا = چشمہ غنچہ نینلو فری سستا ح ۲ ک = در آن ختن سستا ح ۲ ک = جن سستا ح
 = در آن جنش سستا ح ۳- از آن خرمابا دستہ = از آن خرمابا دستہ ح ۲ ک = شکر صرف ح ۲ اور میں پایا گیا ہے سستا
 ح میں بجائے لفظ بزمنے کے بیٹے ۱۴۵- بد و بالائے مائل سستا ح ۲ ک = بد و بالائے مائل سستا ح -

ازین درد امن او گل فشاندن
 زگاه شام تا صبح شب افروز
 نهاده چون دو گل روی بر روی
 بهم پیوسته اندامی باندام
 دوست شوق با هم کرده سرفروش
 چه خوش روزی و فرخ روزگاری
 گے لب بر لبه چون قند ساید
 گے خند بشادی دوش بادوش
 کند هر دم نگه بر روی ماهی
 برویش مردم چشم نیازی
 شبے باید ز روی دوست متاب
 نخست پاس اندر لابه و لوس
 دگر پاسے بهم دو یار جانی
 پاس سیوین خفتن بمقصود
 ۱۵ پاس چار میں غلے پیا کی

وزو در گل نهال تر نشاندن
 شدی در خوشدلی شہای و شان روز
 نہ محرم در میان جز رنگ و بوئے
 بآمینش چو دوئی در یکے جام
 نہ تشویشے بجز زلف مشکوش
 کہ یابد کام دل یاری زیاری
 بدندان تمنا قند ساید
 بنفشہ در بر و نسریں در آگوش
 کہ یابد جان نو در عسنگاہی
 کند چون طفل در متاب بازی
 کہ در روی روز نتوان دید در خواب
 بیچسپاچ لاغ و بازی و بوس
 یکے گشته دو جاں زان پس تو دانی
 کہ دل خشنود گشت و خاطر آسود
 بشکر غیب کردن روی خاکی

۲- دل افروز است ۵- بجز زلف حجاج ۶- سایند- فایند ستاع ۷- ۱۰- مردم
 از چشم ستاع ۱۳- تراں پس تو دانی ستاع حجاج ۸- ترانسان کہ دانی ۵- بشکر عیش کردن
 = بشکر حق نهادن تاک = بشکر غل کردن = ماشی = بشکر غیب کردن حجاج ح-ع-

کے کیں نعمتش دامن گراں کرد
 پاس نعمت یکدم وصالے
 چو بر شہ بود واجب شکر این حال
 نمودش دو لے کا بجم سریر است
 ۵ ورت باید دریں ایام پیری
 نگہ کن ایسکہ آن شیخ یگانہ
 براں در شوکش اقبال تمام است
 چو دولت رہنوں گشت اندراں از
 پرید از اوج ہمت در ہولے
 ۱۰ بہ تندی برگزشت از چرخ و بجم
 گرم پرسی کہ آن طایر کہ ام است
 بدان تا یابد از روی دانہ پاک
 ارادت را در اں در گاہ شد خاص
 یکے خود بود شمع پادشاهی
 بہ ہمت زد در پرہیز گاری

بباید شکر آنش بیکراں کرد
 نیار و گفت عاشق بیچ حالے
 طریق شاکراں را داشت دنبال
 کہ شکر آموز تو تلقین سپہ است
 کہ از مہرت کند روشن ضمیری
 نظام سلک اقطاب زمانہ
 چو اقبال اندراں در صد غلام است
 بصد جہ آں ہما آمد بہ پرواز
 کہ بر اوج ہوا ہا سود پائے
 میان چار طایر تافت پنجم
 ہما کو دین ولت را نظام است
 چو مرغ دانہ پس زد بوسہ بر خاک
 گرفت الحمد للہ ملک اجناس
 و گر روشن شد از نور آہی
 خدا کردش در اں پرہیز یاری

۴- نگہ کن سوئے ب = اینک = آنکہ حجاج ۱۲- ایضاً نظام الملک ب = نظام ملک حجاج
 ۶- دو صد غلام ب = گشتن حجاج ب = ایضاً بصد مد آسمان ب = بصد جہ آسمان
 ۱۰- یافت حجاج ح = عا = اافت ع ۱۱- ہا کاں عا -

ربود از جم بملک انگشتری را
 قضا گنج سعادت کرد بازش
 زین عصمت آب زندگی جُست
 مُصلّاے نماز افگند در پیش
 ۵ بر آورد از پئے تحرمیہ راز
 بہ پشت پادو عالم را پس افگند
 بہ تکبیرے کہ زد و نبال پیر
 بجز آمد ز احلاص ہنسانی
 قیامے کرد در طاعت الف وار
 ۱۰ رکوعے کرد چون لام محقق
 سُجودے کرد ہچوں دال مسجود
 زد اندر قعدہ زانویے امید
 چو در قعدہ تحیات رضا خواند
 نگیں شد خاتم نیک اختری را
 سعادت شد بہ تقوی کار سازش
 رواں دست از ہمہ آلودگی گشت
 سخن گفت از نینا زینہ خویش
 طلبگار عنایت را دو کف باز
 بہ پشت دست زد این قابلے چند
 بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
 ز ہفت اندام اوسع ہشتانی
 کہ گشت از راستی سر حرف اسرار
 کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
 کہ متر بہنمایش گشت موجود
 کہ ز انو بوس گشتش ماہ و خورشید
 ز ملکش بس فرایض کاں قضا ماند

۳۲- مصلّاے نماز دج ۲ = مصلّاے نیاز جمع ۵ - تحرمیہ و رازع ۶ - بہ پشت دست دو عالم سا
 ساع ۳۰ = بہ پشت پادو عالم را سب دج ۲ ایضا بہ پشت پائے زد این قابلے چند ساع بہ پشت
 پائے زد این قابل چند ع ۵ = بہ پشت دست زد این قابلے چند ساع ۶ = بہ پشت دست زد این قابل چند
 ع ۶ = بیای پائی زد این قابل چند ع ۸ = بجز آمد کرھا = بجز آمد ساع جمع ۲ ع
 ۱۰ = کہ گشتش ساع جمع ۲ ع ۱۱ = دال موجود ساع جمع ۲ ع ۱۱ = دال مسجود ع جمع ۲ ع ۱۲
 ایضا کہ متر ساع جمع ۲ ع ۱۳ = کہ پیر ع -

نمازی کرد بر بخت ادہ شوق
 بریں معراج گستره آ پنجاں فرش
 نیک عیشش تہ پاپی سپر شد
 چو ذاتش عش بود از فرق تا پایے
 ۵ چو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد
 چو یوسف حسن و عشقش شد فراہم
 چو یعقوبے کہ در یوسف نظر داشت
 پوشد بادیدہ خود یار پشمنش
 چو موج عشق شوید نوح را فرق
 ۱۰ خلیے را ہند آں دشنہ در پیش
 چو براجمد زد این بادِ خطہ ناک
 چہ نور است این تعالی اللہ کزین تاب
 مگر زد پان بر طور از ان نور
 ز قار عشق ما را سخت تر یافت
 کہ کز بونی و عشی گم شد از ذوق
 کہ از یاری دلہا رفت بر عوش
 کہ پایش بر ہزاراں عوش بر شد
 گرفت اندر دل زندہ دلاں جانے
 مجازش بر پل تحقیق رہ داد
 بیک تن عاشق و معشوق باہم
 ولیکن دل مہستی دگر داشت
 ز نور دیدہ گشت افنگار پشمنش
 بطوفان قرۃ العینش کند غرق
 کہ قصابی کند بر دیدہ خویش
 دو میوہ ریخت از بتانش در خاک
 بیکدم ز ہرہ حن را شود آب
 کزاں شد پارہ پارہ سینہ طور
 کہ موسی زندہ ماند و کوہ بشکافت

۳۳- بہ ہزاراں ساع جمع ۲ ع = صد ہزاراں عوش پرس = از ہزاراں ساع جمع ۲ = با ہزاراں ع
 ۵- مجازی جمع ۲ ع = مجاز ساع ۶ - عشق ساع جمع ۲ ع ۳ = عشق ب = عشق ع ایضا یکے شد
 عاشق جمع ۲ ع - بر یوسف ساع ایضا دل را مہستی دگر جمع ۲ - بادیدہ خنبار ۹ - موج عشق گوید ساع
 ۱۰- بادیدہ خویش ساع جمع ۲ ع ۱۱- کزاں تاب ع = کہ از تاب ساع ۱۲- پنخہ جمع میں معشوق کی ترتیب ملکوں جو

چنان شربت که از موسی برد هوش
 مگر خضرے تواند کرد نش نوش
 خضر خاں را که خضر عمد شد پیر
 براں سر چشمه کردش چاشنی گیر
 ہم آن سرودی که جُستی گشت بختش
 ہم از بستان دیگر گل شگفتش
 چو گلہائے مرادش جملہ بگفت
 ز حالش ببل این نکت زد گفت

غزل از زبان عاشق

بجھانند کہ جانم کام دل یافت
 گلِ نجم ہوائے معتدل یافت
 غمے کاں بود در دل نقلِ پولاد
 کلیدی شد در مقصود بکشاہ
 رسید از ساقی دوراں نے ناب
 کہ آفت مت گشت ذقنہ در خواب
 نیم یارم از ن فارغ نم رفت
 بینہ گلستان عیش بشگفت
 ۱۰ ز جو غم بر روی برد جان خت
 دراں خورشید دید و عطش زد سخت
 ز رے یار من فرخ شدش نال
 دے کز بازی غم بود بد حال
 بجانم زلف درے ساخت آرام
 کہ ہم صبح مبارک گشت ہم شام
 چہ عذرت خواہم لے شام طرب زائے
 مگر چوں سرمہ در چشمت کنم جائے
 چہ عفت دارمت لے صبح فترخ
 مگر بر خاک مالم پیش تو رخ

۳- ہاں سرے کہ چند گشت نخ ۱۰- عطش زد سخت سائے تا ح د ب ع ک ح = عطش زد سخت
 ع ح ۱۱- بازی غم بود ع ح ح ا ب ک = باری غم ست = یاری غم ع ۲ = بار غم
 بود است ست ۱۲- ہم صبح سائے تا ح ح ع ا د ب ک = صبح ہم ع ۱۳- عذرت آورم
 ساع ۱۴ ایضا یام ساع ۲-

شے چون زانغ تا بانگِ خروم
 کجا سیری کنوں ز آگوش و بوسم
 چو جان بود انگم در سینہ پناں
 تنش ہم در کشم در سینہ چوں جان
 ہم از در باز گردے باد نوروز
 کہ من بوئے گل خود دارم امروز
 مدہ پیش لے شب از مہ یادم کنوں
 کہ من با ہوش خود شادم کنوں
 ہ گراؤں لے ربود از گریہ آہم
 کنوں خوش لے برد در بادہ خواہم
 شے خواہم چو زلف اندر درازی
 کہ بار ویش کنم چوں زلف بازی
 چو ہستم روز و شب باد دست بخت
 گر آں ہم دیر تر ماند ز ہے بخت
 مے کز بہر او شہائے تاری
 ق زدیدہ کردی ستیاری باری
 سعادت میں کہ داد خستہ بکارم
 کہ کرد آں ماہ راجا در کنارم
 ۱۰ اچوں زان ماہ خود گشم خوش و شاد
 بشم با ماہتاب خویش خوش باد
 نوازن چوں زرد از سئے شہ این ساز
 بروں داد از سئے مہ زہرہ این از

پاسخ از لب معشوق

مرا زیور کن اسے مشاطہ ناز
 کہ نجم یار گشت و یار دماز
 بیار اسے از عبیر تر جہا لم
 ز مشک سودہ بر مہ کن حمل لم
 ۱۵ از خون عاشق زارم کہ گشت آب
 سر زلف مرادہ پیش و تاب

۱- سیری شود ح ۲ = سیری بود ست = سیری کنم ح ۳ - آن کم در ح ۲ = آن کم اندر د ۳ - بو کو نوروز
 ح ۲ - یادم امروز - شادم امروز ب ۶ - چو ہستم سائے تا ح ح ۷ = چو نیم ع ب
 ۱۳ - مشاطہ از ساع ۱۴ حاشیہ ۱۳ - برد کن ست ب -

علمائے جہاں برعکس ہم ہست
 چنیں ہم دیدہ ام کافر دہ پائے
 شتر گر بہ ہم است اندر بے چیز
 کبوتر باجہ زندہ پا چو گلنار
 ۵ چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ است
 کے کز تیر چرخ زخم روزیت
 تابد رو بہ تظنیم از سپر تیر
 چو باشد سہل قسے ز آسماں یافت
 بریش کوسہ جانت از ناشکیباست
 ۱۰ گرت دل راست در عشق اترے
 چو حال اینست شو بادادہ خسند
 میفکن مخبہ با شیراں زمستے
 زندی مئے شیراں زہر خیر است
 چناں کن باہمہ کس زندگانی
 ۱۵ کئوں از سینہ بیرون ریزم این جوش
 کہ چون شہ را بہ شخص ناز پرورد

کہ برکے گدائی را دہ دست
 تیخت زرد ریدہ پاشائے
 کہ آبخامی نگنج عفتل و تمیز
 مرغ ایزار رنگیں ساق پرخار
 نہ ہر ماہی شکار ہر ننگ است
 شفا جوید نہ رسم دلفروزیت
 نذار د شیر شرم از ریش پنجر
 ازیں و آں زیادہ چون توں یافت
 محاسن ز آئینہ جتن نہ زیباست
 ز بد نامی نکوتر نیست نامے
 جوے آزار بہر خوردہ چند
 چو گر بہ باش از کوتاہ دستے
 گوزن از خوئے خوش تر پاک ریز است
 کہ مانی زندہ چون زندہ نمائی
 کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
 رسید از تند باد آسماں گرد

۱۲- بے سراج ۱۲۱۵ ایضاً چو گر بہ پاشوے۔

فقیر یافت نہ اندر مزاجش
 بہ تپ لرزہ شدہ خورزاں تپ نرم
 چنانش در جگر ن یافت آزار
 خضر خاں کونہاے بودزاں باغ
 ۵ برسہم نذر گفت ار بہ شو شاہ
 ز نذرش نخچے از شہ رفت سستی
 رواں گشت آں مہین سر بلند اں
 چو او پائے بلوریں سود بر خاک
 لہوک از باد بر خاک اوفتادند
 ۱۰ تو پنداری در آں صحرے سادہ
 زہر یک پائے نازک پنچ و شش گام
 سراں چون آب در صحر ہشتابی
 چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی
 ہمہ گلبا باپے سر و خفتند
 ۱۵ بغلطیدند پیش را ہوارشش
 کہ تا کردند بر مرکب سوارش

نشستند بل دانش در عدا جش
 کہ آن خورشید را اندام شد گرم
 کز آزارش جگر گوشہ شد افگار
 چو لالہ داشت زان غم بر جگر داغ
 پیادہ در زیارت تا کنتسم راہ
 پدید آمد نشان تندرستی
 پیادہ سوئے ہمتا پور خندان
 ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک
 بہر اہی دراں رہ رو ہنسا دند
 دمید از خاک گلہائے پیادہ
 بے سرنخ آبلہ بر خاست گل دام
 کف پا بر سوار کھائے آبی
 ق کند پائے ہمہ بے پوست روئی
 طریق مصلحت را باز گفتند
 کہ تا کردند بر مرکب سوارش

۲- از تپ شرم تا اس مصرعے میں نسخے بت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں، ۱- رواں شد آں مہین سر بلند آں ستارہ
 = رواں گشت آں مہین سر بلند آں ع = رواں گشت آں مہین سر بلند آں ح = رواں کرداں مہین سر و
 بنداں ع ح ب ایضاً ہمتا پور ب ۱۲- کف آوردہ ح ۲-

رواں شد سوئے ہتھاپور پویاں
 غلط شد باچناں تعظیم پاکاں
 کہ چون غم زیارت کرد چوں تیر
 ز رفت آنگو کہ باز آمدن نینسز
 ہ چو برویش قضا میخواست گودی
 حایت را کن دامن درویش
 بگوش اقبال میکردش منادی
 وے گوشش پراز بانگ نی وچنگ
 چناں ہم بود کز پیمیز گاری
 ۱۰ بدستش طرہ یسین عذاراں
 ترنما کہ رفتہ تا بخورشید
 چو بر غم زیارت گاہ میرفت
 بدانساں میزدند آن رہزناں راہ
 ز نعمتہا کہ ہوش از مغز میرفت
 ۱۵ بدیں بازی چو آن عقاش کر باز ق
 ز در گاہ ہمایوں کرد پرواز

بصد خواہش حیات شاہ جویاں
 یکے رسمش ز رسم ہوشنا کاں
 نشد بہر زیارت جانب سپہ
 کہ پوشید آسمان چشم تیز
 نبردش در پستہ نیکمردی
 ز صد سد سکندر قوتش بیش
 کہ حج بردنش یاد قطع دادی
 درو کے راہ یابد دیگر آہنگ
 قدم لغزیدہ بود دشمن استواری
 چو بسجہ در کف پرہیز گاراں
 شدہ بیت السعادت بوج ناہید
 ہزاراں رہزفش ہمراہ میرفت
 کہ ہم زہرہ زہرہ میرفت وہم ماہ
 درخت دشت و صحرا پائے میکوفت

۳- کرد تہیر ساجہ ایضاً نشد بہر زیارت ساجہ ب = نشد سوئے زیارت ع ع ۲ ح د
 ۱۱- بیت السعادت ساجہ ع ۲ ب ک ۳ = بیت العبادت ساجہ
 ۱۳- اناں نمہ ساجہ ۱۵- بیہیں بازی ب -

مخالف کو محل میجو است خالی
 چو بود آن پیہ را در سینہ پیے
 نبود ہستائل ہزاری چوں ز مرداں
 بفتنہ راست کرد اندیشہ خویش
 ہ بروں داد آچناں را ز نہناں را
 اپنجاں را گوزنی ساخت با شیر
 چو از کار اپنجاں سینہ پرداخت
 شد فرمانی از نہ ماندہ دہر
 چو ماری بہر خطش دیبا جسہ زہر

چو حسالی دید کرد آفت سگالی
 بباریکی شدہ باریک ریے
 ہزاری ریس کردش چسج گرداں
 بحضرت رفت بے اندیشہ در پیش
 کہ باورش دل شاہ جہاں را
 زد او دل نیش وانگہ راندہ شمشیر
 شبک تدبیر کار خضر خاں ساخت
 چو ماری بہر خطش دیبا جسہ زہر

راز نامہ عتاب امیر نطل اللہ سوئے شمس الحق

۱۰ سر فرماں سپاس بادشاے
 گئے نعمت دہد کہ بنواے
 از و بر ہر سرے مہرے نہانی ہست
 کہ بر تر نیت زد و فرمانرواے
 کہ آرد پادشاہی کہ گداے
 و گر ختم آورد ہم مہربانی ہست

۲- آن پیہ را در سینہ پیہ ساجہ = آن نیشہ را در سینہ نیشی ع = آن جیشہ را
 در سینہ نیشی ح = این جیشہ را در سینہ بیسی ع ایضاً باریک ریشی ساجہ ک ۳ = باریک ریشی ع ح
 = تاریک ریشی ۳ د - بود دست ساجہ ک ع عا = بودش ع ع ایضاً ہزاری ریش ساجہ ۳
 = ہزاری ریش ع ح = ہزاراں ریش ع ۲ د - روز نامہ نطل اللہ ساجہ ح ع ۲ د = روز نامہ
 امیر نطل اللہ ساجہ ب ک = روز نامہ نطل اللہ ح ۲ = راز نامہ عتاب امیر نطل اللہ ع
 ۱۲- ننان است ایضاً مہربان است ب -

زحکمش بچکس بے آزمون نیست
 دوم مردم را چو خواهد قطع پیوند
 وگر پیوند خواهد بے کم و بیش
 هرا پنجه آید اگر کم در گران است
 ه از آن پس داد بانگ خبارے
 که اسے خون من و خونابه من
 از انجا کاساں را هست خوں
 جدائی افکند چون کرد با هم
 نه پیوندے تواند دید تا دیر
 ۱۰ زند برقی چو آبی ریزد از میغ
 بدانسان کرد همه از خون مایاک
 ایچنی که حالت بود سرخ
 بزخم خنجر آتش زبانه
 خطائے کرد دوران جفا بهر
 که چون نقش خطا حک کردش از دهر

رضا و خشمش از حکمت برون نیست
 پدر را دور گرداند ز فرزند
 کند بیگانگان را یکدگر خویش
 چو در مین صلاح مادر آن است
 بنوردیده خود خوار خاره
 زهرت خون دل بچو آید من
 که بتاند چو بخشد آرزوے
 پراگنده کند چون شد فراهم
 نه کس را خواهد از کام دل سیر
 به پیوند و بخون و برد از تیغ
 که خون حالت افشانیم بر خاک
 به و بایسته همچون حال بر رخ
 که هست آن فتح و نصرت را نشانه
 که چون نقش خطا حک کردش از دهر

۳- بیگانه را با یکدگر ۴- اگر سودا در زبان است ۵- اندک عیاری سحر جمع ۶- خون دل
 ۷- سراج جمع ۸- خون من جمع ۹- پیوندے جمع ۱۰- پیوندت جمع ۱۱- خون مایاک جمع ۱۲- خطا جمع ۱۳- خون دل جمع ۱۴- خون من جمع

گر از خالی جالت گشت خالی
 بخ از روے نیایش بر زمیں مال
 ز دل چسپت سیه ماکن دور
 چوزیں سرشته رمنے باز یابی
 ه دلت دانم که تنگت از پئے خال
 ز آب گنگ تا دایمان گسار
 برانگونه است صحرا هائے پنخیر
 با قطع تو کردیم آن زمین خاص
 بامروہه نشیں بال شکر خویش
 ۱۰ چاں کن تیز تیغ خود بر آن سنگ
 چاں زن در خان کوبے آتش
 بفریزی دو ماہی باش زانوسے
 چو تکین غبارت باز دانسیم
 ولیکن تمارسد ہنگام آن کار
 ۱۵ رواں کن سوئے حضرت بے کم و کاست
 علامتہائے سلطانی کہ آنجا است

مشوحتالی ز حمد لایزال
 کہ رویت را نیایش بس بود حال
 کزین خالست سوئے ملک را نور
 غماں ناخواندہ سوئے مانتابی
 شکار و گشت بہ باشد دریں حال
 نہ بینی خاستہ یک سوزن خسار
 کہ ده آہو تو ان کشتن بیک تیر
 کہ باشد رہ برہ خنک تو قاص
 کہ بر کوہ آزماے خنجر خویش
 کہ بڑی سنگ ایان گراں سنگ
 کہ سوزد در خطا قآن سرکش
 کہ تا فیروز چرخ آرد بتورے
 دریں گلشن چو بادت باز خوانسیم
 کہ دولت بردر با بخشدت بار
 علامتہائے سلطانی کہ آنجا است

۱- جالت گشت جمع ۲- جالت کرد جمع ۳- نیایش ح ۴- رہ برہ خنک جمع ۵- خالقان خنک جمع ۶- تا آب خنک جمع ۷- باز بردر بخشدت جمع ۸- علامتہائے سلطانی کہ آنجا است

ز چتر و دور باش و پیل و رایت
 امانتکے تست ایس جملگی ساز
 مدار اندیشہ ز آنچه اقبال مانو است
 چو مضمونات فرماں شد سپایاں
 ۵ طلب کردند بد خوفا دے زشت
 ترش رویے بساں سر کہ تند
 زبانی پیکر و دوزخ زبانه
 بیک لب آسماں را بوسہ داده
 زبانی بیکرہ رویے گرہ پنج
 ۱۰ بلا را شمنہ آفت را مرتی
 چو شد پیوستہ آن عنبر بکافور
 بفرمان شدہ آن فرمان پر دود
 بر آئین الاقان کیشب از شہر
 خضر خانے فریب بخت خوردہ
 ۱۵ شہ و شہزادہ خود کامہ دست

ق کہ حکم ما بران دادت ولایت
 امانت چو تو باز آئی رسد باز
 صلح تست ہر چہ اندیشہ ہاست
 بھر آمد رموز پادشاہاں
 درونش آتش و بیرونش انگشت
 کہ ہم از دیدنش دندان شود کند
 دہانش ہفت دوزخ را دہانہ
 دگر لب بر زمین دامن نہادہ
 بہر یک موی ابرویش گرہ پنج
 قنارمن وجہ المشویم ربی
 پراز کافور و عنبر یافت منشور
 ستد آن دود رنگ آتش اندود
 رسید آنجا کہ بد شہزادہ دہر
 جہانش امید و ارتخت کردہ
 ز مقصود آنچه باید بر کف دست

۱- کہ حکم ما ج ۲ ع ۱ د ب = ز حکم ا ج ۶ - دوزخ را نشانہ ب ۹ - رویے سا ج ۱ ع ۱ د ب
 = رویے ج ۱۲ - فرماں بر زود ب ج ۱ - فرماں برے دود = فرماں پر دود ج ۲ ع ۲
 ۱۳ - الاقان سر سرتا ج ۱ ع ۱ د ب ۱۴ - خضر خانے ج ۱ ع ۲ = خضر خان ج ۲ ع ۲ -

بغرث نازین ملک بودہ
 نہ زاب سر و پایش پنج دیدہ
 چہ داند خویے چرخ بویو فاحیست
 ہمیرفت از طرب بانغم و نوش
 ۵ چو بگرفت از سواد میرتہ آنسوے
 رسید آن خادم عنقریب و ش تیز
 بدرگاہ خضر خاں شد نانے
 سپردش ماجراے پیچ در پیچ
 چو خان خواند آن تغیر نامہ شاہ
 ۱۰ کیے آنکو بخصرت نازین بود
 دگر آنکہ از عتاب تاجداراں
 عتاب پادشاہاں سیل خونت
 مبادا خرواں در خون ستیزند
 بسا گوہر کہ برد از تاجور ملک
 ۱۵ ہر آن درکاں ز سلک پادشاہ است

بدونیک جہاں نا آزمودہ
 نہ باد گرم بر رویش وزیدہ
 وزیں گردندہ ثابت رہاں کیت
 ز آفتماے دورانش فراموش
 سواد آورد سوے دشمنان رویے
 تن ناشاد و ز خوار عنم انگیز
 چو ظلمت پیش آب زندگانے
 در و جز پیچ عنم دیگر ہمہ پیچ
 تغیر یافت اندر خاطرش راہ
 چراغ چشم شاہ دوریں بود
 نبود آگہ بر رسم ہوشیاراں
 شناسد ایں دم آن کابل در نوست
 کہ خون صد جگر گوشہ بریزند
 کہ فرزند می و خویشی نیست در ملک
 گے تاج سر و گہ خاک راہ است

۴ - فخر و نوش ج ۱ ع ۱ د ب = نعمت و نوش ج ۵ - میرت ب ۵ میرت د = میرت ع = میرت ج
 = میرت ج ۸ - سپردش سر سرتا ج ۱ ع ۱ د ب = سر دوش ج ۱ ع ۱ د ب = ایضا پیچ پیچ غم دگر پیچ ج ۲ ب
 = پیچ غم دیگر ہمہ پیچ ج ۱ ع ۱ د ج ۱۱ - عتاب شہریاراں ج ۲ -

بجا ایمن نباشد خاص جمشید

خضر خاں حربه خورده در دل

چو ستر را زرا کم دید چاره

کسان کاں حال را نظاره کردند

۵ نیفری خاست تا فیروزه گون کاخ

چراغ ملک زان آتش نشانی

علامتهای شاهی داده شاه

کپیل و دور باش و چتر شاهی

وز انسو خود به سر باں بادل تنگ

۱۰ روان شد چهره از خون رنگ کرده

گرفت از گنگ با فاصاں تنی چنبد

رمیده سایه چپسته از کلاهش

ز آب دیده هر سو رخسار میبافت

عطار در را بوز و قرب خورشید

ز دیده خون دل میرخت در گل

بزد دست و گریبان کرد پاره

نه جامه بلکه جان را پان کردند

که دلمای کوکب گشت سوراخ

دغانی دل شد و بگذاشت خانه

حسام الدین ملک را کرد همراه

ز شمش آرد و بر طسلی آتی

سوئے امر و به کرد از میره آهنگ

دو چشم از گریه خون و گنگ کرده

کله را سایه بر امر و به فکند

کلاه و سابان چپسته را بهش

ز دود سینه بر سر چتر میبافت

۳- ستر از ستاره = هر رازع = سر رازع ج ک - دغانی دل = ح ج ا ک ب = دغان ع

ج - زبیل ب ایضا آورد ستاره ج ا ک ب = آورده ع = آو ع - خون و گنگ ج = ج و گنگ

ع = خون گنگ ح د ب = بچون گنگ ستاره = چون گنگ ع ۱۲ - رسیده سایه ستاره ج ا ک ب =

ایضا کلاه سابان سر ستاره ج ا ک ب = کلاه و سابان ب ک = کلاه سابان ع

۱۳- میبافت - میبافت ب -

بامر و به درون غمناک بنیشت

دوسه روزی در آں تیار جاں گاه

بجلوت شد ز دیده موج خون اند

نوازش بخت ز ابریشم خراشان

۵ ز دلتنگی بیابان چنگ میسوخت

به پرده که مطرب ساز میزد

سر و دوش سرگردانم ز دایت

کنند شادار گه شادی نوشتند

نه بینی مویه گر در مویه نزم

۱۰ در اندیشید زان پس بادل خویش

گر نفم شمشچو در یا سمنک است

گناه خود نمی بنیم درین هیچ

ور آرد گوشت سال او بچوشم

وگر زونش نود عذر گناهم

۱۵ بدین اندیشه یکدم شاد بنیشت

چو گل با سینه صد چاک بنیشت

نداد اندوه دل را سوئے خود راه

غزل خوان و نوازن ادرون خوانند

سمع نغمه میکرد اشک پاشان

شگاف دل تبار چنگ میدخت

غزلخوان بر همه آواز میزد

و در سستی غم غنم فرا نیت

وگر در جوش غم باشد بجوشند

بنای دوف کند هنگامه را گرم

که نتوان داشت بے مرهم دل پیش

نه آخر گوهر اویم چه باک است

که خشم شاه گو شمش را در پیر چ

شیخه هست مر و آید گو شمش

بمر و آید دیده عذر خواههم

پس انگاه ای چو گل بر باد بنیشت

۳- بونی خون ستاره - ز ابریشم ستاره ج ا ک ب = از ریشم ع ایضا سماع نغمه ستاره ج ا ک ب

ع ا ک ب = سماع و نغم ع - میگرد ب - سر و دوش سر ع - شیخه ستاره ج ا ک ب = شیخه سماع ج ا ک ب

۱۵- انگاه ای چو گل ستاره ج ا ک ب = انگاه چون گنگ ع -

بسرعت سے حضرت شدت تابان
 شباروزی بتیسنی کردہ قطع
 چورستیارہ خود دید خوشید
 بسوز دل گرفت اندر کنارش
 ہ ہرمزین گفت کاسے تلخی کشیدہ
 اگرچہ این تلخیت خوشتر ز قند است
 مے شیریں نشد کز تلخ خوے
 نہ از من ریختہ است این زہر بر تو
 وگرنہ کس تواند در زمانہ
 ۱۰ چو بار دز آسماں باران تیمار
 کسے کز آسماں باید امانش
 بے زینگو نہ بودش در نہمانے
 کہ روشن داشت رے صبح تابش
 سلامش میرسد از عالم پاک
 بحسرت در خضر نطنان میکرد
 چومہ در چرخ و باد اندر بیابان
 رسید پیش شہ ز دیوسہ بر قطع
 بشام عنم دمیدش صبح امید
 فشاندا ز دیدہ گردہ نثارش
 ق ز آزار پذیر تلخی چشیدہ
 کہ چون دار رے تلخت سود مند است
 کم با جان شیریں تلخ رے
 کہ این بود است بہر از دہر بر تو
 کہ چشم خود کند بیرون ز خانہ
 زمینے را بود زو بہرہ ناچار
 نباید بود زیر آسمانش
 بر آں صبح سعادت مہربانے
 کہ نزدیک غوبت آفتابش
 نویسنش میفرستد مادہ خاک
 ز بہر آب حیواں چساں میکرد

۱- چومہ در برج ست ۶- اگرچہ این تلخیت خوشتر چ ع ۵ = اگرچہ این تلخیت شیریں ست
 = اگرچہ این تلخیت خوشتر چ ۲ = اگر تلخ است این خوشتر ع
 ۱۲- مہربانی اور مصرعہ دوم کافانیہ در نہمانی ست -

چو ہست از بہر خضر آن چہ را جوش
 اگر ممکن شدی در گیتی آرام ق
 وفا پیدا شدی ہوسہ بوالہوس را
 کہ چون دادی کس این سرمایہ کس را
 غرض چون دیدہ بود آن ناوک انداز
 دلش میخواست تا در گوش فرزند
 ۵ ر قہمائے کہ کار آید بشاہی
 چو حاضر بود پیش آن خصم کس خواہ
 اپنجاں را قسم در سر کشیدہ
 در و نش کرد ز انساں رہنمونے
 ۱۰ نصیحت دوست را در پیش دشمن
 سلاح مخلصاں دادن ببد خواہ
 ز کافوے کہ بود اول سقفقور
 بسارستم کہ چون زالاں بزاری
 خلیفہ بے تو اں از نا تو اسنے
 سکندر کے تو اند کردنش نوش
 بعمسہ عاریت یا مہلت وام
 کہ چون دادی کس این سرمایہ کس را
 کہ رجعت نیست تیر فرستہ را باز
 در آویزد ز دانش گوہرے چند
 دہد یادش ز منشور الہی
 کہ پرورش بخون خوشین شاہ
 بخون خضر حناں خجہ کشیدہ
 کہ بیرون نہد از راز درونے
 بود رفتن بکج باغ و گلخن
 بد خواہی جان خود برد راہ
 در آخر خورد گوئی شاہ کاقور
 ہزاراں ریش گشتند از ہستاری
 مخالف در خلاف کار دانے

۱- از آب خضر خاں چہ را نوش سع ۳- کجا دادی ست ۹- آن راز درونے ح ح ۲ د ب = از راز
 درونے ع = اسرار درونے سع ۲ = انا درونے ست ۱۱- سلج مخلصاں س = سلاح مخلصاں ک
 ۵ = سلج دو تان ع = سلاح مخلصاں ع ح ایضا بود راہ ب ک ۱۳- ہزاراں ریش سع ۲ ب ع
 = ہزاری ریش ح ح ۲ د = ہزاری ریش ست -

چو بید و سر و خفت از باد بر خاک
چو رواند غروب آورد خورشید
چو شب در بار شد تیاره نایاب
چو شمع ماه را کم شد زبانه
چو دانست آن مخالف در سر خویش
بزرگ و زر و مجلس کرد خالی
که نشه بر بست و نه زاده بیدار
ز بس که احسان بخشش پیش کرده
ز چندین عیش حاضر تختگه را
چو در فتنه مخالف بفرستد پائے
توان باید ز بستر کاه مرانے
ز چشم ارخته شد ذات سلیمت
گراو آرد در بی زوریت زور
صواب آن شد که آن در خطر ناک
۱۵ نهد چو تاج صحت شاه در بروج

ز هر سو سر بر آرد خار و خاشاک
زند تیان لاف ملک جاوید
چراغ دشت گردد در کرم شب تاب
بخورشیدی نشیند شمع حسانه
که میل کانت سمنے گوهر خویش
پس این دیباچه پیش افکند حسالی
هم از شه خسته و هم در پی کار
جهانے نیک خواه خویش کرده
یکے من پابانم تخت شه را
تخت از پاسبان خالی کند جائے
نگیرد با تو امان نا توانے
کنون از قره العین است بیمت
نمک را نشمرد کس چون شود شور
بدرجی ماند از دست کساں پاک
توان بیرون کشین گوهر از دُر ج

۲- قرب جاوید ب ۳- تیاره شد در اب رس ۹- عیش حاضر سراسر جمع جمع ادب ب ۵
= جنس حاضر ع ۱۱- با تو امان ک = با تو امان ع جمع ک ۱۲- ز چشم ار سراسر جمع جمع ک ۵ = انچه از
= زخمت ک = زجهم ارج -

رہی گفست آنچه کرد اندر خسته راه
بدان نش داشت شہ این نمکے را پاس
بدل گفست اردو ہم مسریم جهاندار
ورم نند بہ جزئی ایں عمل دست
پس از رومی خرد شد مصلحت بجئے
نخست گفست کاس شوریدہ زند
قوی باز و بڑی باشد زجاں سیر
ولیک آن بہ کہ دور از قصر جمشید
بیس تدبیر خاں راجت در پیش
۱۰ بگرے گفست کاسے خونابہ من
تو در اندیشہ نادانی چنانے
کہ چوں باکس مخالف گردد آیام
نیندیشند نقاشان قفیر

صلاح ملک بہ دانند دگر شاه
کہ دشمن راست در لوزینہ الماس
توانم خواست لابعد ریاس کار
عملها را جسز انجمن دگر هست
بروں داد آنچه داد از مصلحت رومی
چو پیوند است نتوان قطع پیوند
کہ بزد بازوئے خود را بشمشیر
بیرجی دارمش ماہری چو خورشید
بروں افکند خوناب دل خویش
خیال رویتو ہم خوابہ من
کہ ایں مقدار در حنا طردانے
مخالف گردد اورا خون در اندام
کہ ایں منشور سلطان است یا میر

۲- داشت شاه آن جمع جمع ب = داشت شاه این سراسر = داشت شہ این سراسر ع
= داشته آن ع ۴- جز انجمن سراسر جمع جمع ک ۵- جہاں بخش ع ۵- داد از سراسر جمع جمع ک ۵
= بود از سر ع = دید از ب = داد آن ع ۴- کاس شوریدہ سراسر = کاس شوریدہ سراسر ع = کاس
شوریدہ سراسر جمع جمع ک ۱۱- نے نادان چنانے سراسر جمع جمع ک = نادان جانے
ع ۲ = نادانے چنانے ع
۱۳- سلطان است سراسر جمع جمع ادب ب = سلطانیت ع -

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب
چو بر مایه نقتدیر این رقم بست
چنان روشن شد از حکم خدائی
چو دیگر گوی نخواهد گشتن این حرف
هے بنشین بر جی کا تفاق است
اگر چه زین غم تابست در جاں
چو بشنید این سخن فسر زند دلریش
ز ناله نفع صورت اندر دهن دید
قیامت بیش ازین بود بعالم
۱۰ زیبوشی فسر و غلطید بر روئے
چو شد دید آنچنان بیوشش و تابش
چو باز آمد بخو و میکرد زاری
چو بر برد دشمن از مردم سر و پائے
بلے چون در رسد حکم خداوند
کند خود مردم از خود قطع پیوند

۴- توشه داں ع ح د ب ۵- سے دیگر ہیں برجت سرتاب د ع ح ح = مہ دیگر ہیں برجت
۶- سے دیگر ہیں برجت ع ۱۰- میل خوردہ سرتاب ح ح ع اب د = میل خوردہ ع
۱۳- چو بزد سرتاب ح ع = چو برد سرتاب ح ح ع ۱۴- بلے چون در رسد ح ح ع اب
= ولے چون در رسد سرتاب = ولے چون میرسد ع -

یکے بر خود گزارد خنجر تیز
یکے دشنہ زند فسر زند خود را
ولیک این جگر افگن بقتدیر
چو شہ سایہ بنید از دبر آنتوئے
ه خضر خاں چون بروں داد این دم درد
بلے بگریست شہ چون ابر نور روز
کہ این شعلہ کت از من یاد گاریست
چو پنداری مرا جانیت در تن
چگونہ مانند اندر چشم من نور
۱۰ ولے چون ز آفرینش دارم این رنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے
و گر چوں یخ گدازد جان نگیں
ز خلقت چون مرا زینگو نہ حالت

یکے گرد و زخون خویش خو نریز
یکے دل بردرد و لبسند خود را
کہ مردم نیز دارد عقل و تدبیر
نہ آدم سر بسہرہ آید بریں روئے
بلر زیدند خاصاں تراں دم سرد
پس از دل بزدل بر دین برق جگر سوز
ترا از دوزخ گوی شرار است
بجان تو کہ مرده بہتہ از من
کہ چون تو مردم از چشم شود دور
کہ باشد حکم من چون نقش بر سنگ
نہ جنبد حکم نگیں من از جائے
خط سنگ است اگر نقش یخ است این
بدل در خلقت مردم محالست

۱- یکے بزد گزارد سرتاب ح ح ع = یکے را بر گزارد ح ح ع ۲- یکے دل بردرد سرتاب ح ح ع
ع اب د = یکے دل میدہ ع ۳- مردم نیز دارد سرتاب ح ح ع = مردم نیز داند س ع = مردم نیز آرد
ع ۴- سایہ بنید از دبر آنتوئے ح ع اب = نہ اندازد ع = براند از د ع ایضا آید از ان رد سرتاب = بریں
روئے ع ۵- بروں داد ح ح ع اب د = بروں ز د ع ایضا این دم از درد سرتاب
۶- برق جاں سوزید ۹- مردم چشم ب ۱۰- نقش در رنگ سرتاب
۱۱- ہاں نقش نختیں سرتاب = اگر نقش نختیں ع کا -

چو آگاه‌هی ز خوں بدستیزم
هم اکنون بازت آرد بخت والا
چو گفت این با هزاران بیقراری
نخستش داد سوگند خنداوند
۵ بقرآن در رسول و شرع و ایماں
بشمیر و نمک سوگند دیگر
که اندر دیده و جان خضرخان
چو آئین و ثقیق محکے یافت
اشارت کرد شاه محکم آئیں
۱۰ چراغ ملک را بردن شباهنگاه
تعالی الله ندانم کای چه دل بود
چکیده قطره دریاوش از وے
سکونت بعجب بر پائے می داشت
جگر میکند بحبش بصد زور
که در کندن نبودش ذره شور

۶- شور دل ساع = سوزن حج ۶- دیده خان خضرخان ساع ایضا گزند دیده و جان ساع
۸- وثیق ساع حج ساع آب د = وصیت ساع ۹- محکم داشت کیس ساع ۱۰- گوایر
ع حج آب = گالی ساع = گالیور ساع = والپور ساع ایضا منزل شاه
۱۲- چکیده گوهره حج ۱۳- جان بیفت و دل بر جائے ساع ساع حج ساع حج آب = جان
میرفت دل بر پائے ع ۱۴- هر آتش ساع -

جگر گوشه ز دیده میشدش دور
همیرفت و نیش طاقش گم
درویش پاره پاره میشد از درد
جدائی هر دو را چون کرد تقسیم
۵ روان شد نیم جان با جان پر خشم
سر سوزن نه سر رشته پیدار
چو آن دیده ز چشمش بر کراں شد
خضر میرفت و عقلش کرده ره گم
بدوله درشت آن در کرم نشتر
۱۰ در آن میزان روان کردند پویان
بمراهی و زیر سخت کینه
فریب رو بهاں بر شیر میراند
دمش میداد و آن دو رجب بود
اگر پیدا است دشمن دوست خویت

بدیده خون دل میداشت متور
ز چشمش دیده و از دیده مردم
برو آن در دپاره پاره میخورد
تو پنداری که یک جان شد بدو نیم
شسته ماند وینے جان در هم
که بتوان دوخت آن دو نیمه یکبار
ز گریه مردم چشمش روان شد
ز خضرانے فلک در نالش نجسم
چو خیمه مومناں در پله حشر
یک خورشید و چندے ماه رویان
نباقتش در لب و زهرش بسینه
زبان میداد و آن شمیر میسزاند
دلش میداد و آن لعل بلا بود
بہت آن دشمنے کو دوست بویت

۲- ز چشم ساع ۳- بزور آن در دست ساع حج آب = برو آن در د ع حج ۵- با جان
بر هم ساع ۶- آن دو نیمه یکبار ساع حج ع آب = دو نیمه یکبار حج ساع
۱۰- خورشید و چندے ساع = خورشید و دیگر ساع حج ۱۳- دو رجب = دو رجب
ساع حج آب ایضا دلش میداد ساع حج حج آب = زبان میداد ع -

توان کردن ز تیغ تیز پرهنز
 کبیروں از نیام آید بخو نریز
 نیام است آنکه دارد برق درینخ
 برون سوزم رنگین مزدورون تیغ
 بسان پسته و بادام شوغله
 کبیروں چوب خشک اندرون مغز
 زچون حظل منافق باش درد هر
 بنباتی پیکرے پرشهرت زهر
 بهانه بست بردستوری شاه
 بمرعت میشد آن دستور گمراه
 گر قنار ذنب خورشید تابان
 چومه منزل بمنزل شد تابان
 دوروزه راه زان خورشید قفتا
 که بیج گوالیر از دے شرف یافت
 چو گوهرن زان راگشت تسلیم
 بے درهر قهقهه رفت تسلیم
 بنگین قلعه در پیغوله تنگ
 نمان بنشت چوں یا قوت درنگ
 دران کوه گراں بے سنگ مے بود
 ز بے نگلی شدی چشمش چو درپاش
 چکان هر دم ز چشمش لعل خشاں
 دلرانی دلش دادی که خوش باش
 زغم جانش ارچه در بیداد مے بود
 غے برسینه چوں کوه بخشاں
 هم او یارو هم او مونس هم او دوست
 و لے بر رفته جانان شاد مے بود
 هم او جان دهم او مغز دهم او پوست
 شب و روز آن مہ وزهره بسوقه
 هے بودند با هم و چوں دوزخ قه
 هے بودند هر دو ع

۱- برون سوزم رنگین درون تیغ ب ۳- خشک است از درون مغز ب ۶- دوروزه
 راه از آن ساج جمع ع ۲ = دوروزه راه آن ساج ب ۱۲- در سینه ب ۱۳- در روزه جانان ب
 ۱۵- هے بودند با هم ساج جمع ع ۲ = هے بودند هر دو ع

ز دوزخ شعله غم گر چه کم نیست
 چونم را ننگاری هست غم نیست
 اگر گویت اندوه دل ریش
 یک باشد بر دے دلبر خویش
 و گر آبت و آتش بر رخ یار
 توان خوردن بسان آبی و نار
 بغم مونس طلب کارام جانست
 غم بے مونسای کجوه جانست
 سخ ارچه از سر که خوردن پزین است
 چو زیریش انگین سر که انگین است
 اگر چه زهر خوردن عین جهل است
 فسوں خوان چوں بززدیکت سهل است
 مے ارچه رهنماید سوسے آتش
 نمک چوں چاشنی دادش بود خوش
 بید که بزنی خون دل رفت
 شود خرمایے تر چوں باعل جفت
 دو یکدل همچو جزار مے در رفته
 بدندی یکد گردلدار و دجوسے
 گے او پیش این صدناز کردی
 گے این بر لب او گناز کردی
 که او بازو کشادی این خریدی
 که این گیسو سپردی او کشیدی
 که او کردی ترنم این همه هوش
 که این گفنی فسانه او همه گوش
 که او سردرکنار این نمادی
 که این در زیر پایے او فتادی
 دران زندان بر آن دلمایے پوسوز
 بدیں حیلے بسر میشد شب و روز
 بحب حال که که خان غم کش
 دل خود را بنظمے داشتی خوش

۴- پیش قست ساج ۲ = بززدیکت ساج ح ۱ = بززدیکت ع ب ۹- روزه در روزه
 ساج جمع ع ۲ = روزه بر روزه ساج ح ۱۴- بران دلمایه جمع ع ۲ = بدان ع ب
 ۱۵- خان غم کش جمع ع ۲ = جان غم کش ع

پریوش ہم جو ابے کردی آغناز
 بھر ہندی گشتی فنوں ساز
 خضر خانے کہ بدجاں درو باش
 شبے با این غزل خوش بود عاش
غزل از زبان عاشق

۵ مے با من نشیں اے یار دل بسند
 اگر بندی نہ ساد ایتام بر من
 برینگونہ کہ بندم بست تقدیر
 بروں آید چو ماہ و نجسم از میخ
 بسے بودم بہ بتا نا طرب جوئے
 نہ من از یوسف اندر حن بشم
 ۱۰ چومی آید زقت دیر این ہمہ چیز
 بہ بند یوسفم غم گر چہ کم نیت
 عوساں راز روز یور تو اوں کرد
 ازین نغسال ہمچوں اثر دہا ایم
 ہنوز از پائے او نغسال در دل
 ۱۵ شراب عیش چندان داد ساقی
 کہ کم ماند آرزو در سینہ باقی
 کہ بر رویتو بکشایم دے چند
 خوشم کز زلف توست این دم بر من
 اگر بندم کشاید چیت تہیہ
 ہمیں آہن شود بر دست من تیغ
 کنوں نچے بزنداں ہم کم فوئے
 کہ تنگ آید دل از زندان خویشم
 خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز
 زینجا ہم چو با من ہست غم نیت
 بود خصال آہن زیور مرد
 بکام اثر دہا میں ماندہ پایم
 ز رویش ہم ظل وہم خال در دل
 کہ کم ماند آرزو در سینہ باقی

۱- بھر ہندی گشتی فنوں ساز
 ۲- پردہ بالہ سہ
 ۳- تگ آمد ساج ۱۲- ز روز یور سہ
 ۴- ہم ظل وہم خال ساج ع = ہم ظل وہم خال
 ۵- ہم ظل وہم خال سہ = ہم ظل وہم خال ج -

کنوں کاں دور شد چوں مے چو شہم
 گفتم شکر شادی چوں دران دم
 گزشت آنکہ از نشاط و عشرت خوش
 ہوس کا میسد بود ہمہ نشینش
 ۵ تو گونی خواب بود است آنکہ ہر بار
 چو نجتم را در آمد خفتے سخت
 مے چوں باد و لہرائی ست خوابم
 چو کرداں سوز روشن نیز شرق
 چو دور نوشت این خوں نیز نوشم
 گویم باکے کنوں شکر این غم
 ہوسا پختے این جان پر آتش
 مس حاتم است لعل آتشینش
 بدولت بود مے چوں بخت بیدار
 مگر در خواب ہمیں زیں پس آن بخت
 یقیں کاں بخت و دولت باز یام
 مہ از ابر حیا بیرون زد ایں برق

پاسخ از زبان معشوق

۱۰ زمانہ میں چہ بے رحمت شد اسماں
 بطلع خضر را بود آں گرانے
 مے برقی کزاں دار ابر افاق
 خضر را ہم ریاض عیش شد تنگ
 ہنوز از مے ندیدہ روز و شب ہر
 کہ برکت دار جنداں را پر وبال
 کہ شوید دست زآب زندگانے
 گزشت از خضر و براسکند راقاد
 کہ ماند اندر ریاضت خانہ تنگ
 کہ در یاب تہ گشت از سردے دہر

۱- چو شہم ج ج = چو شہم ع ایضا کہ دور نوشت اس ع اب ایضا میں سے نیز ستا حاشیہ
 ۲- گفتم شکر ساد ایضا گویم نیز ستا ۳- ہوسا پختے ساج ج ج ع ج = ہوسا پختے ع
 ۵- آنکہ کیمبار ج ۶- خفتے سخت ساج ج ج ع ج ج = خفتے سخت ع
 ۷- کاں بخت ساج ج ج ع ج ج = بخت ع ج ج = بخت ج ج -

جہانے غرق شد کا خستہ زبشتی
ایا ماہی کہ در راس آمدت پائے
منج ارگشت پائت اثر دہاسنج
دورت ز بخیر آہن بست تفتدیر
۵ ازاں آہن کہ گشت زیور ساق
دل خود را بے کوبم دریں درد
ز بندت من بر آئم آرزو مند
مے ترسم کہ منیم زین عنیم خویش
بغیرت ہم ز بندت میسکنم جوش
۱۰ بیات ار از گرانی بودم بسیم
چو من این سیم پندم در آنجائے
گرفتی کادت ز ایزد مخور عنیم
نگیرد چسبج جز پر مانگاں را
مہ و خورشید را کیسہ بند پیوست

برئے و جلد ز آہن راند گشتی
بیاراں پاکہ بر راس کم جائے
کہ جائے کم بود بے اثر دہاسنج
نبا شد چنان شیراں راز بنجیہ
چو آہن سوختہ است این جان مشتاق
ردا بود چسہ کوبم آہن سرد
کہ بکشاید زمانہ بندم از بند
چو دلبسند تو ام بند دولت بیش
کہ پائت را چرا گیرد در آگوش
نغم من ہم ز باز و حلقہ سیم
ز آہن بارچوں بینم براں پائے
کاسیر این گرفتند اختران ہم
کہ ندہند این محل بے پانگاں را
بکوب کم زندگیسہ زندہ دست

۲- راس ساسا ح جمع آب = راست ع ایضاً بر راس کم ح = بر راس ح جمع ع
۵- چو آہن سوختہ است ح جمع آب = چو آہن کو فقت ع ۹- آگوش ساسا ح جمع آب = ہم آگوش
ع ۱۳- بے پانگاں راج = بیگانگاں راج = بے مانگاں راج ع (اس آخری صورت میں
تافیہ باقی نہیں رہتا)

گرفت اختر چو خورشید زمینت
گرفت اختران باد اہمینت
عزم سلطان عالم سوعے عالم دیگر و سلب کردن کا فور محبوب
رجولیت فحول ملک و بروشنائی و چشم ملوک نشستن و دیدہ
قرۃ بعین علانی را کا فور و ام گردانیدن و دران قصاں

دیدہ و سہر بسم یاد داؤن

گرت در سینہ چشمے ہست روشن
بعبرت میں دریں فیروزہ گلشن
ازیں گہلا کہ بینی گلشن آباد
بزرگ و بے چون طفلان مشتاد
کہ باد تندیں خاک خطہ ناک
چنین گہلا بے کرد است فاشاک
نگر تا چند گلبن تان بشگفت
کہ از یک صد مہ کے بر زمین خفت
۱۰ نگر تا چند سر و آزا د بر خاست
کہ شد پست ار خزانہ آباد بر خاست
نگر کن تا کیسہ نرا ز آفرینش
دریں نرنگہ آمد چشمہ بنیش
نگر تا چند رخس کیت بادی
خرامید اندرین صحرا بشادی
مہ و مہرے کزین سہر اشیاں تافت
نگر کن تا ببالائے کیاں تافت

۱- باد اہمینت ساسا ح آب = باد اہمینت ع ح (ستا اور ع میں کاتوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)
۸- زین خاک ساسا ح جمع ع = این خاک ح = ز خاک ع ۱۱- نگر کن تا کیاں راسا ح جمع آب
= نگر تا کیاں راسا ح (اس صورت میں شعر نوزوں نہیں رہتا) = نگر کن تا کیاں راج
۱۳- سہر اشیاں ع کسا = سہر آساں ح جمع ع (یہ شعر دیوان نہایت اکمال میں ہی موجود ہے)

نیمی کاں وز دھسہ صبح گاہی
 خیالے را کہ نقشے بر زلال است
 دریں بیرونه غسل آنرا پسند
 بدانی خورد هر چه آیدش پیش
 ۵ جہاں را خوش خوردے کت کام دل است
 چه بندی در گره نقتہ درواں را
 چون تو ان نقد جہاں بر جاگیر داشت
 چه سود از گنج افزیدوں وضحاک
 اگر خود قرص زرداری جہانے
 ۱۰ سہ نانے کہ نفس را دہی خور
 در افزوں بخشی افزونست مزدت
 اگر خواهی ذخیرہ چیزے از پس
 بخور مگذار و چه یک ففعاست
 مشو چون خسرو ان سست بنیاد
 کہ باقی ماند ازیشاں گنج شداد

۲- دیر پائین جمع جاع کا = دیر پائین ع ۳- چہ بندی جمع جاع آب کا = چو بندی ع
 ۴- چه سود از گنج سا جمع جاع کا = چه شداں گنج کا = چه شداں گنج ع ۹- قرص خورد ع
 ک ایضا بے محتاج است ع ۱۱- تودہ سا سا جمع جاع آب = بے ع ۱۳- نی ارز دقاعت
 سا جمع جاع آب = نی ارز دقاعت سا ع -

چو خسرو شو گدانی خوش سر بنام
 دریں نامہ کہ نامش باد باقی
 کہ چون شہ را بحکم لایزالی
 درونش را در ان نمہائے جانی
 ۵ دلش خوں میشد و بیرون میداد
 فرو میرخت خون ناب خوردہ
 یکے رنجش گرفتہ در جگر گاہ
 وزیں ہر دو بتر فنی جفا ساز
 ستیزی سخت کیں رسم جہالت
 ۱۰ جہاں دشمن بیرون تو ان کرد
 سہ دشمن در دروں گشتہ بلائج
 گرفت این ہر خصم در جگر جانے
 ز شوال آمدہ ہفتم پیاپے
 کزیں دیر سنج آں شاہ آفاق
 ۱۵ برو کرد آنچنان شیر فلک زور
 کہ شد از انگو نہ شیرے طعمہ گور

۴- بشعر سولے نچمائے سا جمع کا کے او کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا۔ مگر ۵ میں اسکو ۵ کے با کما ۵
 ۶- فرومی نخت جمع = فرومی خورد ع ۸- کہ گر مردم سا ۹- رسم جہالت جمع کا = رسم جہالت جمع ع
 ۵ ایضاً کم کم جمع کا = ی کم جمع آب کا ۱۳- نیز بے سا ۱۵- طعمہ گور کا -

نگر تا چند زمینا شیر پر بیم
عجب ناوک زنی کو گاہِ نچسیر
چو بویحے بر آرد لطمہ خویش
دریں ایوان کہ مینی لُعبتے چند
۵ کہ لُعبت بازیں ہر ہفت پر وہ
ہر آن لُعبت کت امروز آور پیش
میں لُعبت کہ بر روی زمین است
گرازدیباے چیں خواہی نمونہ
چرا بر تختِ علاج آنکس نہ تاج
۱۰ خرد میند چو گردد استخوان سنج
میں کامروز ماندش استخوان چسینہ
چو اول خاک دآخزینہ خاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است
چرا باید گرفت آن کشور و شہر
۱۵ نبرد خورشید را نیز این منرا کرد
شکار گور شد زین آہوئے سیم
شگافہ نور و اثر در ہایک تیر
چہ سلطان زیر آن لطمہ چہ درویش
بزلف و جعدش دلرا مکن بند
ق کہ لُعبت میکند ہفت کردہ
چہ خواہد کرد نش فردا بسندیش
کہ زیر خاک لُعبت بیش ازین است
زین را کرد باید باثر گو نہ
کہ زیر تختہ گل خواست شد عاج
کہ شاہ رستیں شد شاہ شطرنج
کہ فردا خاک گردد استخوان تیز
چہ چندیں بہر خاک کے سینہ چاکیم
خوش آنکس کہ غم بیودہ پاک است
کہ ان نہ ہندیش از چار گز بہرہ
کہ گیتی روز بت شب رہا کرو

۴- گور و اثر در ہایک ۳- پیش آن لطمہ ۴- بجعد و زلف ک ۵- لُعبت میکند سریع
ک ۶- کردنش جمع جمع آب ک ۷- کردنت ع ۱۲- خاک است - چاک است
۱۳- باید گرفت س ۱۵- چون این منرا کا -

نشاہد بر سر چہر غمی کلمہ داشت
غرض گشت این حکایت در جہاں عام
زمین در لرزہ گشت از نقل کیدات
علا از تخت رفت و رفت از تاج
۵ فلک ز آنجا کہ دارد رسم و پیشہ
دگر ن بازی دیگر برانگینخت
بگیتی داد ہر سو فتنہ را زور
کشیدند از برون گردنکشاں ریش
بزرگانرا ہنرا ہنر کرد شیدا
۱۰ چیں باشد شہاں را گردشِ سخت
غرض چون رفت ماہ ملک درینغ
ہنوز آن ماہ را تا برودہ در ہمد
سبک نامہر بانی را رواں کرد
نشاہد میل میل آنسو بہ تعجیل
کہ گیر و صید و نتواند نگہ داشت
کہ شد پیمانہ پر جسم راز نہ جام
بدا الزلزلۃ ال اذ فادت علامتا
شہابے جاے ماہی کہ در مسراج
ق کہ کوشد در جہن کا ری ہمیشہ
کہ نتواند دو صد باز یگر انگینخت
جہانے بے نمک را کرد پر شور
دروں ارکان ملک آمد بتوشیش
ضعیفان را خزا خزا گشت پیدا
کہ این زریا بدو آن گم کند رخت
بجیندین در آمد فتنہ را یتغ
کہ گشت آن دشمن مہدی کش از ہمد
کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
کہ نور دیدہ شہ را کتھ میل

۳- در لرزہ شد مصرع ثانی عربی تھا کہ تون نے اس کو خوب مسخ کیا ہے۔ ہاے صحیح سابقہ جناب لٹنر شاکت صفا
نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کر کے اس کو فارسی بنا دیا ہے: یہیں زلزال
افتاد انقلابات اور زلزلوں میں بجائے عربی مصرع کے ایک فارسی مصرع تصنیف کر کے چپاں کر دیا گیا ہے:
چیں باشد شہاں را گردش آفات ۴- دو صد باز یگر سراج جمع آب = دو باز یگر برع -

شتابان رفت سنبل شد چون باد
 خضر خاں را خبر شد که آمد آن خار
 به تیلیم قضا بنشست خنداں
 چنین تا آن غبار آلوده از راه
 ۵ براں جان گرامی با تنه چنند
 چو آن دیده بر آن خصمان نظر کرد
 بگریه گفت مانا نشه فروخت
 چه حالت این ایں جوش از پیچیت
 و رأیید خلاص آن خود نباشد
 ۱۰ و اگر بر دیده و در جانست فرماں
 جو ایش داد سنبل کاس گل بخت
 بکلی کاس بنخته تند باد است
 منم سنبل ترا یک بنده داغی
 بشارت میدهم باری تخت
 ۱۵ ولیکن در چنین فرسخ جمالی
 غبار آلوده سوسه سرو آزاد
 کز آن بادام چشمش یاد آزار
 ز رفت از جانے چون ناهاوشندان
 بر آمد برفه از قلعه ناگاه
 رسید آهنگه بر گل سوسه چنند
 هماغه چشمه که خواهد رفت ترکرد
 کز میان فتنه خفته بر آشفست
 برین زندانی ایں بخشایش از کیمت
 ق که دشمن لایق مسند نباشد
 منم فرماں پزیر از دیده و دجاں
 چه باشد سنبله با صدمه سخت
 گیا هر رانه جانے ایتاد است
 نه آن سنبل که شد آبی و باغی
 که کلک نیست بر جان دست
 همی خواهد فلک عین الکمالے

۳- زفت از جوش سست سراج ۵- رسید آهنگه بر گل سراج ۶- آهنگه از گل
 = آیمخت با تن ع ۱۲- ایتاد است سست سراج ۶- اب ۵ ایضا چه جانے سست سراج
 = ز جانے سراج ع ۵- ع-

مرنج از من که از من نیست ایں زور
 چو بود اندر حیات شاه دستور
 همی خواهد زر لے سست تمیز
 چو خاں دانست که مد تیر تفتیر
 ۵ بر غبت داشت زرگس پیش سنبل
 چو دید آن حال سنبل چار و ناچار
 که بنگندند سرور ایتس را
 کس که به زخم چشم زد نیل
 چنان چشمه که از سر مه شدی ریش
 ۱۰ چو پر خوں شد خارے زرگس وے
 خاکے داشت چشمش و لے صد و لے
 بیدید هر کس اندر در و میگرد
 اگر بود از فلک ز نیگونه بیداد
 ستاره بر شبانی تافت چون میل
 که انجسم را کشد میله به تعجیل
 که چون خود تو اهد خست جمله را کور
 بچشمش چون چشم مرده کا فور
 که کا فوری کند چشم ترا نیز
 شد از دیده با استقبال آن تیر
 که خواهی خارم افکن خواهی هم گل
 عنیفاں را زهر سو کرد بر کار
 بیازردند چشم نازنین را
 رسیدش چشم زخمی تا که از میل
 چگونه تاب میل آرد بسندیش
 خارے گویا قے میسکنده
 که شد چشم و خارش ماند بر جانے
 وے از دیده نمی افتاش شد زهر درد
 فلک کور است یارب کور تر باد
 که انجسم را کشد میله به تعجیل

۲- چو بود سست سراج ۳- زر لے سست تمیز ح ۸- بر چشم زخم ح ۱۰- ایضا رسیدش چشم زخمی
 سست سراج ح ۱۰- رسید زخم چشم ح ۱۰- خاکے گویا فون میسکنده س
 ۱۳- ستاره بر شبانی تافت ح = ستاره بر شبانی تافت ع = ستاره بر شبانی تافت ع
 = ستاره بر شبانی تافت ح = ستاره بر شبانی تافت ح ۳-

جهان خسته کز بس حسرابی
 شد آن بادام عثابی و آبی
 دستم کاں بود بر چشمتم را
 بچشم خویشتن خواند آن رستم را
 و گر پرسی سوادش کز تدر بود
 اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ الْعِصْبُ بُوَد
 چو سنبل کرد زانسان خار خارے
 خزانے در فلک اندر بھائے
 ۵ ز بس نجلت شده در تویشتن گم
 در آن نامردی ترسان ز مردم
 ثاباں سوئے حضرت راه برداشت
 ز فضل خود بے گام آه برداشت
 چو در حضرت رسید آن کار کرده
 ق ز کفر آن سنت گفتار کرده
 لے بے زور و جان سست بایه
 ہراساں از در و دیوار و سایه
 شبک پیوست با صدر و زردی
 بکا فوری کہ کرد این جسد سردی
 ۱۰ نوازش کردش آن بے مہرید عمد
 کہ بودش در بلائے دگر جسد
 چو گل کردش میان سیم و زرغوق
 کہ سنبل را نامانہ از سرخ گل فرق
 بشغل خود نیابت دار کردش
 بسبغ ملک امیر بار کردش
 چو بر حجاب میری داشت از بخت
 در آن میری نیابت دادش از بخت
 بہار فتنہ خلق از دور میدید
 کہ بار سنبل و کافر میدید

۲- خواند آن رقم را صحیح جمع آب = دید آن رستم را سنبل = خواند این رقم را صحیح جمع آب = خزانے
 در فلک اندر سناست جمع آب = خزانے را فلک اندر جمع آب = خزانے را فلک اندر نوحا = خزانے را در
 فلک اربع ۶- سنت کفار سناست جمع آب = منت کفار ۱۰- بنا ہائے دگر سناست جمع
 جمع آب = بھائے دگر ۱۴- از دور دیدند - کافر دیدند سناست جمع آب = جمع آب =
 = از دور دید - کافر میدید -

دیز سو خضر یوسف روئے چوں دید
 کہ چشم آزار یعقوبیش بخشید
 بے میخواست داد خود ز دادار
 بدر چشم کرده در دل یار
 بخ از خونایہ دل ریش می کرد
 بزرگان را شفع خویش می کرد
 اگر چه کند بودش تیغ شاہی
 ز فقرش بود شیر آہی
 ۵ و گر چش بود پالغیر نہانی
 چنانکہ افت زمستی و جوانی
 لے ہم داد نیروئے تماش
 بذیل دولت سپہ اعتصامش
 نہ ہی نیرو کہ در پنجاہ فرنگ
 سر بہ خواہ زد شمشیرش از چنگ
 فلک زانجا کہ در پاداش سر بہت
 دعائے درد منداں را اثر بہت
 زمانہ ساخت تیغے ز آہ مظلوم
 سر شومش فلکند از گردن شوم
 ۱۰ چو گفتم سر بسرکشایم این نطع
 کہ خیزیز سرش چوں بود با نطع
 چو دانت آن طلبگار بلندی ق
 کہ ہر سو چیرہ گشت از زور مندی
 اگر چه حنا طرش بیدار ہسم بود
 کیش از ہر خار خائے خواب کم بود
 لے چوں وقت کاں تغیت قاطع
 رسید و داد بیرون نور ساطع
 نہانی دادش ایفونے زمانہ
 کز دہوش و حسد شد بر کرانہ

۶- و لے ہم بود سناست جمع آب = دید آن رستم را سنبل = خواند این رقم را صحیح جمع آب = خزانے
 ایک ورق کم ہو گیا ہوگا ۱۳- اگر چش خاطرے سنا = اگر چش خاطرے جمع آب = اگر چه خاطرے سناست جمع آب
 ۱۳- رسید آورد سناست = رسیدن داد آب ۱۴- دادش ایفونے سناست = ایفونے ک = ایفونے سناست
 جمع آب = داشت ایفونے جمع آب -

بلے ہمت این عمل در دہر قلاب
 دو قرصی کا ندیں بالا و شیب اند
 فریب آسماں خوردن نشاید
 میں دولت کہ دار دپاس جانت
 ۵ ہمیں دستور کز پاس نمک ماند
 چو او بگذاشت از حق نمک پاس
 چو از تیغ و نمک سو گند بودش
 چو او بر دیدہ منعم جفا کرد
 چشم کس چو کس خارستم داد
 ۱۰ غرض القصد آن کا فورے نور
 یکے از نیک خواہاں قاصدے حجت
 نہانی رفت سوئے خان والا
 کہ خصم ارچشم زخمی رہب گشت
 چنان کردندش از شمشیر مقوم

کہ بیداران عالم را دہ خواب
 چونان کیسہ بر مردم فریب اند
 بخور گرت از سر و گردن نباید
 چو وقت آید گشت ہم پاسبانت
 نمک فوایے دوسہ در پاس خود خواند
 نمک خواراں خورانیہ نشی اللاس
 نمک شمشیر شد سر در بودش
 پھر از دیدہ جانفش سزا کرد
 بباہد چشم خود با سر ہم داد
 بتنبول اہل چوں گشت کا فور
 بدیں مژدہ گل و تنبول بروست
 حکایت کرد دستہ حق تعالی
 سرش رایتع نکین چو باوب گشت
 کہ در جمع سے عامل چار مر سوم

۳- بخور گرت ح ح ح ح ح = بخور گرت ح = بخور گرت ح = بخور گرت ح = بخور گرت ح = بخور گرت ح
 ۸- دیدہ جانفش سنا ح ح ح ح ح = دیدہ جانفش سنا ح ح ح ح ح = دیدہ جانفش سنا ح ح ح ح ح = دیدہ جانفش سنا ح ح ح ح ح = دیدہ جانفش سنا ح ح ح ح ح
 ۱۲- خان والا سنا سنا ح ح ح ح ح = خضر والا ح ح ح ح ح = خضر والا ح ح ح ح ح = خضر والا ح ح ح ح ح = خضر والا ح ح ح ح ح = خضر والا ح ح ح ح ح
 عالم چار دیا چار مر سوم سنا ح ح ح ح ح = عالم چار مر سوم سنا ح ح ح ح ح = عالم چار مر سوم سنا ح ح ح ح ح = عالم چار مر سوم سنا ح ح ح ح ح = عالم چار مر سوم سنا ح ح ح ح ح

سلیم القلب فرزند جہاں شاہ
 پنخداں شادماں گشت اندر آن کار
 کے کہ چرخ نوبت رنج دارد
 چو باشد نوبتے را نوبت کوب
 ۵ علم زین گونہ بر عیوق تاکے
 اہل بر کاسہ سر نوبت آغاز
 خضر خاں چوں زغیب انصاف خود یافت
 بلکنے جسیں بر حناک مالیک
 برآں بد خواہ بے تمیز بگریست
 ۱۰ چو تنگی دلش جہاں را ادب کرد
 وزیں شیریں ترانہ بادل ریش

بدل بود از فریب عالم آگاہ
 کہ جسے کس را بہ نوبت دید تیمار
 بر نچد گر چہ نوبت پنج دارد
 کے از میر علم بوقی خورد چوب
 بریناں در ہزیمت بوق تاکے
 ملک بر کاس نوبت میسکند ناز
 کرم را جائے شکر معید یافت
 ز آہ خصم و سوز خود بنا لید
 برو بگریست بر خود نیز بگریست
 ز دل در گوش جہاں نختے طب کرد
 حدیث درو خود میگفت با خویش

غزل از زبان عاشق

پاس پادشاہی میکنم یاد
 کہ چشم بتد و بیسنائیم داد
 کہ نیم زیں نظر نطآن دہم
 بہر بنیش ز بیسنائی برم بہم
 ۱۵ نہ بیند چشم سر را ز ہنساں را
 بچشم دل تو اں دیدن جہاں را

۴- کہ از میر سنا ح ح ح ح ح = کہ از میر سنا ح ح ح ح ح = کہ از میر سنا ح ح ح ح ح = کہ از میر سنا ح ح ح ح ح = کہ از میر سنا ح ح ح ح ح
 ۱۱- دیں شیریں سنا سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح
 ۱۵- دیں شیریں سنا سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح = دیں شیریں سنا ح ح ح ح ح

چو شد گرز گے کم شد زباغے
 غلط بینی گراز سر رفت گو رُو
 چو دیدم رُو شنائی خود ہمیں بود
 چه بیند بنیشتی که کم منائی
 چرا از چشم دل مینا نگردم
 مگر زان چشم من بتد زمانه
 نشاید کام دل راندن ز حد پیش
 چو در دنبال هر گل خار خاریست
 خوش آنکس کو بسله گشت خرسند
 فوس چشم ناید پیش از نیم
 شے گرد دهم از دل باز معلوم
 بیایک همدل و همدیده من
 گراز من دور شد قرآلی
 نشست من که با تو هر زمان است
 چه غم چون من شدم با تو پری شای
 اگر تخت سلیمان را بر دبر باد

۳- که دل کوری ملذذک بهین بود ح ۶- ناکامی پیش است ح ۷- ناکامی خویش ع ۸-
 ۱۱- که از دل سست است ح ۱۲- کم از دل ع ۱۳- گراز ناکام
 ۱۵- سلیمان را بر دست ح ۱۶- ح ۱۷- سیما رفت بر ع

وراز من شد نگین ملک واپس
 و گر خاتم بدست من زجم نیت
 و گر کج خیرے بود دست و جامے
 من آن کج خیروم در زیر پایت
 مدام این جام جم بردست من باد
 دولرانی چو بشنید این ترانه
 ز سوز دل بروں داد این زبانه
 باسخ از لب معشوق

مباش اندیشه منکے ناز پرورد
 کز آن گونه که شادی رفت برباد
 نه دولت راست پیوست استواری
 جهان را با همه جور این روش هست
 گر آرد محنت و گر کامرانی
 برو و نیل ماند دور افتلاک
 زرو مال ارچه مردم را جاهل است
 چو دست از رفته و آئینده خالیست
 چو حال اینست بنشین شاد با من
 اگر نازت بدل شد با غم و درد
 نذار دنا مرادی نینسز بنیاد
 نه محنت نیز دارد پامداری
 که نبود شیون و شادیش پیوست
 بکم مدت بر دهم دو کرانی
 که هم گل می برد هم خار و خاشاک
 جو سے نه ارزو چونا پاینده حالت
 مراد دل همان را داں که حالت
 منال از جور و از بسید ادبا من

۶- بروں زدست ۱۱- این هنر ساج ح ۱۲- با همه چون این هنر ح

رسید از انجمن عین الکمالے
 نہ ہر پے گفتہ آخسر برویم
 چرا چشم از پئے روئے تو باید
 گراں گفتن ز روئے راسخی قامت
 ۵ و گزنا رست بودت آن نمودار
 بر آرم من ہم از سر چشم خود را
 کہ گر چشم تو ماند از دیدنم وائے
 منم زن نہ ہر روئے تو جانم
 و راند رجان روشن دانی از من
 ۱۰ بگو اے دیدہ و جان گزیدہ
 چو دل دادت بجان و دیدہ منزل
 کشتن اجل شمشیر الوقت سیف قاطع بر سر تاجوران سر رو شہادت
 آن بہشتیان بر دست زبانی چند و گزاردن تیغ بر سر ایشان
 بجز مشہور کہ السیف حکماء الذنوب

شراب عشقبازاں آب تیغ است بہر عاشق چنین آبے در تیغ است

۳- رویت مت ساسا ح جمع آب = رویت نیت ساسا ح ۴- خود دان ساسا ساسا ح = خود آن ع
 ح = خود زان ح ۸- بیس دل ساسا ح جمع آب = بیس دل ساسا ح ۱۳- زبانیہ چندک
 = زبانیہ جمع آب = زبانیہ ساسا ح ۵- ۵

کے کز زخم باران فتنہ موئے
 بسا عاشق کش آمدن بر نسرق
 بفرق مردچوں راند آرزہ دندان
 چو مہر دوست دلراشد عنانگیر
 ۵ جمال و شوق تا در دل بکارند
 شنیدی قصہ یوسف کہ تا چوں
 زنی کاں حسن را نظارہ کردہ
 عو سامنے کہ حُسن شہ پسندند
 چہ داغت این کہ ہر جامی نشانم
 ۱۰ کسے روشن کند این آتیش سوز
 نہ ہر دل داند این داغ نمان را
 کسے کا گاہ شد زین قصہ درد
 ازین گلما کہ ہر برگے خراشیت
 چہ خاراوش دے باشد کزین خار

۲- باران فون ساسا ح جمع آب = باران خود ع ۳- شد دل راسا ساسا ح ۵- بکارند
 ساسا ح جمع آب = نگارند ع ح ۴- بتاں راسا ساسا ح جمع آب ک ۵ = زبانیہ راع
 ۶- نظارہ میگرد- پارہ میگرد ساسا ح ۱۰- بیس سوز ح ۱۱- داغ نمان راسا ساسا ح جمع آب
 ح = راز نمان راسا ساسا ح ایضاً پے برد ساسا ح

کے کو سر نہ در پائے خوباں
 چومغ شد بہمانی ہوسناک
 بطنے برابر شد باز آمدش پیش
 میں گلبرگ خنداں چوں نگارے
 میں زیبائے خوبان مہوش
 میں آب از لطافت راحت انگیز
 برآں یاری کہ خون از دوستی خورد
 بتاں کہ غمزه خون کردن توانند

حکایت

۱۰ شنیدیم عارفی شاہ پرستی
 بجام از چشم پُر خون بادہ داشت
 چو سلطان زادہ کردی گونی بازی
 ثنا سا بود چو گان باز طیار
 چو ما ہے چند زین بازی برآمد
 ۱۵ بخاصاں گفت کاند خون ستیزند

ز خوباب دل خود بود مستی
 نظر در رئے سلطان زادہ داشت
 وہ از گریہ زین کردی نمازی
 ز چو گان بازی آن پیر سر باز
 ز تشویش ذنب مراد آمد
 بشمشیر بلا خونش بریزند

۸- خون کردن مستی جمع آب = خون خوردن مستی ۱۴- عاشق بازی است
 ۱۴- ز تشویش ذنب مراد آمد جمع = ز تشویش ذنب مراد آمد جمع ک = ع = کہ تشویش
 ذنب مراد آمد جمع -

دو دیدند آنمہ سراں پزیراں
 چو دید آن مہراں ہمیری دوست
 بزاری گفت من خود زین دل ریش
 مے دارم امید از چو تو شاہ ہے
 ۵ دل شاہ اندراں گستاخ رونی
 اشارت کرد زود از چشم خونریز
 ہنوز او در اشارت غمزه زن بود
 چو بر عاشق اشارت تیغ خون است
 خضر خانے کہ چوں وحش شکاری
 ۱۰ نشسته عاقبت زان زخم دل دوز
 چه حاجت بود چرخ بیوفرا
 ولیکن چوں چنانش بود تقدیر
 مع القصہ ہنسانی دان این راز
 کہ چوں سلطان مبارک شاہ بے مہر
 ۱۵ صلاح ملک در خونریزشاں دید

کہ از آہن کسند آن قلعہ بیراں
 چومہ در سلج بیرون آمد از پوست
 ہی خواہم بصد جاں مردن خویش
 دریں کشتن بسویم یک نگاہ ہے
 تغیر کرد زان گستاخ گونی
 کہ زودش سر بر بند از پنجہ تیز
 کہ جاں مشتاق را بیرون زتن بود
 سیاست کردن از رحمت برون است
 ز غمزه داشت در جاں زخم کاری
 برو ز ما تم خود بہترین روز
 برو راندن ز خون تیغ جہنارا
 گستن کہ تو اندبستہ ز بخیر
 ز گنج راز زیناں در کسند باز
 ز تلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
 سزاواری بہ تیغ تیزشاں دید

۴- کن نگاہی سناح ۶- نوحہ میں یہاں سے ۲۲ شعر غائب ہیں۔
 ۱۱- بکس سناح جمع آب ک = ز خون ع -

بر آن شد تا کند از کس سگالی
 نهان سوئے خضرخان کس فرتاد
 که لے شمع ز مجلس دورمانده
 تو میدانی که از من نیست این کار
 ه گرت بندی است از گیتی خست او نه
 نمی شاید درین اندیشه تعجیل
 کون ماهم در آن هنجار کاریم
 چو در خوروی که باشی مند آران
 لے مهر کے کاندر دولت رست
 ۱۰ دولرانی که در پشت کینزیت
 شنیدم کا پنجاں گشت ارجندت
 نه بس زیبا بود که چشم کوتاه
 که دو در صحن بتاں کیست بارے
 خسه کو بر لب دریا مند پائے
 ۱۵ متنائے دل مایکند خواست

ز انبازاں ملک اقلیم حسالی
 نموداری بعد از دل بروں داد
 تنت بیتاب در رخ بے نور مانده
 ستم کش ماند و یکسوشد ستمگار
 چو وقت آید همت بکشاید این بند
 هنجار از دل بیرون رود پیل
 هنجاری ازین بندت بر آریم
 بر اقلیم کینمت کار و فرمای
 نه در خور و عسکو همت تست
 کینزارمه بود هم سهل چیزیت
 که شد پابوس اوسر و بلندت
 پرستار پرستاری شود شاه
 که جوید سر بلند می با چنارے
 برد بادش بزخم سیله انجاے
 که زان زانویش بر ابایت خاست

۲- بندر ساج ۶- ۱۱م سانسٹا حج حبیب- باہم ع ایضاً کہ باہنجار ازان ب
 ۹- علو منزل سٹا ۱۲- بود شاه ب
 ۱۳- بر کف دریا س = بر سر دریا ب -

چو زینجا رفت باز اینجا فرستش
 چو سود لے دلت کم گشت چیزے
 چو شد پیغام گوئی و برد پیغام
 ز خشم و غصه کرد آن ماه در سلخ
 ه سخت از دیده لب را جوش خون داد
 که شه را ملک انی چون و فن کرد
 چو دولت دور گشت از خانه من
 و رایں دولت هم از من دور خواهی
 چو با من همسر است این یار جانی
 ۱۰ پیام آور چو زان جان غم اندود
 شنشہ گرم گشت از پائے تافرق
 بر آد شعله کین را زبانه
 بتندی سر سلاخی را طلب کرد
 رو اندر گوا لیر این دم نه بس دیر
 ۱۵ که من ایمن شوم ز انبازای ملک
 بفرماں شد روان مرد ستمگارا

بپائیں گاہ تخت مانسرتش
 دہمیت باز تا باشد کینزے
 خضرخان را نمازند دل آرام
 چوے ہم گریہ و ہم خند و تلخ
 پس آلودہ بخوں پانچ بروں داد
 دولرانی من باید رھا کرد
 دولرانی است دولت رائے من
 مر بے دولت بے نور خوا ہی
 سر من دور کن زان پس تو دانی
 بیرج شاه برد آن آتشیں دود
 بگری خیر خندی کرد چوں برق
 بہانہ جوئے را نوشد بہانہ
 کہ باید صد کردہ امر دز شب کرد
 سر شیران ملک افکن بشیر
 کہ ہست این فتنہ کمتر بازی ملک
 کہو تر پائے بند و جتہ نا ہار

۶- کہ با سٹا ۱۰- چو از خان غم اندود ایضاً بیرج شہ رساند سٹا حاشیہ -

شباروزی برید آن چند فرسنگ
 رسایند آنچه فرماں بودش از تخت
 دروں رفتند سرسنگان بیباک
 بزود پوشیدگان ہوئی در افتاد
 ۵ در آن بچ از شغب ہر تیر شد قوس
 ز کج حجر ہا با صد نژندے
 ز بازو زور و از تن تاب رفتہ
 شد اندر غصہ شادی خان والا
 بک در کو تو ال آویخت تا دیر
 ۱۰ چو شمشیر طغی گم گشتہ بودش
 خواناں در دویدند از چپ و رست
 بہر یک شیر دہگان سگ در آویخت
 ز ہر سگاری پسرخ زبوں گیر
 چو بستند آن دو دولتند راست
 ۱۵ قناد آن شگرفاں در زبوںے
 رسید و بر زبر کرد از تہ آہنگ
 شد اہل قلعہ در کارے چنان سخت
 بہ بیباکی در آن عصمتگر پاک
 کز اں ہولزہ در بام و در افتاد
 قیامت میہاں آمد بفسردوس
 بروں جہتند ز شیراں بہ تندی
 تو اں مردہ خرد در خواب رفتہ
 مد جہت از پناہ حق بقالی
 تا افگندش بکشتن جہت شمشیر
 از اں نیرفے بجاصل چہ سوش
 در افتادند و اں افتادہ بر خاست
 نگر سگ را کہ بر شیراں غضب بخت
 کہ شیراں را سگاں سازند پنجر
 زمانہ بست دست دولت و بخت
 برآمد سو بوشمشیر فونے

۴- بر پوشیدگان ساسا ج ب ک = بر اں پوشیدگان ج ع ۶- بروں رفتند ب
 = بد جہتند س ۹- جہت شمشیر ج ج ب ک = راند س = خواست س ۱۲- ہر تیر زادہ دہگان س
 ۱۳- سگاری س ج ب ک = سگازی س ج ع ۵-

چو جہت آواز بے رحمی زنجیر
 جہانی مایہ عنسم شادیش نام
 ز شادی بلکہ غم با اوست مدغم
 جینے تند چون سکیں جہلا د
 ۵ ہن جہت را معزول کردہ
 بہر یک جانب از رورفتہ مینغ
 دہانش از خنما کے گشتہ خنداں
 ہمہ قمر و سیاست رغبت و رائے
 اشارت کرد ہر سوراندن تیغ
 ۱۰ عفا اللہ بر چہاں رو ہائے چوں ماہ
 کراد ردل نیاید سوز جانے
 فلک را باد یارب سینہ صد چاک
 بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی
 چو گل بندد بسر جہلا د خو نریز
 در آمد خونے بے رحمت از در
 مخالف چوں خطمہ و غم و دمام
 از و شادی گریزاں بلکہ عنسم ہم
 نگاہے تیز چوں میتین منسہاد
 بشکل ابلیس را مخدول کردہ
 نہ ہر یک موئے ابر و رستہ تیغ
 گرفتہ خشم لبہایش بدنداں
 ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پاکے
 نشد برق کے در جنبش از مینغ
 کے چوں بر کشتہ شمشیر کیں خواہ
 ز افسوس چہاں عسر و جوانے
 کز میناں ارجمنداں را کند خاک
 کہ خواہد تیغ خود را سہ خردئی
 ز انداسے چو گل نبود پس ہیز

۱- چو جہت آواز بے زخمی زنجیر ج ۲- خطمہ و غم دمام س ج ع = خط بے ہر غم و ام ج ۲ = خط
 ہمزہ کج اندام س ۴- نیبے تند ساسا ج ج ب = میبے س ۵ = نہادے س ۵ = جینے ع ۵- منزل
 ساسا ج ج ب ک = مخدول ع = مجول س ۶- نغہ مینے ساسا ج ج ب = جہت س ۵ = رفتہ ع = بہر جانب
 ز بانگ آفتہ مینے ب ک ۸- نفرین و نفرت ساسا حاشیہ س ۱۴- چو گل بندد س

غرض کس را برایشان چون نذر لے
 بجنید از میان چون تند بادی
 بستند صورتی آه من آثار
 غم افزائی چو عیش تنگ حالاں
 ۵ چو بوم نو بدین شوم پسری
 چو شام غم جبینی محنت آمیز
 بے چوں پاشانے بخت راناں
 در آن ناخوش دمان فون غراں
 در ازش بے سبب چیده برگوش
 ۱۰ بک ان صف سر بنگاں برو حبت
 ز راه مہر دامن در کشیدہ
 ز فرماندہ تیغ گوہرین حبت
 برآمد گرد آن سر و گرامی
 شہادت خاست از خضر اندراں کلخ
 سیاست را فلک زاری ہمیکرد

۱- چون نذر است جمع آن نذر است جمع ایضا تیغ خود سناست بک = تیغ فون جمع جمع عا
 ۳- تیغ سناست جمع جمع عا = سناست = قبیح = لعینہ کا ۵- بوم پر بریدہ کا ۶- جنین -
 طقیش سناست ۱۴- شہادت خاست سناست عا = خواست جمع جمع عا -

در فردوس رضواں باز کردہ
 از اں بانگ شہادت کا مد از شاہ
 چو بر شد خنجر و شہد برداشت
 سپر میکرد نور شیدا زن خویش
 ۵ کند تیغ قصنا چوں قطع امید
 بیک ضربت کہ آن نامہ باں کرد
 قضا کا مد ز بہر ز آسمان زیر
 ز فون او چو رنگین کرد جبارا
 چو از تیغ آن سر والا ظلم شد
 ۱۰ چو گرد رویش از فون سیل در گشت
 ز فعل خود چو دل از تن نخل رفت
 ز گردن موج فون کش پیش میرفت
 دل فون گشت کش از پیش بگر سخت
 صراحی سے بروں دادہ ز سینہ
 ہمہ حوراں دُرود آغز از کردہ
 شہادت گوئی شد ہم مہر ہم ماہ
 در اں منظر فغاں چوں رعد برداشت
 لے تقدیر کیسو کردش از پیش
 نہ مداند سپر کردن نہ خورشید
 سر شد در کتارش میہماں کرد
 قلم چوں راندہ بودش راندہ شمشیر
 ہم از فونش نوشت این ماجرا را
 خط مشکین او فونین رسم شد
 گل لعل سے از فون لعل تر گشت
 رواں شد جان وہم دنبال رفت
 دواں سوئے نگار خویش میرفت
 دویدایں خون و با آن فون در سخت
 نہفتہ زیر یا قوت آب گیسو

۳- دُرود منظر سناست = دُرود منظر جمع = دروفاطک ۵- سپر گشتن جمع عا ب عا ۹- تیغ آن
 سر و بالا چوں ظلم شد سناست ۱۱- از فون نخل سناست = از سے نخل ع ایضا نخل ماند- دل ماند
 ب ۱۲- ز گردن سناست جمع عا ب = ز گردن جمع ایضا دواں سناست جمع عا ب ۱۳
 = رواں جمع ع -

بخون شستن بران شد چسبند دو لایب
 لے چوں در تن از جاں دم نبودش
 دوارانی که با فرخندگی بود
 چو خضر چسبند با او در کین گشت
 ۵ چو دیدم اندرین شیشه به تمیز
 برآمد جان عاشق خون فشانان
 گلے کز لے چکیده قطره خوں
 بجائے آب از آن گل خوں کشیدند
 بریده دست آن بے مهر خونریز
 ۱۰ دلش چوں خوں نشد از لاله پیکر
 اجل کو هست خندان بر زن و مرد
 بجاں بردن سر و شوی کامدش پیش
 ز تن خون و دم از جان رسید
 تنے کاسیب گل بودے در غیش
 فلک میں تاجپاں زوزخم تیغش

۱- بران شد ساسا ح جمع آب = چناں شد ساسا ع ۲- لے چوں در تن او جاں بودش مرغ
 ۳- تیغ کین ساسا ح جمع آب عکسا = آب کین ع ۴- چکیده ار ساسا = چکیده ساسا = چکیده
 ب ح = چکیده ا ح = چکیده ا ز ع ساسا ۱۲- جان و دلش پیش ساسا ح ب = جان و دلش
 ع ۱۴- آسب دل ساسا ع ۱۵-

زبے خونابه مردم که گردوں
 نخر تا چند گردد و دور افتلاک
 چو گشت این سر و بدن در زیور و زیب
 کسے کو که دکاسی بسر خوردن
 ۵ کسے تیمار دارد زین کم دکاست
 چو همتش ساخت چوں شکستن آساں
 چه باشد خضر خاں بل صد خضر نیز
 پس آن به کادی در جاں سپردن
 زهر خون فسرده زیر گردی
 ۱۰ عجب خونی و بس فرخنده جائے
 چو خون خضر خاں در خاک در شد
 بگرد و یار خود میگشت جانش
 کسے جان من و آسوب جام
 چو من ببرت ز جاں کردم جدائی

۴- ب اورک میں دوسرا مصرع یوں ہے = ندیم بر سر آن کاسه گردن دل میں قافیہ بجائے گردن کے
 خوردن ہی ۱۳- صرف نمونہ اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: خول ازبان جان عاشق میری نزدیک
 یہ عنوان سخت نھل ہوا اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں ببرت جدائی ساسا
 ایضا مبری زآشنایاں ساسا ح جمع آب = مبری ساسا ح = مبرازع -

بهر جائے کہ خون رانداں تن پاک
 ز خون و خاکم این رنگیں گیا جوئے
 یکے خواب من آں بوئے کہ پوست
 یکے خواب اینکہ بستر شد ز گردم
 ۵ چہ خوش سے خیم اندر عشرت و ناز
 خوشم با اینہم کا نہ رتف و تاب
 ز خون خواب آید این معنی چہاں گشت
 کہ بیدارم کند زین خواب ناخوش
 چو یارم گشت ز خونم جوئیے
 ۱۰ کجا شد آں بتِ فنا بہ شویم
 خیالش کا شتند در خون من کرد
 زین خونیز جانم تنگ خوئیے
 مے مردم درین فنا بہ خویش
 زمر گت این کہ عمر آید سپایاں

۲- خون خاکم سناح جمع ۲- خون و خاکم سناح جمع ۳- بزم عشق ب ۴- شد بستر سناح
 ایضاً عشقت ب ۵- چنان است - جادوان است ب کا ۹- وزین رو خون ب
 ۱۰- بیارید سناح جمع اب = کجا شد سناح جمع ۵
 ۱۲- آب جوئیے سناح جمع ۵

جدانی ہائے ہر پویندم از بند
 و را کہ نیست آن ماہ قصب پوش
 بخوانید شش کہ آید از سر سوز
 بسیار آید بزم بہمن دکنے
 ۵ منم فرق سراں را گوہر میں تیج
 کتوں آن تیج خواہ با گل آمیخت
 ہر آن قطرہ کہ از خونم زین خورد
 دلم کز سوز غم بر تابہ بود
 ندانم کا سماں را دور چوں گشت
 ۱۰ گزشتیم از جہان و خاست ہوئے
 نور دہستیم شد ہیج در ہیج
 کہ اگر گویم بشرح این حرف مستور
 تعالی اللہ چہ شعلہ است این کہ ہر جاں
 بسا دلمائے پاکں کز چنین داغ
 ۱۵ جگر سوزی بداغ ناخوش دل

نہ چوں در وجدانی شد ز پویند
 ق کہ خونم بر زمین چوں میکند جوش
 شہید خویش را بیند بدیں روز
 کہ من از خون خود خوش میخورم سے
 کہ براویج سریرم بود معراج
 کہ دُرش گم شد و لعلش نہ در نخت
 گدہ ہائے مرا باید بگیس کرد
 از و ہر دم چکاں فنا بہ بود
 کہ آں فنا بہ من موج خون گشت
 منسا ند از باج بجز آرزوئے
 ہنوزم قصہ دل تیج در تیج
 من از جاں دور و جاناں ہم ہن دور
 بدان نہ ارزد کہ گرد دہیزم آں
 بصر ہائے بلا شد طعمہ زانغ
 جگر نختن بود بر آتش دل

۱- ہر پویند سے سناح ۱- ہر پویند جمع ۲- میزند جوش سناح ۳- بیارید سناح جمع ۴- بیاریند
 ۵- ذور نخت - بگین نخت (بلا تافید) ب ۱۱- نور دہستیم سے ۱۳- چہ شعلہ سناح جمع اب = پشغل
 جمع ۱۵- جگر نختن سناح جمع جمع اب ک = جگر نختی ع -

چو عاشق را نباشد جان گدازی
 هوس بازی بود نه عشق بازی
 مرا هم هست ازین پیکان حسد اشقی
 که بجرم در جگر زد و در باشی
 نه خسر و بلکه فرسادم درین گل
 که بے نغم غم چون کوه بردل
 زیزد پیش کس خونے ز ریشم
 که ہم خود مونس غمناکے خویشم
 شبے دارم چو بخت خود سیر روز
 دلم دروے چراغے خویشن سوز
 دوشب بیداری آمد رسم علم
 من از شہائے غم زانگو نہ شادم
 دو تار یکی است پیش چشم مشتاق
 ق که تار یک است از ان در چشم آفاق
 کیے شبہا کہ آن خالی ز ماہ است
 دگر روز جانش کاں سیاہ است
 خط و زلفے کہ تو بان جہاں است
 بلاؤ فتنہ بہر عقل و جاں رہت
 ز زلف پر بلا ہر موئے ماریت
 از ان لب خون مردم چون رہ چوں
 کہ گرتیزش بی بینی خون چسکد خون
 خضر خاں کا بجیواں بود در جام
 درین دریائے خون گم شد سر انجام
 غرض چوں خضر خورد آن شربت جور
 ہماں سے خورد شادی خاں ہم از دود

۶- کیے شہائے شادی و دگر غم ب ۸ چشم مشتاق سراسر جمع ج ۱۰ چشم عشاق ج ۱۱ ایضا کہ تار یک
 از ان در چشم آفاق سراسر جمع ج ۱۲ کہ تار یکی است از ان در چشم آفاق ج ۱۳ کیے شبہا کہ او سراسر
 جمع ج ۱۴ کیے شبہا کہ آن سراسر جمع ج ۱۵ کیے شہائے او ج ۱۶ کیے شبہا کہ آن ج ۱۷ آب حیوان دشت
 سراسر جمع ج ۱۸ بود سراسر جمع ج ۱۹ ج ۲۰

شہابی کہ سر پریش بود گردی
 چشید او نیز از ان بے آن خوردی
 چو شد خون شہیداں مشہد افروز
 بر آمد شور مستوران در آن سوز
 کے کاوازشاں دیوار نشیند
 ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدید
 ز پرده ہوشاں بیرون فتادند
 چو خورشید از شفق در خون فتادند
 ہ چشم آب و برو خون ہمگناں را
 عجب خوانا بہ رود ادشاں را
 ز چہرہ ہر بتے پر کالہ میکند
 ز روئے لالہ برگ لالہ میکند
 کناں ہر موکہ برد لہائے نوید
 شب غم را دہد پویند جساوید
 ز موئے کندہ و خون روانہ
 ز خون و مشک پڑشد صحن حسنا
 جہاں در دیدہ مادر شدہ تار
 کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار
 ۱۰ ہوس بہر ہلاک خویش سے برد
 ہمی مردان پے مرگ و نئے مرد
 فادہ لہبتاں چوں خاک برد
 بجائے گل فگندہ خاک بر سر
 فرشتہ گر یہ ہچوں ابر میگرد
 بسا لایرون جہاں صبر میگرد
 ہیکرد این ندا ہاقت ز بالا
 سلام جاع من سرتی تعالی
 دولرانی در ان خوانا بہ سگم
 ق چو ماہ چاروہ در جمع انجم
 ۱۵ ز تاب ہر در صف ای و تاپاک
 چو تاب ہر سے افتاد بر خاک

۳- آواز شاں دیار ک ۴- ہر بتے سراسر جمع ج ۵- ہر بتے سراسر جمع ج ۶- ہر بتے سراسر جمع ج ۷- ہر بتے سراسر جمع ج ۸- ہر بتے سراسر جمع ج ۹- ہر بتے سراسر جمع ج ۱۰- ان پے مردن ج ۱۱- پنج انجم سراسر جمع ج ۱۲-

ز زخم ماه نو در سکنان
 ز زخمی کا ندران رخساره میشد
 نه زان رخساره میشد پاره دور
 صباحت هم بر آن رخسار گلگون
 ز چشم و رخ که خون بیرون همیرفت
 ز کوبش بر رخ پر خون و رنگین
 یگان چپه که عاشق را بدان بست
 با عد مویهای پیچ کرده
 بسا و پیچ موی که خاں داد
 ۱۰ دران موی که پیچ بیکراں بود
 فراوان رفته و موی کند از سر درو
 رفته چون رفته را باز آمدن نیست
 و حال اینست به که طبع ناساز
 پوشد هنگام آن کاں گشته چند
 ۱۵ شیداں راز مشهده گاه خونریز
 دل خورشید صا پاره میشد
 که از مره دور میشد پاره نور
 همیکرد از چراحت گریه فون
 بهر سوسیلمائے فون همیرفت
 حسامی بست بر دست نگاریں
 همی کند و همی پیچید بر دست
 چو ماراں گرد و صندل پیچ خورده
 پیچ پیچ موی خواست جاں داد
 دل خاں حبت مجانش همیدان بود
 نه اوتنها چو اوصد ناز پرورد
 غنیم بهیوده جز پیچ بدن نیست
 روم اندر سر گنقار خود باز
 بزندان ابد مانند در بند
 رواں کردند سوسے خواگه تیز

همچو آحت هم بران غ غ غ غ = صباحت د
 ۵- هم دران ستا ۶- بے پیچك = آن موی ستا حاشیه ۱- بیکراں یافت- هم دران یافت
 ستا جمع آب ك = بود- بودع = داد- داد ستا ۱۳- رویم ستا ع ۱۴- کاں گشته
 ستا ع ۱۵- چو بینی ستا ع ۱۶- چو بینی ستا ع-

بچه مندر که بر بے زان حصار است
 در آن برودند شاں ریزاں ز چشم آب
 بنگین جبره در فرجه تنگ
 چشم هر یکے خواب عدم بود
 ۵ نگر کاں فون که خوابش رفت ز امید
 چو پنهان گشت درنگ آن گم
 فروماند ز آسیب زمانه
 فراواں یا دودار چسبید به فونے
 ز حال آن فراموشان بے بهر
 ۱۰ بدانان مشنواں افسانه راز
 غنچ از داری اندرینه جانے
 که چنداں خفت خواهی بے تفت تاب
 مشومغور در همه حاصل رے
 چو بینی چسب راز انگونه خنداں
 ۱۵ خرد مندی که بند و در جساں دل
 ق شهاں را کا ندران جانے قرار است
 که چنداں ندران شاهاں خوشخواب
 نهان کردند شاں چوں لعل درنگ
 ولیکن خون شاں را خواب کم بود
 کیاں را خواست دادن خواب جابوید
 جدا شد مره دولت ز سر
 فراموش اندران فراموش خانه
 فراموش گشتاں زینان بهر کونے
 همیگوید در ازا فسانه دهر
 که خسی و نگرے پیش بیدار
 دریں افسانه میکن موی هانے
 که بیداری نخواهی دید در خواب
 که چون سیم قمار است و بیخ و سے
 نگو کش در شکم چند است دندان
 دل از نام حشر و مندیش گسل

۱- بچه مندل کا ایضا شته کا ندران ستا ب = شته را کا یداں ۲- جمع ع = که شاهاں را دران ستا
 ۵- خوابش رفت ستا ع ۸- بهر سوسے ستا ب ك کا ۹- بے بهر ستا ستا ع جمع آب ج = بے بهر
 ع ۱۴- چو بینی ستا ع ۱۶- چو بینی ستا ع-

چو برگرگه فرد آرد بزی شیر
 خری کو خنده ز در سببت شیر
 چو پنجرے کشد بر آژدها ریش
 گتا ورتے شد زندگانی
 ۵ غنائش را چو نتوان واکشیدن
 رہا کن سرکشی را تا دودت شد
 که گرتوان بصمت جائے جان زیت
 چنان کن زندگانی در زمانہ
 چو کس را نیست در عالم قراری
 ۱۰ بخاک تیرہ بگزار آب و گل را
 کے کہ کار معموری بود دور
 چو نیکی و بدی بے جستجویت
 بدونیک ارنیدانی زہر باب
 بقتش آویزوزاں سہایہ جوہر
 ۱۵ وگرد عشق تباری رہ ندانی

۸- کہ یابے زندگانی فادوانہ سا ۹- سے جوئے باری سا حجاج اب = سے جو تو باری ع د
 ح ۱۰ = میکن تو باری سا ۱۲- بے جستجو سا حجاج اب ک کا = در جستجو ح
 ۲۵- بیاموزی چوک -

کہ در ہریت او پوشیدہ کاریت
 وگزیں نامہ نوییے جب نام
 چو خواہی عشق را پائیندہ بنیاد
 ز خون عاشقان نقش و نگاریت
 کہ کابل رسفر باشد دوست گام
 ز تلقین خضر گیسو این غزل یاد
غزل از زبان عاشق
 ۵ بروئے جان دور افتادہ ازین
 دعائے خوانش از سوز درونم
 پس از غم جگر ہائے کہ داری
 بگویش کائے زمن ماندہ چنان دور
 میان ما کہ سپہا ہن بدی بار
 ۱۰ فلک میں تاجہ ساں بر اجنا کرد
 دو گل بودیم با ہم رستہ در باغ
 کہ داند صرصر سحر از کجا جت
 ترا در محنت آبادی در افگند
 چو گشت از لوح ہستی نام من پاک
 ۱۵ زمانہ گر مراد ز حسم جانی
 ترا پائیندہ باد از زندگانی

۲- نہ نوشتی سا حجاج ب ک = نوشتی ح کا = نویسی سا ح ع ۵۵- بران جانی سا ح
 ح ب ک ع = بان جانی ع ۸- کائے چنان ماندہ زمن ب ایضا نور بانورک = نور تا دور
 ع ۱۲- کجا خاست - بشگفت ب -

میں کا خیر بزندانم نگہ داشت
 تو برافرنشیں چوں دُرِ کمنوں
 چمن ہموان تیسار تو خوردم
 میاری در دل ایں اندیشہ خام
 ۵ چو میدانی کہ از دوران کین خواه
 گیری آن رہ بد گوہری پیش
 گراز تهنائی بھرت بود جوشش
 تو ز انجنا خوانی افنون و فنائی
 و گرد رما دلت واپس نہ بیند
 ۱۰ کے کا گوش اور اگر م داری
 کہ خواہد خواند او در آشنائی
 کے کہ تو و فناداری نہ بیند
 وفادائے چمن گرش زیادت
 ز جان خضر چوں حبت ایں دم سرد

پاسخ از لب معشوق

بیار ایسہ فر دوس بریں را
 بپوشانید زیور خوریں را

۲- در خاک ستا حج حج کب = در خواب ع ۶ - اگر از بزمین باشد ترا جوش ج
 ۸- دم باد ستا حج حج صا = دم باد حج ۱۲ - کے گزیند ستا -

کہ می آید بستی روئے شاہے
 رواں شو خوش خوش لے باد بستی
 کہ ایں خضر آب حیواں رارہا کرد
 گے جوید کبشتی عیش ساز ی
 ۵ بہر زہت گے گاہ متا شا
 شوید از نغمے لے مرغان فر دوس
 فواشیریں کنید اندریم و زیر
 چو پیش مشندش مشعل فرزند
 کہ رسم ہندوان آتش افروز
 ۱۰ بدیناں سوختن در روشنائی
 بے پروانہ گز شمع اوستد دو
 و گرد دریں نباشد رسم گبران
 براند ازیم ستر عصمت از رے
 بخوانید از بروں مویہ گراں را
 ۱۵ میان خاککائے خس نچیدہ
 کہ خواہد کردن آنجا ہنگاہے
 ز جوئے جنت پیش آر کشتی
 بکوثر خواہد امروز آشناکرد
 کہ از عشرت کند در آب بازی
 ریحق آرد کف نے بادہ خاشا
 کمانچہ کش بیان زہرہ در قوس
 ز جوئے انگیں و ز چشمہ شیر
 کینزش را بسپا یانش بوزند
 چنین باشد بوز خوشین سوز
 بہ از سوزش بشہائے جدائی
 نخیزد از شادوت گاہ او نور
 ق کہ سوزند آہواں را باہر براں
 بروں اقیم در بازار و در کوئے
 کہ کو بانند سرہا بے سراں را
 بغلیم و بغلطایسم دیدہ

۲- رواں شو خوش خوش ستا حج حج کب = رواں خوشوئے ع ۴ - از عشرت ستا ستا
 حج حج کب = از غیرت ع ۱۳ - ستر عصمت آنوئے ستا -

بیدہ خاک رہ منزل گزیم
 چو زیر خاک خفت آن مند آرائے
 وگرایں نینز نگارند کردن
 ز نیم اندر جگر بادشنة تیز
 بروں ز نیم خون غمکش از پوست
 ہاں را گر چہ گاہ روئے کندن
 چہ باشد کندن گیوئے در ہسم
 کہ چوں مسرفت با ہمسر شتابیم
 بدیں مرگ از وفا دلوزیم باد
 ہم امر و زاین سعادت روزیم باد

۱۰ بخشن برکت و مین فرزند مین الدین مبارک ازین بند نامیو
 تا در نفس این بند فرو شود و از بند نفس بریں آید

ایا چشم و چہ رخ دیدہ من
 مبارک نام تو ز ایزد تبارک
 رخت بتان و باغ دیدہ من
 چو نامت بر پد رگشہ مبارک
 ز تیار تو جاں را نیست چہاں
 توی چوں پارہ از جان پاں

۲- زیر خاک رفت ساج ۱۰ نصیحت فرزند و بلند طالب اللہ عن الآفات ج = نصیحت فرزند قرۃ العین
 عین الدین مبارک طالب اللہ عن جمیع الآفات و العیبات ک = نصیحت و رفق فرزند و بلند خود گوید ج
 ۱۳- تریں جان پارہ ست -

بدانان تو خواہم کرد پیوند
 چو جاں خواہی ہمیشہ زندگانی
 وصیت اینست کاندرا گلشن دہر
 نہ بندی دل بر ایوانی کہ در وے
 نو داری کہ سے مینی زہر باب
 دیریں آئینہ روئے کز منہ پیش
 ہمیں خواب پریشاں در حق کس
 کسے کو را بزرق و قلب یاریت
 بخواب آنکو دہد و امی با بن باز
 ۱۰ در از کس بر تو جو ری رفت بخوہست
 بدی گرزد بخوابت طعنے در جنگ
 گراں سنگی گزین چوں کوہ حنارا
 کسے کت بشکند از سنگ دندان
 ہی خورنگ و سنگ خود نگہ دار
 ۱۵ ہر دامن کہ در خواہی زدن چنگ
 ز اندرز و نصیحت رقص چند
 بجاں دو ز اینہم پیوند جانی
 بنات شکرین بشناسی از دہر
 چو در رفتی بروں آئی پیایے
 خیال آئینہ است صورت خواب
 کہ تازد کز نہ مینی صورت خویش
 کاثر نیز از پریشانی دہ بس
 چو آب قلب کاراں قلب کاریت
 در آئینہ تواند یافتن باز
 چو قصد نیست ز آن بر بادیت نہت
 بہ بیداری بدش گوی خوری سنگ
 کہ گوہر بخشد از سنگ آشکارا
 تو از لہا برو دُر بار خندان
 کہ اینجبا ہا شود گوہر پیدار
 متاع صلح جو نہ مایہ جنگ

۱- مکتہ چند ساج ۲- بجاں دو ز ستا ج = بجاں وار ساج ساج ع
 ۳- نسخہ ع میں بیاں سے ۲۲ شعرند ارد ہیں ۱۰- جو ری شد زین خواہست ساج
 ۱۵- کہ خواہی در زدن ستا -

رہائی دہ بکوشش بستہ را
 چو باز اربدی در ترس و بیم است
 ہمیشہ چنگ دل در یکد لاں زن
 مشو آتش بصحبت ہمسراں را
 چو آبی باش لطف از حد فتنش
 بودا ہی سزائے تابیتہ
 چو ماہے راکند کس باز گو نہ
 مثل گرام را گویند چون اوست
 مشو بہر گزندے تا تو امانے
 ۱۰ فساد و فتنہ زنداں را جمال است
 بود تار کی شہائے دیجو ر
 کے کز آبریزش نیست پرہیز
 ادب شرط است اگر فزند شوخ است
 بہ پشت بے ادب حمت بود کوب
 ۱۵ مکن بدغئے را با خویش گستاخ
 بر ہم پرورش کن خستہ را
 زبان کیسہ بر سودی عظیم است
 مے دد نیمہ را د و نیمہ کن تن
 کہ خود را سوزی دانگہ دیگران را
 ہمہ راحت زیر دین و دروش
 کہ خار است از دروں بیرون دم ریز
 منساید خار پستی را نمونہ
 بتدی ما بیرون آید از پوست
 گزیدہ ساعتے با سگ نمائے
 بکوئے شاہان تقوی و بال است
 بچشم کور موشاں سہرہ نور
 اگر خود خون تبت از خود بروں ریز
 سگ دیوانہ را دار و کلوخ است
 فرس چابک ماں بے ضربت چوب
 ستور بدکش ریزی زند شاخ

۲- دو نیم را دو نیم کن سہ سہ ۹- گزیدہ ساعتے ۱۰- تقویٰ حال است تاک ۱۲- از تن بروں سہ سہ ۱۳- از خود بروں
 ساعتے با سگ نمائی سہ ۱۴- بر گے شوا ز پاکی سہ ۱۵- مکن بدغئے را با خویش گستاخ
 ع ۱۳- از تن خود سہ سہ ۱۴- کہ جلا دیست ک-

چو نافر جسم را بر سر کنی جائے
 فغاں زان سیل کا ندہ آید
 بزرگ اربد باری کرد با حسد
 نکو خویاں سینہاں را ز بونہ
 ۵ بگ گفتند کاشتر سرفراز است
 شگال ار پیش بزرگوید سرودی
 ز شوخی کا دی را از زباں جبت
 ز تندی گرچہ کارت را بلندی است
 چوکوہ از سنگ باید بت بنیاد
 ۱۰ بے سنگی مکن بنیاد درویش
 بسیم بد مشو در حسانہ عامر
 چو گل برگے کن از پاکی تھیثا
 قناعت را بفلسی کیسہ بردوز
 چہ مینی حسامہ زن را گنج در زیر
 ۱۵ نیک تن خوں فشانہ تیغ در مشت
 مشور بخیز گرت بر سر بند پائے
 ز پلواں بگزد بر پل بر آید
 ز سنگش حسد دگشت و از لکد مرد
 کہ ایناں را ہوا ر آناں خروند
 بخندہ گفت سگ گردن در از بہت
 ز چشم آرد ز بہر رودہ رودے
 ہمہ حال از تحمل و اتواں رست
 سبک بودن نہ رسم ہوشمندی است
 نشاید شد چو خس باز چپہ باد
 کزاں بے سنگ مینی حسد نہ خویش
 کہ زد و افتد چو سو گند مقام
 میں رقص خاں بر روی دریا
 بہر حسین مشو دل را بہ آموز
 کہ قصابیت از نے کردہ شمشیر
 بیک خامہ سپاہی را تو ان گشت

۶- ز چشم آرد بہر یک چشم رودے ۷- از زبان خست ۸- جبت ع جمع عطاء ۹- بے سنگی
 سہ سہ ۱۰- بے سنگی ع ۱۱- بر گے شوا ز پاکی سہ ۱۲- مکن بدغئے را با خویش گستاخ
 ایضا میں در رقص خس ۱۳- کہ جلا دیست ک-

قلم زن کو بروں آرد سپا پے
 نه چوں در زیت کز سوزن بهنجار
 گرا در یسه کنی یابی بیکدم
 وگر کس آب یک سفتا به خواند
 وگر یک ماهی پاکت درشت
 حلال القبح مال پرنه بسند
 بود در خورد همت کام هر کس
 غلیو از است نه باز آنکه هر بار
 حلاله خور ز خون خود کند انگ
 ۱۰ چو خواهد تیغ زن ز آهن خور و زر
 نیاید از عس و ساں پهلوانی
 قبا پوشان غرول ره به نام
 میں بر تیر رنگ سرنخ و گلگون
 ننگه شو که با دریا کند زور
 ۱۵ نه باخه کش چنان برگسته آنی
 چو کار افتد نه کار از بهرستان کن

زر از نوک قلم چون آتش از نسی
 بروں آرد درم همچوں گل از خار
 ز عیسے سوزن در شسته ز مریم
 نه آب روانه آب پشت ماند
 به از ده ماهی ناپاک در دست
 کبوتر دانه جوید ورنه بیند
 نخواهد کام شای قوت کر گس
 کند از جبانوز رغبت بر دار
 حرامے راز رگلگون بگلبانگ
 دلش از تیغ باید آه نسین تر
 نه از سیم تنان آهمن توانی
 غوارا کامگار از خنجر کام
 که نبود تیر را رنگی به از خون
 کند زیر و زبرد دریا بیک شور
 سر اندر سینه دزد و دهر زمانه
 غوارا باش و آشام شای کن

۱۰- خورد بر سا ۱۲- غوارا کامگور سا ۱۵- اندر سینه دارد دست ۱۶- غوارا باش حج -

میں کز شمت در معده جو نیت
 بز ن بر جان آن منعم سنانی
 نذار دهمت دادار سپه دار
 بیجا پردے کن گاه و بے گاه
 ۵ گرا آئی زنده کم نماید ز رو کام
 ورت هستی ده بخشنده هست
 متاعے را که خواهد رفتن از پیش
 چو مرکب را ببردن کار در آنی
 بصره صرف کن نقدی که داری
 ۱۰ نه آن صرفه بود ز اندیشه خام
 بهان صرفه است کا نخت هست در بند
 به سیم و درم بے مایگان را
 بخشد دبرق برابری که راند
 ۵۵ سرمایہ بردست دعا باز
 ۱۵ بر آرد از دماغ عافلان دود

که جان بازی بناں خواهی گر نیت
 که نرزد نرزد او جانے بنانے
 تو هم کوته کن همت که کار
 چو شیر کیش تی باشد تیگاہ
 وگر رفتی ز به زیبا سر انجام
 هر انگشتی کلید دل کن از دست
 از و ناچار بتاں بهر هوش
 همت ماتم بود هم میمانی
 که اماکت به از اسراف کاری
 که بخل صرف راضی نه نام
 چنان ریزی که بسند خسر و مند
 نه نزل و هدیه عالی پانگان را
 ز کشت خشک و برد ریافتان
 مپرو سفلہ را در نیت و ناز
 بزیر دیگر شلغم همی نرم خود

۱- کز نیت در معده سانس حج حج ک= کز نیت گز نفع حج - که نرزد و سانس حج حج حج حج حج حج
 ع ۵- کیابی ز رو کام حج ۸- چو مرکب را ببردن کار دانی حج آب ع صا = کار دانی سانس
 ع ۱۱- صرف است سانس حج -

تو نگر را که بیش آید سر پیش
 در آن بیتی بود سود از زیاں بیش
 اگر گوهر نشانند ابر در بار
 کم از ترالماں برگشت پر بار
 چو دروغن پرفتد بر آتش تیز
 هم آتش کش بود هم آتش انگیز
 دهنده کس گر برابر و آن نیست
 به است اچ از گره نقدش روان نیست
 ه کشادن دست پیشانی گهر بود
 دو فتح است از پے خواهند موجود
 کشاد دست بے ابر و کشادن
 بود با استخوان لوزینه دادن
 و احسان نیست چون ابر و کشاد است
 بیاکاں نیز فحش رو کشاد است
 چو گشتی در درم دادن کرم کوش
 ز فریاد درم خواهان کن جوش
 چو مقل رم خورد و ز افغان محتاج
 دهد غوغای ادبارش بتاراج
 ۱۰ اگر آید گل ز بانگ بلبلاں تنگ
 مگر کس کند سئوی آهنگ
 تو قطره ده کز آن دریائے یل است
 بچو نام نکو کاں خود طفیل است
 ز بنجند ز جوا نمر از پے نام
 بخوید ز دباں مرغ از پے بام
 چو زرداری چه از نامه پریدن
 نمی شاید بزربانے خریدن
 مده بیرون فریب عشوه پرورد
 که خلقت از گمان داند جو نورد
 ۱۵ حذر زان گنج پاشی کرد دل تنگ
 ز باننش حاتم است دوست اونگ

۴- اچ از ساسا ح جمع کج = اچ ساسا ح کج ۵- کشاد دست سا
 ۶- بیاکاں ساسا ح جمع ع = بیاکاں ع ایضا فحش رو کشاد سا ح جمع ع = فحش رو کشاد
 ع ۱۴- دار و جوا نمر دستا-

چو می جوید کے زان آبگین
 گدالی بندش با صد خربین
 چو آید نقب زن در کنج درویش
 کند رخنه دے در سینه خویش
 مقام کو زند بر قلب زن داؤ
 به نقد کینه خویش افکند کاؤ
 برنج آنایه بسیر خود کن جمع
 که از موم تو غیرے بر کند شمع
 ۵ بند بر خویش ربنج بهر آن را
 کز آن راحت رسا ندیگر آن را
 ز بوجز سوز نبود بسره عود
 ز طلوا قسیم صدا گر بود دود
 و راز خود در وجودت نیست چو
 بگیر این بخشش از کمال وجودت
 بروں ده نقشه ارداری ز نقاش
 چو نقش نیست باری آمیند باش
 بکاسے دست ن کاسے در احسب
 چه دزد تیر چوں باشد کمال است
 ۱۰ خود داسوے مینالی بود زور
 بچاه کو رفتد جز بط کور
 چو خط ما بگمت شو نمونه
 مشو چوں خط هند و باژگونه
 چو مسطر راستی را نه رگ راست
 چو چوب رست شو کو جد دل آراست
 که نام از راستی گیسری بشور
 چو چوب جد دل چوں تار مسطر
 بدانش راست باید داشت تن را
 نشاید که نه سادون خویش تن را
 ۱۵ چو چشم راست عمدا کر کند کس
 نماید بچپان کز چشم او پس

۱- چو می جوید ساسا ح ۳- قلب زن ساسا ح ع = قلب زن ح ع = قبل زن سا ح
 ایضا نقد کینه ساسا ح جمع ع = بیفند کینه ع ۶- دراز خود ساسا ح جمع ع = دراز
 فرع ایضا بگیرین بخش سا ۱۰- برد زور ح ۱۵- نماید چشم او کز چپان سا-

قلم زن را که دست راست بر جاست
 سنان ناید درست اگر کژ گزاردند
 بدانش زندگانی کن همه جانے
 چو طاؤس ارچه پوشی حله بردوش
 چو خاک از پستی افزاید وجودت
 برفتن هر ره در خور و پیکه است
 بقدر خویش وارد هر کی زور
 نشاید نیشکر با پسیل خوردن
 حریف آن گیر کزف در نمانے
 ۱۰ سلاح خشن چون بر خرمند مرد
 سزاوار است هر کالایا بهر جانے
 کے کو از کله خن زیر پا روفت
 روش آن کن که دانایا پندند
 اگر زشتے بر عنائی مزین گام
 ۱۵ خرامان روستائی چون ندپے
 جو زوی کو کند گلگون بر رویے
 بدست چپ بگیرد خنانه راست
 الف نون آید از چپ نگارند
 کتا دانا و نادان بوسد پائے
 نشاید پائے خود کردن فراموش
 چو آتش سرکشی بکشند زودت
 ز مردم هر سلامی را علیکے است
 چه همدست کند با از دهامور
 نہ در تگ با صبا تمجیل کردن
 سلاح آن جسے کزف کار رانے
 بساند ہم ز خویش و ہم ز خرفرد
 کله برفرق زید کفشن در پائے
 باید کفش بر سر محکش کوفت
 نہ آئینے که نادانان بخت مند
 که طفلان تشار آرنند دشنام
 بخند و پاشائی پائے بروے
 چو تو سن ز اشتر از زرم خورد شوئے

۱- قلم را چو کزف ۲- الف بے آید ۳- از پستی چو ۴- از پستی جمع ۵- هر کے زور
 ۱۲- حکم بر سرش ساعت ۱۴- چو شوید رویے از وی رم خورد توی مل

برسم حالتها بگزارتن را
 ز شہوتا که بر کارست مستی
 مکن خدمت ہوئے خویشتن را
 عنان باد پاگرد آرزوستی
 مدام قطره که جبت از مرد چون برق
 کز آن طوفاں همه آفاق شد غرق
 زناں را آن کیے قطره بگلشن
 بہ از صد سلک مردار پید روشن
 ۵ عروس کز چنان نم ماند بے بر
 بکامش چشمه جوان شود زهر
 کینزی کو ز آتش گشت در تاب
 بوش از مشک سقایاں برد آب
 ہر آن مردی که شاہد جوئے باشد
 چو شاہد مست تگ بوئے باشد
 بود مرد خنہ در کپاس بردوش
 ہم آگوش زناں ابریشمی پوش
 ز دانش کن لباس تن که زیب است
 نیسج و پرنیاں ابلہ فریب است
 ۱۰ خردمند از لباسے چون شود شاد
 کہ کر میش از ن دیگر بروں داد
 بسیلے بس کن ارداری بدل چشم
 کہ ابلہ حله پوشد کاروان چشم
 حریر عنکبوت و جسمه غوک
 نزدیک جنہ باندام خرد و ک
 اگر زیور سزد بر مسرہ فر
 بہ از زهر مسرہ نبود هیچ زیور
 بہر جانب که شغلت دارد آسب
 متاع سود جوئے مایہ زیب
 ۱۵ ہمہ کس گرچه در زیبا پسندیت
 ز زیباے نکوتر سود مندیت

۲- چو بر کارست ۳- مدام قطره ساعت ۴- ہر آن قطره ۵- ہاں قطره جمع ۶- پشت سقایاں
 ۷- سقاہ جمع آب ۸- مشک سقایاں ۹- دست سقایاں جمع ۱۰- لباس خود ۱۲- خرد لوک ۱۳
 ۱۴- سولے ع کے باقی تمام نمون میں "دارد" ہے۔

بسر نہ سودوزی بانی است موجود
 شترالب نباشد در خور بوس
 خراں رازیب ندہ گوہری ساخت
 پائے جفت راں منگر کہ زشتت
 ۵ عمل گر بہرہ اندک و فرزند داد
 یکے گوہر بردے کندن کان
 چوبے روزی کے کم یافت نانی
 بکارے دست زن کار زور بنی
 چودرہ پیشہ نیکی و بدی است
 ۱۰ گیر از خویشن بردست کاری
 چو دل خواہی بزدی شاد کردن
 چو گیری تیشہ بے استاد لازم
 گللابی کا یاد از گھمانے خود روئے
 بگیر آئین راہ از نیکم داں
 ۱۵ کسے کو در پے غولاں زندگام

۲- پست بیدے ۹- نیک و بدی بست سع ۱۴- آئین نیک از نیکم داں سے
 ۱۵- خویشن آشام سناجے -

رہی زوکش بے پے ہست بر جانے
 ہیں رہ شاعر پر ہیزگاری است
 لگام شمع کن نفس خسوں را
 خواہی کاب در جویت شود کم
 ۵ بلندی بایت افگندگی کن
 بعشق آویز در کار آتی
 نہ عشق است آنکہ باید خورد فونے
 ہماں عشق ست کت برگیرد از خاک
 کے کس کیماش از دل بکار است
 ۱۰ ز قلب اس کیماے دل کن سلب
 فشانداں جرم بر من پیر ہشیار
 غلط کردم تفاوت چنہ گویم
 چه لافد آنکہ تردامن چو منع است
 خوش آن پاکاں کہ کردن اس قح نوش
 ۱۵ خداروزی کند زان پڑشرا بے
 دل رامسی و خاں ز خرابے
 بہرخت مشوچوں مار بے پائے
 ہماں رہ روگرت ز اقبال یاری است
 بروب از فتنہ میدان دروں را
 بنا ہائے شہریت دار محکم
 حصار اباش و کار بستگی کن
 جو از زہد خشک آبے کہ خواہی
 ز پڑھنی و یا گلخن درونے
 برد پاکت بسوئے عالم پاک
 سنج زردش زر کمال عیار است
 کہت آن کیما ہائے دگر قلب
 کم از مستی زہستی کردہ سنا
 نہ بختند زان گلزار بویم
 کہ اس بچے از ہمہ پاکاں دریغ است
 وزیں می جادواں مانند ہوش
 دلت رامسی و خاں ز خرابے

۱- بے پے ہست سنا جے جے جے = پل بہت سے = بے پاست ع س ۶- اینکہ بر خیزد ز فونے سے
 ۹- بکار است سنا جے جے جے = بکار است ع جے ۱۱- کم از مستی جے = کم اس مستی ع جے = کم اس مستی ع جے
 ۱۴- خاموش جے -

از آن جام ارد بهندت شربتے نو
 دل دانا شناسد کیس چه راز است
 خاں این همه را قیمت ندانند
 کس این گوهر بگوش خرقه بند
 ۵ اگر خسر بنده با خسر راز گوید
 بگنجن کش نشاید مشک دادن
 قف خورشپرک را شعله گیرد
 بر پشت این و دازاں می فغانم
 اگر کس چشم غیرے را کند ریش
 ۱۰ در آتش خسر من بیگانه سوزد
 مرانامی است روشن تر ز خورشید
 وجودت گرچه از من گشت موجود
 پنداری که زیر نیلگون بام
 درختے شوک از خود میوه ریزد
 ۵ چراغ باش کافروزد جہاں را
 مشوتار یک روچوں بوم و خفاش
 بریزی جسمه بر خاک خسر و
 بابله گفتن آبی در جواز است
 که در پاک را خرمسره خوانند
 که بر بند نه گوهر بخندد
 خرش از راه دیگر باز گوید
 بکام تشبیهت شک دادن
 بجل گر بوسے گل یا بدبید
 که هست آزار تو آزار جسم
 نباشد چون خراش دیده خویش
 چنان بود که رخت خانه سوزد
 تو روشن کن که هست این عمر جاوید
 بدانگونه که نام نیکو از جود
 ز نام من ترار روشن شود نام
 نه میوه کن درختش نام خیرند
 نه آن شعله که سوزد خان و ماں را
 چو باز پادشا فرخنده رو باش

۳ - نیکو ندانند ۸ - بر فغانم ۱۲ - نام نیک ب ۱۴ - تاریک خست -

اگر چوں من شوی روشن بجھے
 وگر بر من نشیند از تو داسغ
 ز بار تلخ خیسند و خاری شاخ
 ترا میگویم این بند دل اندوز
 ۵ توئی چوں مردم چشم زلفت دیر
 اگر زین تو تیار روشن کنی چشم
 وگر زین روشن بے نور مانے
 توئی شمعے که افروزد ز شمعے
 تو آن دودے که زاید از چراغ
 ز شمع مرده کے روشن شود کاخ
 که دارم بس تو سوز جگر سوز
 چشم مردمی این سر مبر پزیر
 بر بنیش باز دانی گوهر از نیم
 من آن خویشتن کردم تو دانے
 در اختتام این سواد پر آب زندگانی که باجرائے دولرانی
 و خضر خان است خصصهما التی لم یختر

۱۰ بحمد الله که از عون اتھی
 بقدر چار ماه و چند روزے
 درو کرد آسمان گنجینه صرف
 بنجی این مستلح دیر حاصل
 گهر که درین از مسر و میغش
 بیایاں آمد این منثور شاهی
 فروزاں شد چنین گیتی فروزے
 که عمرے گرد کردش حرف بر حرف
 عطار در از بیان داد و مرادل
 دریں شد فرج یکیک بید رغش

۱ - بولے شمعے ۲ - بولے دودے ۳ - توئی دودے ۴ - سراسر ساج ۵ - ب = تو آن دودے ع
 ۶ - هرے جگر سوز ۷ - شاعری ۸ - در اختتام کتاب الله او ایات ۹ - در فم کتاب ع ۱۱ - گوهر فروزے ب
 ۱۲ - صرف سراسر ع ب = فرج ساج ۱۳ - ع -

نه زانگونه گمراهی که سنگی گرفت از پر تو خورشید رنگی
 گمراهی بتاب از نور جلا وید که از رنگ آورد یا قوت خورشید
 چو ز الماسی رقم سخنان تقدیر ق نگارش یافت این فرخنده تحریر
 عروس شد جسمالش مایه عشق ز سر تا پایه در پیسرایه عشق
 ه قلم بسیار در سودا فروشد که زلف آری این خورشید روشد
 تو گوئی صورت یوسف درین رو زنون و صاد کرده چشم دابرو
 زهی لببت که گاه گش خراسی شود از غمزه بر صدویس راسی
 درین وقت اربخیزند و امان از گل از آن عذرا برین عذرا نند دل
 هم ایخیلی و محسنون گروشد هم از شیرین و خسر و قصه نوشد
 ۱۰ اگر اول بود غیظینوشش را جوش نشد حاصل ز بهمن نوشش این نوش
 دگر از درت و گلشن کنی یاد هم از حزن سخن افتاد بنیاد
 تو این و یبانگ از انصاف بنیش که فرض است آفرینش ز آفرینش
 درین گیتی بشادی و نژندگی که کم خواند زیناں در دمنده
 به حرفش درون ده نامه شوق بهر لفظش نمان صد عالم ذوق
 ۱۵ مرقع سخن مسیری چو فردوس دقایق جمع چون بر جیس در قوس

۵- لفظ آری ب ۴- سوره یوسف س ۳۳ تا ۳۴ جمع آب = صورت یوسف ع ۸- گش خراسی س ۳۳
 جمع آب = فوش خراسی س ۳۴ ع ۱۰- عیطیلوش جمع ایضا نوش بن نوش جمع س ۱۱- نقاد بنیاد جمع
 = افتاده بنیاد س ۱۲- این زیبا س ایضا و گرفت بیالی زادینش س -

جمال آراست این ماه دل افروز ز ذوالقعدة دوم حرف و سیوم روز
 مویخ چون شمار سال و س کرد عطار در بر سر ذوالقعدة س کرد
 دگر تاریخ بکشایند ز اوجب ز هجرت پانزده گیسند و هفصد
 دگر دانه پر سدیت چند است ق درین نامه که از عشق ارجمند است
 ه بصد خوبی نشانند در دل و جان غم خوب دورانی خضر حناں
 چو بر بالاکشاید این پرده راکس چهار الف است و دولت اینقدر بس
 پس از خون شهیدان پرانده نوشتم سه صد و زان پس ده و نه
 اگر بر راستی خواهی گوخواست شهیدانیک گواهی میدهد راست
 دگر زیر و زبر گردند همسره چهار الف است و پانصد بانه و ده
 ۱۰ درین میمون سواد خضر خانی ز کلک افتادم آب زندگانی
 چو خضر افگندم اندر چشمه باهی نفتم آب حیوان در سیاهی
 چرا حتمای مشتاقان شب خیزند جراسیدم بنوک خامه تیزند
 نه دو دست اینک بیرون آمد از نی که خون سوخت ز ادا ز سر می
 سزد کین شعده گرد گیتی افروز که از دو دو آتش دارد این سوز
 ۱۵ اگر چه تشنه را آبی دهد خوش زند در حن من هستی هم آتش

۱- ذی القعدة جمع ع = ذوالقعدة جمع ایضا ششم روز س تا جمع ع = سوم روز س تا جمع ب
 ۲- بیت انب س تا جمع ع = پرانده ع حاشیه = مشهد افروز - نه ده ازاں روز س
 ۱۴- دو دو آتش س -

بدل ریخ آرد و در سینه رحمت
 بشادید و بد در غم یاری
 بے خواراں دهد و دروستی
 جگر با بر سر آتش نشاند
 زهر آتش فشاں دیباچه درد
 شکر پرورده فخرستانی از ناز
 مفرح شربتے کاری چو در پیش
 شود بیدار عشق و عقل در خواب
 فروده دل نیب از اندیش گردد
 ۱۰ دروجان و دله منزل کند رست
 مرا گر چه دریں گفتار دل دزد
 نیم با اینهمه زین گفت و گو شاد
 بر شد نوبت حسن و جوانی
 شد از من روزگار خرمی دور
 ۱۵ بروں شد ما بے امیدم از رشت
 جدر امر بم و جساں را جرات
 کند بنگام غم غمگساری
 بخو خواراں صلائے بت پرستی
 نمک بر رختنه و لاف شانند
 کز دهم باد و دهم خون تو اں خورد
 که خواند سوئے خود جا ترا به آواز
 شود از پیش خوردن نشنگلی پیش
 هوس مستقی و اندیشه سیراب
 نیازی را نیب سازش پیش گردد
 چو فرزندے که یابندش بصد خوت
 بهر حرفے منزه صد گنج زر مرزد
 که هنگام پریدن نیست زین باد
 مانند آبه بچوئے زندگانی
 بدل کرد آسمان مشکم بکافور
 بناد رحسانه هفتاد پیوست

۳- بت پرستی ساسا ساسا جمع جمع = شب پرستی ع ۴- جانے با و از صفا
 ۹- نیازی پیش ساج ۱۰- دروں جان و دل ساسا ساسا جمع جمع = دروجان و دله ع
 ۱۱- بهر حرفے رسد ب-

فرخ از رسته و تاب از تن تھی گشت
 خزاں در باغ مہستی غارت آورد
 غرض را در خزنہ مانده عقدے
 بزنگ آورد و روستے آئینہ ہوش
 ۵ صاف را مرزد لہائے خنداں
 نوید ما در حنا کم زمرہ باب
 مستاع عیش را بازار شکست
 سے سرے خرا ماں ماند بر جائے
 دوزانو ضعف خود کردند معلوم
 ۱۰ دریں ہنگام کاہ گاہ آہم
 چه جائے آنت وہ کین نفس خود کام
 بر غبت بستہ دل در ہرزہ چنند
 گے یار جوانان غنزل گوئے
 گے بادی در آرام در سر از گفت
 ۱۵ ہمیشہ باز رخ بود است کارم
 چراغ دیدہ راروغن تھی گشت
 سمن پرمردہ گشت دارغواں زرد
 نماذ از آرزو در سینه نقدے
 سخن راراه می نہد بخود گویش
 تزلزل یافت گوہر ہائے دنداں
 صلا گفت از برادر خواندہ خواب
 تقاراکلیہ کار شکست
 تو اں از دست رفت و جنبش از پائے
 شدند آئینہ ہائے آہنیں موم
 ق کہ در جنبیدن آید کار بانم
 مند بنیاد ہائے ناسر انجام
 نہ شرم از خویش نے بیم از خداوند
 گے در بند طفلان نکور وے
 گے گویم نہ آرام در جہاں جفت
 سرا سر در زنج شد روزگارم

۳- برخزانے = برخزینہ جمع جمع ایضا در کیکہ نقدی ساسا جمع جمع = در سینه نقدی ساسا ع
 ۱۰- در جنبیدن آید ساسا جمع جمع = در جنبیدن آمد ساسا جمع جمع ع-

نقد سرشته بردست از بختام
 ز حرفے کاں بنوک حسامه دادم
 ز نقش بدستوہ آمد قلم گیر
 فرشته چوں بزیرم رخت ریزد
 دریں سودا دل دیوانہ در ماند
 غصہ کائے که رونق بخشد ایں سوئے
 مراد از گفت که کام کشاد است
 بکشت من ز ابر بختیاراں
 بزرگاں کرده از دستے چو دریا
 زا اورا قے که با هم غنچه بستم
 نسیم را چنان شد بخت خواہاں
 مرابود از چنین فرخنده کارے
 زہر شاہ آمد مہ دم خراہاں
 نہ باہر مشتری کہ دم قرانی

۳- چوں سواد م ساسا سہ چہ = زان سواد م ب = در سواد م ع ۴- دل در ماندہ ساسا
 ایضا وزین قلمایں = دریں قلمایں = وزین کالاست ۵- مراد گفت سہ چہ = مراد از گفت
 ساسا ب ۸- امید بختیاراں ساسا سہ چہ = مراد بختیاراں ح ع
 ۱۰- بزیم مطلقانے ساسا ب ۱۳- آیدم سہ -

نہ از ذیل غایت ساجبستم
 ہمہ جا بودم از بخت پر امید
 بہر کف جائے کہ دم یا سہیں دار
 لے با ایں فریش گشتہ مغرور
 ندانم چوں بجا آرد سنہ ایم
 بریں بس نیست دیگر خلق ناداں
 مرا خود دوزخ کردہ فن زشت
 یکے از من غول جوید و گربیت
 بود و انگیزنی زینگو نہ سوزے

دکایت

۱۰
 یکے را خانہ بود آتش گرفت
 دواں با چشم گریان و دل ریش
 برو بگزشت ناگہ ابلے مست
 بدو گفت ایکہ آتش میسکتے تند
 ۱۵ کہ من بر آتش اندازم کبابے
 ہمیں است اندریں گفتار سالم

۶- بختینے دلم ب = بختیں وزیم سہ ۸- غول خواہد یکے ب -

نہ در ظل حمایت پایہ بستم
 عطار دوار ہمرا نوسے خورشید
 ز بردست ز بردستان نگین وار
 بہ آساں چوں تو انم کہ دنش دور
 فرامش کاری شکر خدایم
 بہ تخمین داد نم دارندش داں
 دگرایشاں ہم سازند انگشت
 فشانندم بر آتش روغن زیت
 حدیث من بہاں ماند کہ روزے

کجا شاید ز عقل دانش آموز
 که در افسانه و افسون رود روز
 تم را در هر زان سوره و فته جائے
 دلم رازیں طرف ز بخیر در پائے
 نگه کن کین کشاکش بر چه سانس
 کابل ز آنو اکل زینو کشانست
 تنه کنش در کشش دور شته بندند
 همه بندش بخونی گریه خندانند
 فراوان موم و اندک آگین است
 سخن گر خود همه تحسین است
 که ضایع گشت روز و روزگارم
 گله نشگفت ازین خرم به سارم
 سیه رو تر ز من بل نباشد
 چون آلوده دامن گل نباشد
 که این طوطی منداں لب لبم نام
 نگر تا چند ز افسون یافتم دام
 که آنجا گم شود اندیش را پائے
 رسانیدم سخن را تا بدهاں جائے
 که ز خشم گاه نرم و گاه تند است
 نه در ملک عرب تیزیم کند است
 بختانے رضاند به کسالم
 چو از نعت نبی تا بد جسمالم
 که غیرے را ز سید ناز بر من
 درمی را خود در می شد باز بر من
 که بگرفتم با طایر این جهانے
 خدایم داد خود چندان معانے
 علف در خانه خوردم راه در پیش
 درین حال سوزندارم مایه با خویش

۴- تنه کنش در کشش سانس سانس = تنه کند کشش ع ایضا بخون گریه ۶- سبل نباشد
 ۸- با فتم دام سانس ع ۱۰- نه ز خشم بع ۱۱- یا به جالم سانس ایضا بجائے یک ز صند به کالم
 ۱۳- چندانے معانے سانس سانس = چندانم معانے سانس ۱۴- مایه خویش سانس = مایه با خویش سانس
 ح ۱۴ = پایه بر خویش ع = مایه با خویش ح -

ز دل سختی تنم آینه کردار
 ازین سوره روشن و ز افسونے زنگار
 بدیں بازی که طفلان را فریب است
 نه دانا باشد آنکو تا شکیب است
 گرفتم خود گرفت آفاق حرمم
 بر آمد بر فلک نام شگرف
 چه سودم زین چو گاه رسنگاری
 نیابم زور عا بر شرمساری
 چه خوش کردم کئون زین نعمه خوش
 نه پالو باندم من در آتش
 دو مایه حاصل شعراست در دهر
 بهر دو نیت ز امید زماں بهر
 یکے مالی که سلطان بخشد و میر
 ددم نامی که گرد آسماں گیر
 بچشم همه دو در راه خطر ناک
 غبارے داں که این باد است آن خاک
 بهم شب و فراز دیده پرگرد
 فرس هم کور جولاں چوں توان کرد
 چو این لاشه بچاه آفتدنگونار
 نه سلطان دست من گیرد نه سالار
 چو فردا از زین بالا کنم پشت
 چه به شمش خاکسارے باد و درشت
 خداوندی که مارا کار با دوست
 بهرنیک و بدم گفتار با دوست
 بود واجب که زین نقش تبا هم
 نگر داند بخشه روسیا هم
 بر دورد و زخم با آتشیس بند
 گلوبسته دروغین دفترے چند
 ۱۵ درین سار بهر داند ه در پیش
 دل من هم بران گسه ای خویش
 چو من خود رازن کیو فکندم
 گنه بردا من رهبر چه بندم

۶- از میدان بهر سانس = امید ماں بر سانس = ز امید ماں بهر سانس ۸- چشم آں هر دو سانس = چشم هر دو سانس
 = چشم هر دو سانس ح ۱۳ حرف تبا هم ج -

نذیم پے بہر جانب کہ راندم
 زہمراہان و رہبہ دور ماندم
 بے آبی چو گم شد اشتر تہمت
 بقرباں داد پیش از تردید دست
 ہر از من مسر کہ آید یا گر آید
 پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید
 مرا ایں غونہ دیو پندرا
 فلند اندر حشر ایہائے بیار
 ہ کنوں زیں باد یہ تا کار و انم
 مگر کر گس رساند استخوانم
 وے باینہ امید دارم
 کہ غافل نیست رہبر از مشام
 زصلح نا قہ گرتنگ زد بفرنگ
 بر آرد نا قہ نو د صالح از رنگ
 بزی کوراہ جہت از پیش و از پس
 عصائے راہ او چوب شباں ہں
 شدم تسلیم پس اود اند پیش
 کہ من ایں رہ نیارم رفتن از خویش
 ہم او صدق و ایم بخشد بہ تعلیم
 خداوند ابوسے رہ منسایم
 کہ با ایں رہ ناموسے تو آیم
 ہمہ کس حاجتے آرند در پیش
 چہ حاجت من کہ گویم حاجت خویش

نمی خواہم ز تو بخشی چو مسر کس
 تو خسر و را چہ سے بخشی ہاں ہں

۱- باز نامہ ساسع آج ۲- نیز نامہ ج ۲- بقرباں و ہشت ج ۳- ہر جا کہ خواہد ہں - دیو کہ در اسے
 ۴- بے کوی ہمد = بزکو رار ہمد ۵- شدم تسلیم پر اود اند پیش ساسع آج ج ۱۰- صدق و ایم
 ساسع ج ۱۳ بخش چو ہر کس ساسع آج ج ۱۰-

بانگہ

تاریخ نظم مثنوی دولرانی و خضر خاں از حافظ محمد اسلم صاحبین چو پوری

الا لے آنکہ داری مایہ ذوق
 بخواں ایں دفتر افسانہ شوق
 بہ میں ایں قصہ نفس ز کمن را
 بہ میں نیسہ نگہ رنگ سخن را
 بہ میں انداز سحر سامری چیت؟
 بہ میں اعجاز فن شاعری چیت؟
 بہ میں تا فغانہ خسر و چہ چیرست؟
 کہ در مصہ سخن ہچوں عزیزست
 سواد او ز لال زندگانیست
 کہ آب خضر در ظلمت نہانیست
 اگر چہ آں صوفی اندر کلیمست
 کلامش در بندہ ی عیش پیامے
 چو طوطی بشکر افشائش مشہور
 از اں مشہور در ایرانیانست
 کہ خضر و طوطی ہندوستانست
 فرو تر نند از بام فلک پاسے
 بشیرینی گر و برد از لب حور
 کہ خضر و طوطی ہندوستانست

مسلم نزد استادان نامیست
 کہ شاہ مثنوی گویاں نظامیست
 چرا کہ در سخن عالی مقامست
 جہاں نظم را از وسے نظامست
 جو این گرہ افروں از حسابست
 ہنوز آں خمسہ اولاً جوابست
 وے بعد از نظامی خسر و ماست
 کہ در ملک سخن مند بر آہست
 ز بانہش ملک معنی کرد تخیل
 بہ تیغ ہندی خود مشدہ جانگیر

باقیم سخن سکہ رواں کرد
 جو اب خمر نظم نظامی
 زمین شعر رشک آسماں کرد
 نوشت و داد داد خوش کلامی
 مگر چون پیر نقش دگر بود
 نہ بتوانت چیزے برے افزود

بطرز نو وے این قصہ بگاشت
 بہ پیش گل کہ بلبل نغمہ خواند
 کہ اہل قصہ در پیش نظر داشت
 چنان اندر زمستان کے تواند
 بہ پیش شمع پروانہ شود تیز
 بجولان متاشا گرم ہمیں
 ز پیراں این مثل باشی شنیدہ
 ”شنیدہ کے بود مانند دیدہ“
 از اں این نظم راز نگہ گر شد
 زد دیگر شویسا خوبتر شد
 نو آئیں شد مرا این افسانہ را ساز
 مے ہندی ست اندر جام شیراز
 دولا آنی خضر خاں زندہ گشتند
 ز نظم خسروی پائندہ گشتند
 بداد از چشمہ شیریں زبانی
 خضر را خود زلال زندگانی
 مینداریست کہ افسانہ طرازیست
 بعبرت میں کہ رمز عشق بازیست

پے تاریخ طبعش گفت اسلم

دولا آنی و خضر آباد باہم

